SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, December 17, 1998

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at forty two minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلا اقسم بالخنس O الجوارالکنس O والیل اذاعسعس O
والصبح اذا تنفسO انه لقول رسول کریم O ذی قوة عند ذی
العرش مکین O مطاع ثم امینO وما صاحبکم بمجنون O ولقد
راه بالافق المبینO وما هوعلی الغیب بضنینO وما هوبقول
شیطٰن رجیم O فاین تذ هبونO ان هوالاذکرللعٰلمینO لمن شآء
منکم ان یستقیمO وما تشآء ون الا ان یشآء اللہ رب العٰلمینO

ترجمہ: ہم کو ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ اور جو سیر کرتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اور رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے۔ اور صبح کی قسم جب نمودار ہوتی ہے۔ کہ بیشک یہ (قرآن) فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے۔ جو صاحب قوت مالک عرش کے ہاں اونچے درجے

والا سردار(اور) امانت دار ہے۔ اور (مکے والو) تمہارے رفیق (یعنی محمد) دیوانے نہیں ہیں۔ بیشک انہوں نے اس (فرشتے) کو (آسمان کے) کھلے (یعنی مشرقی) کنارے پر دیکھا ہے۔ اور وہ پوشیدہ باتوں (کے ظاہر کرنے) میں بخیل نہیں۔ اور یہ شیطان مردود کا کلام نہیں۔ پھر تم کدھر جا رہے ہو؟ یہ تو جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے۔ (یعنی) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے۔ اور تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر وہی جو خدائے رب العالمین چاہے۔

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question No.55, Dr. Abdul Hayee Baloch.

55. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Health be pleased to refer to the Senate Starred Question No. 32 replies on 4-11-1998 and state:

(a) whether it is a fact that the funds released to the Provincial Coordinator, NWFP, for the training of ladyworkers during this year have not been released to the concerned district coordinators, so far, if so, the time by which funds will be released to the said coordinators; and

(b) the district-wise break-up of the amount to be released this year?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) The funds released to Provincial Coordinator, NWFP, have further been released to District Coordinators.

(b) District-wise break-up of amount released during this year is at Annex-I.

ANNEXURE-I

DISTRICT-WISE BREAK-UP (NWFP) OF AMOUNT RELEASED DURING FINANCIAL YEAR 1998-99.

S.NO.	NAME OF DISTRICT PIUS		AMOUNT (in Rs.)
1.	District Health Officer Swat i)		Rs.870000.00
2.	District Health Officer Swat ii)		Rs.1447000.00
3.	District Health Officer Mansehra	i)	Rs.560000.00
4.	District Health Officer Mansehra	ii)	Rs.997000.00
5.	District Health Officer Peshawar	i)	Rs.1220000.00
6.	District Health Officer Peshawar	ii)	Rs.75000.00
7.	District Health Officer Bannu	i)	Rs.770000.00
8.	District Health Officer Bannu	ii)	Rs.435000.00
9.	District Health Officer D. I. Khan	i)	Rs.80900.00
10.	District Health Officer D. I. Khan	ii)	Rs.577000.00
11.	District Health Officer Nowshera	i)	Rs.865000.00
12.	District Health Officer Nowshera	ii)	Rs.437000.00
13.	District Health Officer Lakki Marwat	i)	Rs.513000.00
14.	District Health Officer Lakki Marwat	ii)	Rs.325000.00
15.	District Health Officer Chitral	i)	Rs.700000.00
16.	District Health Officer Chitral	ii)	Rs.400000.00
17.	District Health Officer Kohat	i)	Rs.682000.00
18.	District Health Officer Kohat	ii)	Rs.25000.00
19.	District Health Officer Kohat	iii)	Rs.313000.00
20.	District Health Officer at Timergara	i)	Rs.20600.00

21.	District Health Officer at Timergara	ii)	Rs.320000.00
22.	District Health Officer Malakant at Batkhela	i)	Rs.758000.00
23.	District Health Officer Malakand at Batkhela	ii)	Rs.30900.00
24.	District Health Officer Haripur		Rs.1000000.00
25.	District Health Officer Charsadda	i)	Rs.700000.00
26.	District health Officer Charsadda	ii)	Rs.647000.00
27.	District Health Officer Shangalpar	i)	Rs.500000.00
28.	District Health Officer Shangalpar	ii)	Rs.631000.00
29.	District Health Officer Buner		Rs.200000.00
30.	District Health Officer Tank	Rs.200000.00	
31.	District Health Officer Swabi	i)	Rs.782000.00
32.	District Health Officer Swabi	ii)	Rs.100000.00
33.	District Health Officer Upper Dir Khass		Rs.320000.00
34.	District Health Officer Mardan		Rs.689000.00
35.	District Health Officer Karak		Rs.344000.00
36.	District Health Officer Abbotabad		Rs.968000.00
37.	District Health Officer Battagram		Rs.100000.00
	Total:		Rs.20,065,000.00

Mr. Chairman: Supplementary question.

جی Health کی جانب سے کون ہے۔ عبدالمجید ملک صاحب ' آپ جواب دے رہے ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ملک عبد المجید ملک: جی ہاں۔

جناب چیئرمین : جی قائم علی شاہ صاحب فرمائیں۔

سید قائم علی شاہ: جناب اس میں پوچھا گیا ہے کہ کب funds release ہوئے ہیں؟

لیکن اس میں نہیں بتایا گیا۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب یہ جو Funds NWFP کو

release ہوئے ہیں وہ ۱۵ اکتوبر کو ۱۲ ملین اور ۱۷ نومبر کو ۱۱ ملین ہیں۔

I would like to say that these funds are released quarterly and first quarter was little delayed but first and second quarter funds have been released and other will be released according to the programme.

Mr. Chairman: Any other question.

جی ڈاکٹر صفدر صاحب فرمائیے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب یہ Lady Health Worker کی جو سکیم شروع کی گئی ہے گورنمنٹ آف پاکستان کی طرف سے یہ کافی اچھی ہے اور یہ چاروں صوبوں میں چل رہی ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان کی دانست میں اس سکیم کے جو اغراض و مقاصد تھے specially viz a viz population planning اور عورتوں کے جو مسائل ہیں اس حوالے سے کیا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سکیم بہتر انداز میں آگے چل رہی ہے اور کیا اس کے کچھ فوائد گورنمنٹ آف پاکستان کو حاصل ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی Minister for Health

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: عرض ہے جی کہ یہ سکیم initially 1994 میں start ہوئی تھی for five years upto 1998. It has been extended now upto year 2003 اور اس کا total جو Value ہے current year کے لئے Its expenditure is 1100 million اور میں actually total expenditure and funds allotted for the scheme will be 9.4 billion. سمجھتا ہوں کہ all the schemes that are running in a country like ours they are not perfect لیکن within the limits I think, as has been said by thehonourable Senator, it is a very useful scheme and I think it is progressing as well as is possible and lot of results at the rural level are being achieved and factually you can see it.

Mr. Chairman: Any other question.

جی جناب انور کمال صاحب۔

Mr. Anwar Kamal Marwat: Sir, this is not a supplementary question.

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو questions and answers sheet کی کاپی صبح یہاں ہمیں ملتی ہے۔ تو اس میں ذرا دقت ہوتی ہے کہ ہم تمام سوالات اور ان کے جوابات دیکھیں تا کہ supplementary questions کر سکیں۔ تو کیا یہ ممکن ہو سکے گا کہ یہ کاپیاں ہمیں اپنے addresses پہ مل سکیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے کہ جب سے سینٹ بنا ہے طریقہ کار یہی ہے اور غالباً اس کا مقصد یہی ہے کہ answer should come on the floor of the House not outside یعنی یہ پارلیمنٹ کی ایک روایت ہے اس کے مطابق، پارلیمنٹ کے وقار کو سامنے رکھتے ہوئے میرے خیال میں ابھی تک تو یہ ہوا نہیں ہے، تو غالباً اس میں یہی دقت ہو گی کہ یہ پارلیمنٹ کا سوال ہے، پارلیمنٹ کے floor پر ہی اس کا جواب آئے، بجائے اس کے کہ باہر آئے۔

جناب انور کمال خان مروت: جناب والا! ہمارے سوالات ہوتے ہیں ان کی کاپی تو ہمیں ویسے ہی مل جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس میں تو ایسی کوئی قباحت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں اس میں ہے - جی، بھنڈر صاحب آپ اس کے بارے میں کچھ فرمائیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں اس سلسلہ میں ایک مودبانہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ West Pakistan میں ہم رات کو سوالات و جوابات کی کاپی ممبرز کو circulate کر دیتے تھے تا کہ ممبرز اپنے supplementaries پر تیار ہو کر آئیں۔ یہ بات درست فرما رہے ہیں کہ اس وقت تو پورا جواب بھی نہیں پڑھا جا سکتا اور اس میں چونکہ وہ ممبر صاحبان کے پاس جاتی ہے، وہ کوئی پریس کے پاس نہیں جاتی ہے اور members are supposed to keep them secret اور پھر یہاں آ کر وہ جوابات پڑھ سکتے ہیں۔ یہاں پر صورتحال تو یہ ہے کہ فرض کریں کہ میں ابھی آیا ہوں اور میرا سوال آیا ہے تو میں تو سوال کا جواب بھی پڑھ ہی نہیں پاتا۔ آپ ذرا اس کو

examine فرمالیں۔

جناب چیئرمین: جی میں کر لیتا ہوں لیکن دیکھیں جی جس ممبر نے سوال پوچھا ہے اس کو تو تیار ہونا چاہیئے ' he should know کہ جی میں نے یہ ----

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! he does not know the answer, he knows the question but he does not know the answer.

Mr. Chairman: The idea is not to get information, the idea is to pin point certain deficiencies

تو وہ پتہ ہوتا ہے ان کو، جواب کوئی بھی آئے انہیں پتہ ہوتا ہے کہ کس پر میں نے focus کرنا ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! نہیں جواب کا عام طور پر پتہ نہیں ہوتا۔ مثلاً details ہم مانتے ہیں، comparison مانگتے ہیں، اس کو جناب examine فرمالیں۔

جناب چیئرمین: دیکھ لیتے ہیں، بہرحال میرے ذہن میں جو بات ہے کہ پچھلے دس سال سے کیوں نہیں ہوا۔ اگر دس سال سے نہیں ہوا تو کوئی وجہ تو ہو گی۔

جناب انور کمال خان مروت: جناب والا! بھنڈر صاحب نے جو فرمایا ہے کہ یہ جوابات پھر بھی آپ نے کسی سینیٹر کو تو بھیجنے ہیں۔ میرے خیال میں اس میں کوئی قباحت نہیں ہو گی if it is examined۔

جناب چیئرمین: جی Rule 56 ذرا دیکھیں جی - I am glad it is pointed out, I think that is the reason.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Answer to questions, which Ministers proposes to give in the Senate, shall be placed on the member's desk an hour before the commencement of question hour and shall not be released for publication until the answers have actually been given on the floor of the Senate or laid on the Table. This is the provision.

جناب چیئرمین: تو یہ اس کی وجہ سے ہو رہا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گھنٹہ پہلے رکھ دیئے جائیں گے so, idea is کہ آپ لوگ اگر واقعی دلچسپی رکھتے ہیں تو گھنٹہ پہلے آ کر دیکھ لیں ۔ so, I think the provision is very clear صرف آپ کو تھوڑی سی تکلیف کرنی ہو گی کہ گھنٹہ پہلے آ جائیں اور آ کر دیکھ لیں۔ اجلاس دس بجے شروع ہوتا ہے تو چلیں آپ ساڑھے نو ہی آ جائیں ۔ so, then you will know کچھ بات ہے there is something to it ۔ جی جاوید اقبال عباسی صاحب ۔جی فرمائیے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کہ جیسے کہ یہاں پر پوچھا گیا کہ Lady Health Workers کی تربیت کے سلسلہ میں صوبائی رابطہ کے لئے funds جاری کئے گئے تھے۔ ان funds کے جاری کئے جانے کے بارے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا یہ Lady Health Workers کی checking کے لئے کوئی بندوبست مرکزی حکومت نے کیا ہے۔ آیا یہ جن جن علاقوں میں تعینات کی گئی ہیں وہاں یہ ڈیوٹی دے رہی ہیں یا نہیں۔ میرے نوٹس میں یہ ہے کہ پہاڑی علاقوں میں جن Lady Health Workers کو تعینات کیا گیا تھا وہاں پر وہ کام ہی نہیں کر رہی ہیں۔ اس کے بارے میں کچھ فرمائیں گے ؟

Mr. Chairman: Yes Minister for Health.

جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین! میں یہی عرض کرنے لگا ہوں کہ یہ workers ہیں اور ان کی enrollment کا جو criteria ہے ' عمر ہے' تعلیم ہے اور سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ یہ اپنے علاقے اور اپنے گاؤں کے ' اپنے خاص گاؤں یا ملحقہ گاؤں ہے' اس میں ہو نگی۔ ان کی checking جو ہے ' there is a co-ordinator at the provincial level اس سارے پروگرام کا اور اس کے نیچے districts میں District Health Officer, he is responsible with his staff and so on تو کہیں کوتاہیاں ضرور ہوں گی لیکن چونکہ اپنے گاؤں میں یا گاؤں کے بالکل نزدیک ہوتی ہیں۔ لوگ میرے خیال میں ان کو پوچھتے ہیں اور یہ لوگ کام کرتے ہیں۔ اس کی spirit ہی یہی ہے کہ they are from the area and from the village where they must work.

جناب چیئرمین: جی جناب عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ: جناب والا! وزیر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ funds already release کر دیئے گئے ہیں to the Provincial Co-ordinator, مگر کیا وجہ ہے کہ ہری پور' ایبٹ آباد اور مانسہرہ میں کئی ماہ سے Health Workers کو تنخواہ نہیں دی گئی اور دو ماہ سے ان کو وظیفہ بھی نہیں دیا گیا ہے۔

Mr. Chairman: Yes Minister for Health.

جنرل (ریٹائرڈ) عبدالمجید ملک: جناب چیئرمین! میرے پاس محترم سینیٹر صاحب کے ان districts کی اور اس کے علاوہ تمام districts کی exact figures بھی ہیں کہ کتنے کتنے ان کو پیسے ملے ہیں اور یقینی طور پر جیسے میں نے کہا ہے کہ پہلے quarter کی payment delay تھی لیکن اب یہ سارے پیسے لوگوں کو پہنچ چکے ہیں۔ اگر ابھی تک تنخواہیں نہیں ملیں I' am sure they would have been paid by now, but I can check if there is a specific district or specific area where these salaries have not been given. He would be kind enough to let me know, otherwise I will have it checked myself کہ کہیں ایسی جگہ ہے کہ جہاں پر ان لوگوں کو اپنی تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔

سید عاقل شاہ: جناب میں نے بتایا ہے کہ ہری پور' ایبٹ آباد اور مانسہرہ۔

جناب چیئرمین: ہری پور' ایبٹ آباد اور مانسہرہ کا نوٹ کر لیں ۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ شاید وہاں تنخواہیں نہیں ملی ہیں۔

Next question No. 57. Mr. Saifullah Khan Paracha.

57. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state whether it is a fact that pre-post Ph.D. qualifications/experience claimed and documents provided by a Chief Research Officer at the time of his apointment in the National Institute of Electronics were not based on facts and did not correspond to the post of Chief Research Officer, Electronics, if so, whether his qualifications and experience were got verified from the issuing authorities, if not, its reasons?

Syeda Abida Hussain: At the time of appointment of Chief Research Officer in National Institute of Electronics in 1985 there were no laid down rules for recruitment. The service Rules were framed in 1989. Therefore, at the time of its inception, NIE was in dire need of personnel having qualifications and experience in various branches of Electronics and its related sciences. Accordingly persons possessing requisite qualifications in the specializations relevant to Electronics field were employed in the absence of notified Recruitment Rules. The qualifications and experience of the officer were not got verified by the Ministry as these appeared no ostensible reason to get them verified.

Mr. Chairman: Supplementary question. Yes Maulana Hafiz Fazal Muhammad.

حافظ فضل محمد: جناب والا! اس سوال میں جو جواب دیا گیا ہے اور سوال میں جو بات اٹھائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جب یہ آفیسر بھرتی ہو رہا تھا تو اس نے اپنی اسناد کو کس انداز سے پیش کیا۔ لیکن جواب میں کہا گیا ہے کہ اس وقت کیونکہ یہ شرائط تھیں ہی نہیں، اس لئے ان کو بغیر کسی سند اور ڈگری کے، بغیر کسی اہلیت کے بھرتی کیا گیا۔ اصل میں سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ انہوں نے اس دوران جو خیانت کی ہے، جو انہوں نے جعلی اسناد پیش کی تھیں، اس کے بارے میں وزیر موصوف نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کیا وزیر صاحب اس بارے میں کچھ بیان فرمانا چاہیں گے۔

Mr. Chairman: Yes Minister on behalf of Minister for Science and Technology.

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! اس میں دو باتیں پوچھی گئی ہیں۔ پہلا سوال تو یہ پوچھا گیا تھا، جو claim کیا گیا تھا وہ criterion ہے۔ اس کے بارے میں یہ وضاحت ضروری تھی کہ ان کو appoint کیا گیا تھا 1985ء میں اور یہ rules 1989ء میں بنے تھے۔ تو اس

وقت وہ qualification and criterion apply کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا۔ اس کے بعد کوئی ایسی چیز نوٹس میں نہیں آئی تھی کہ یہ certificate ٹھیک نہیں ہیں۔ جب یہ بات سامنے آئی ہے تو اب مذکورہ کیس Establishment Division کو refer کر دیا گیا ہے۔ اگر یہ بات ثابت ہوتی ہے تو وہ مناسب کارروائی کرلیں گے۔ لیکن ان کا جو مقابلہ ہو گا وہ جو claim کیا گیا ہے اس کے ساتھ ہو گا، جو نئے rules ہیں ان کے ساتھ نہیں ہو گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب چیئرمین! میں نے سوال بھی کیا تھا اور میں نے باقاعدہ اس کو چیلنج بھی کیا تھا۔ وزیر صاحب کو بھی میں نے کہا تھا کہ اس کی اسناد جعلی ہیں اور پھر یہ استحقاق کمیٹی میں بھی پیش ہوا اور اس وقت chair انور درانی نے کیا تھا۔ انہوں نے اس کمیٹی میں فیصلہ کیا کہ وہ اپنی اسناد کی ایک نقل مجھے دیں اور ایک کمیٹی کے حوالے کریں تا کہ کمیٹی اپنے طور پر اس کو وہاں سے attest کرائے کہ یہ صحیح ہیں یا نہیں۔ اب تک انہوں نے وہ نقل فراہم نہیں کی ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کی اسناد جعلی ہیں، اس شخص کو غیرقانونی طور پر بھرتی کیا گیا ہے اور ان کی بھرتی کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اشتہار دیتے ہیں کہ یہ سیٹ خالی ہے۔ لوگ اس سیٹ کے لئے آ کر انٹرویو دیتے ہیں۔ اس کو Establishment Division سے process کے بغیر directly وزیر اعظم سے بھرتی کروایا۔ تو وزیر صاحب نے وعدہ بھی کیا تھا کہ میں اس کی انکوائری کروں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ اب تک ایسا کوئی نوٹس نہیں آیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ان کو اس معاملے کا پتہ نہیں ہے تو جواب نہ دیں۔ یہ تو ہمارا استحقاق مجروح ہوتا ہے۔ تین چار مہینے سے اس کے خلاف کیس چل رہا ہے کہ ایک حساس ادارے میں ایک ایسا بندہ کام کر رہا ہے جس کے پاس کوئی certificate نہیں ہے، سارے جعلی certificate ہیں۔ اگر اس ملک میں ایسے حساس ادارے میں کوئی غیر ملکی، دشمن ملک کا کوئی بندہ آ کر کام کرے تو آپ کے پاس کیا حالات رہ جاتے ہیں۔ تو اس لئے میں کہتا ہوں کہ وہ مجھے مطمئن کریں کہ وہ کب تک اس کی انکوائری کرائیں گے اور جعلی certificate کی نقل کب تک ہم کو دیں گے تا کہ ہم اپنے طور پر اس کی verification کروائیں۔

Mr. Chairman: Yes Minister for Science and Technology.

جناب سرتاج عزیز: جناب والا! جیسا کہ جواب میں لکھا ہے اور اگلا سوال بھی اسی کے متعلق ہے کہ یہ کیس 14 سال پرانا ہے۔ یہ بات ابھی نوٹس میں آئی ہے کہ وہ certificate جعلی ہیں اور جیسے میں نے کہا ہے کہ اس کو ہم Establishment Division کو refer کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر اندر کمیٹی میں ورنہ سینٹ میں اس کی رپورٹ پیش کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر: جناب چیئرمین! میں محترم وزیر صاحب سے کہوں گا کہ جہاں تک اس عہدیدار کی جعلی اسناد کا تعلق ہے تو اس کا رولز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جعلی اسناد جعلی اسناد ہیں۔ چاہے اس وقت rules frame ہوئے تھے یا نہیں ہوئے تھے وہ کون سا قانون ہے جس میں جعلی اسناد کو accept کیا جائے۔ اس طرح کا evasive answer دینا جناب اس سے ایوان کا وقار مجروح ہوتا ہے کہ جواب دینے والا یہ سمجھتا ہے کہ ممبران پارلیمنٹ حقیقی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے اور اس طرح سے evasive answer دے کر وہ ان کی عقل و دانش کا مذاق اڑانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ ہم اس پر احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سرتاج عزیز۔ نہیں جی یہ بات نہیں ہے جو second portion ہے کہ اس وقت verify اس لئے نہیں کئے گئے کہ کوئی شک نہیں تھا۔ اب جب بات notice میں آئی ہے تو اب enquiry کر رہے ہیں۔ وہ صرف background بتانے کے لئے کیا تھا، یہ appointment 85 میں ہوئی تھی ورنہ اور کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ اس کو چھپانے کی کوشش کی گئی اور اب جب notice میں آئی ہے تو اب enquiry کی جائے گی۔

جناب چیئرمین۔ مولانا فضل محمد صاحب۔

مولانا فضل محمد۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ rule جب بنا ہے جو اس سے پہلے بھرتی کئے گئے ہیں۔ یہ اس پر بھی لاگو ہے یا جب سے یہ rule بنا ہے، یہ بعد کے لوگوں کے لئے ہو گا۔

جناب سرتاج عزیز۔ یہ Retrospective نہیں ہوتی۔ جو نئے Rules بنتے ہیں، اس

سے جو پہلے appoint ہوئے ہیں ان کی general performance ٹھیک ہے تو ان کو Rule کی وجہ سے remove نہیں کیا جاتا جو نئی recruitment ہے وہ نئے Rules سے ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ جی جناب قائم علی شاہ صاحب۔

سید قائم علی شاہ۔ یہ تو حیرت کی بات ہے کہ اس میں qualification لکھی ہوئی ہیں پی ایچ ڈی۔ انہوں نے جواب میں ان کی qualification نہیں لکھی ہے۔ کیا matriculate کو اس post پر رکھیں گے؟ کیا جو اس کام کو نہیں جانتا اس کو بھی رکھیں گے اور پھر بعد میں Rules بنائیں تو اس کو condone کر دیں گے؟ کیا اس طرح سے ہو گا اور کیا وزیر موصوف assurance دیں گے کہ تب تک اس officer کو کام نہ کرنے دیا جائے جب تک یہ enquiry complete نہ ہو۔

جناب سرتاج عزیز۔ اس میں ان کی جو qualification ہے وہ B.Sc. Engineering and Ph.D in Simulation of Multi Machine Rolling Mill Plant تو وہ Ph. D ہیں لیکن یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ documents جعلی ہیں تو اس کی enquiry کی جا رہی ہے۔ چودہ سال سے جو performance ہے وہ ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی۔ جی next question No.58 انور بھنڈر صاحب۔

58. Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the quantity and value of the wheat proposed to import from United States during 1998-99.

(b) whether it is a fact that the United States Administration has stopped wheat supply to Pakistan, if so, its reasons; and

(c) the steps proposed to be taken by the Government in this regard?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) A quantity of 0.8 million tons of wheat has been imported from USA so far under GSM-102 costing US$ 98.39 million (C&F).

(b) No.

(c) Nil.

Mr. Chairman: Supplementary question?

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں نے اس سوال میں جو دریافت کیا تھا کہ پاکستان امریکہ سے کتنی گندم درآمد کر رہا ہے۔ جناب والا! اس میں انہوں نے فرمایا 0.8 million اور اس کی freights ہیں 98.39 million۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا یہی گندم ہے جو سارے سال میں منگوائی جائے گی کیونکہ میں نے سارے سال کا پوچھا تھا اور انہوں نے جواب دیا ہے کہ اس وقت اتنی آ چکی ہے۔ کیا اتنی ہی گندم منگوانی ہے یا اور بھی منگوانی ہے اور دوسری بات یہ فرما دیں کہ اس کا تقابلی جائزہ کیا ہے پاکستان کی گندم کی قیمت اور imported قیمت میں کیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Food۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ کچھ اور بھی امریکہ سے گندم آ رہی ہے جو انہوں نے donate کی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کتنی؟

میاں عبدالستار لالیکا۔ تین لاکھ ٹن کے قریب آ رہی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ خریدی نہیں جائے گی اور جناب تقابلی جائزہ؟

میاں عبدالستار لالیکا۔ جہاں تک تقابلی جائزہ ہے کہ اس سال گندم کی قیمت پچھلے سال کی نسبت International Market میں کافی کم ہے۔ پچھلے سال International Market میں جو قیمت 174 dollar C&F Karachi تھی، اس سال یہ ہمیں تقریباً 130 dollar C&F Karachi پڑ رہی ہے۔ دوسرے خرچے ڈال کے وہ تقریباً 300 ہمیں پڑ جائے گی، 240 ہماری گندم ہے 60 روپے کا پھر بھی فرق رہے گا۔

جناب چیئرمین۔ تو پھر فرق تو ہے۔ جی جناب شفقت محمود صاحب۔

جناب شفقت محمود ۔ یہ جو امریکہ سے wheat پچھلے سال import ہوا ہے اور اس

سال اس کو کس company نے امریکہ سے پاکستان freight کیا ہے اور ٹھیکہ جس company کو دیا گیا اس کی value کتنی ہے اور تیسرا یہ ہے کہ کیا وہ کسی transparent process کے ذریعے ان کو دیا گیا ہے یا ویسے ہی بلا کے دے دیا گیا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Food۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب گزارش یہ ہے۔ آپ سن لیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ جواب سن لیں۔ جی۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب ہم جو گندم کا tender کرتے ہیں وہ علیحدہ کرتے ہیں' rate کا جو tender کرتے ہیں وہ علیحدہ کرتے ہیں۔ Whoever is the lowest, he is awarded the contract

جناب شفقت محمود۔ اس کا نام کیا ہے؟

میاں عبدالستار لالیکا۔ نام مجھے پتا نہیں ہے جو lowest ہوتا ہے اس کو award کرتے ہیں۔ اگر یہ fresh question پوچھیں تو ان کو نام بھی پیش کر دیں گے لیکن it is transparent.

جناب چیئرمین: جی جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جب 240 روپے ہماری گندم کا ریٹ ہے اور 300روپے پر یہ امپورٹ کرتے ہیں تو کیا زمینداروں اور کاشتکاروں کے لئے اس کی قیمت بڑھانے پر حکومت غور نہیں کرے گی جبکہ ان کو اندرون ملک گندم سستی پڑے گی اور زمینداروں کو معاوضہ زیادہ دیا جائے

جناب چیئرمین: جی جناب لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا: گزارش یہ ہے جی کہ ہماری حکومت پہلی حکومت ہے جس نے گندم کی قیمت میں 60 روپے فی من پچھلے سال اضافہ کیا ہے۔ اس سے پہلے چار روپے' پانچ روپے' دس روپے کا اضافہ ہوتا رہا ہے لیکن ہماری حکومت پہلی حکومت ہے جس نے 60 روپے کا فی من کا اضافہ کیا ہے۔

جناب چیئرمین: حبیب جالب صاحب۔ باری باری سب پوچھیں، جی جالب صاحب۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت interest ہے۔ جی جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: منسٹر موصوف سے یقیناً مجھے امید ہے کہ گندم کا جواب گندم سے دیا جائے گا نہ کہ جو سے دیا جائے گا۔ پہلی بات یہ ہے کہ پاکستان بڑی مقدار میں گندم باہر سے منگواتا ہے جس پر کافی زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے۔ میرا منسٹر موصوف سے یہ سوال ہے کہ بلوچستان میں لاکھوں ایکڑ دشت ہے۔ اس میں بارہ لاکھ ایکڑ زمین ایسی ہے جس میں گندم پیدا کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح پٹ فیڈر اور ویلوٹ کا ایریا اتنا vast ہے کہ اگر میں اسے 18 lac hector زمین کہوں تو انتہائی کم ہوگا۔ وہ ایریا میلوں میل بنتا ہے۔ اب دس ہزار مربع میل ہے۔ کیا یہ کبھی آپ نے سوچا ہے یا حکومت پاکستان اس پر سوچ رہی ہے کہ بجائے گندم منگوانے کے ان Areas میں cultivation کی جائے؛ ان Areas میں اگر گندم پیدا کی جائے تو پورے پاکستان کو supply ہوسکتی ہے اور کبھی بھی ضرورت نہیں پڑتی باہر سے منگوانے کی ایک سوال اور دوسرا یہ ہے کہ اکثر غلہ جو ہے وہ بارڈر سے افغانستان کو جاتا ہے اور پتہ یہ چلتا ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ کیوں جا رہی ہے اتنی تعداد میں گندم تو کہتے ہیں کہ مرکزی حکومت نے پرمٹ جاری کر دیئے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ مکران ڈویژن بلوچستان کا ڈویژن ہے اور پاکستان میں ظاہر ہے Balochistan has the vastest area لیکن اس میں آج تک غلہ، خوردونوش کی اشیاء اور دیگر کچھ بھی نہیں پہنچتا حتیٰ کے تیل بھی by foot نہیں پہنچتے۔ وہاں ایران سے چیزیں آتی ہیں اور وہاں بھی FC کی جانب سے پابندی ہے۔ یہ میرے تین سوال تھے related اس کا جواب آپ دینا پسند فرمائیں گے۔

Mr.Chairman: Yes. Minister for Food:

میاں عبدالستار لالیکا: جی جہاں تک ان کے سوال کا پہلا حصہ ہے کہ بلوچستان کے اندر وسیع رقبہ موجود ہے جس کو کاشت کرکے اور گندم وہاں اگائی جاسکتی ہے تو ہماری حکومت نے وہاں پہلی دفعہ ایک زرعی پیکج دیا ہے بلوچستان کے لئے جس میں تقریباً ایک ہزار ٹریکٹر کے اوپر ایک لاکھ روپے رعایت دی جائے گی اور وہ through ballot distribute کئے جائیں گے۔ اسی طریقے سے 75 کروڑ روپے وزیراعظم پاکستان نے دیئے ہیں بلوچستا ن کے لئے جس سے ٹیوب

ویل وہاں لگائے جائیں گے جہاں پانی میٹھا ہے اور national drainage programme میں سے کوئی تقریباً ایک ارب اور بیالیس کروڑ روپے خرچ کئے جائیں گے وہاں مختلف schemes کے اوپر جن میں ,deflection dam اور check dam شامل ہوں گے ۔ باقی انہوں نے پوچھا ہے جی مکران کے متعلق تو وفاقی حکومت صوبائی حکومت کو گندم دے دیتی ہے آگے اسکی distribution کہ اس کو کہاں بھیجنا ہے، کیا کرنا ہے، وہ ذمہ داری صوبائی حکومت کی ہوتی ہے ۔

جناب چیئرمین: جی آپ پرمٹ بھی جاری کرتے ہیں ؟

میاں عبدالستار لالیکا: نہیں جی ہم کوئی پرمٹ جاری نہیں کرتے ۔

جناب حبیب جالب بلوچ: تو پھر border control کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟

جناب چیئرمین: وہ علیحدہ سوال ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا: جی اس کا بھی جواب دے دیتا ہوں ۔ افغانستان کی حکومت کے ساتھ ہمارا ایک معاہدہ ہوا ہے جس میں طے یہ کیا گیا تھا کہ جو گندم ہم import کرتے ہیں اس کو اسی price کے اوپر imported price plus the charges پچاس ہزار ٹن ایک مہینے میں ہم ان کو دیں گے وہ اس کی قیمت پہلے جمع کرا دیں گے اور پھر ان کو government to government transfer کی جائے گی، کسی فرد کو یا کسی پرائیوٹ پارٹی کو کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا جائے گا۔

سید مسعود کوثر۔ جناب والا! میں وزیر موصوف کی توجہ اس طرف مبذول کراتا ہوں کہ اس وقت صوبہ سرحد میں جو آٹا لوگوں کو مل رہا ہے اس کی کوالٹی اس قدر خراب ہے کہ وہ جانور بھی نہیں کھا سکتے ۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پنجاب میں جو گندم دی جاتی ہے وہ تو وہاں کی مقامی گندم ہے اور جو درآمد شدہ گندم ہے جس کی کوالٹی اس قدر خراب ہے، وہ چھوٹے صوبوں کو بھیجی جاتی ہے تو اس کی کوالٹی کی خرابی کی وجہ سے آٹے کی کوالٹی خراب ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ درآمد شدہ گندم کا آٹا ہم لوگوں کو پنجاب کے مقابلے میں تقریباً ڈبل قیمت پر ملتا ہے اس طریقے سے موجودہ حکومت صوبوں کے اندر ایک احساس محرومی پیدا کر رہی ہے کہ ایک صوبے میں آٹے کی کوالٹی بھی اچھی ہے اور اس کی قیمت بھی آدھی ہے جبکہ دوسرے صوبوں میں کوالٹی بھی خراب ہے اور اس کی قیمت بھی

زیادہ ہے۔ اس تفاوت کو دور کرنے کے لئے وفاقی حکومت چھوٹے صوبوں پر رحم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جو imported wheat ہے اس کے standards ہیں It is soft white wheat اور وہی گندم دوسرے صوبوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر صوبہ سرحد پاکستانی گندم لینا چاہے تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں بلکہ ہم نے دی ہے۔ ابھی تک یہاں سے جو پاسکو procure کرتی ہے، صوبہ سرحد کی ایک لاکھ ٹن گندم کا سٹاک ہمارے پاس پڑا ہے جو انہوں نے pick کرنا ہے۔ رہی بات آٹے کی کوالٹی maintain کرنے کی، یہ صوبے کا کام ہے کہ وہ وہاں آٹے کی کوالٹی maintain کرے۔

We are supposed to supply wheat.

جناب محمد جواد ہادی۔ کیا وزیر موصوف فرمائیں گے کہ کیا یہ صحیح ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو پیشکش کی ہے کہ اس سال وہ پاکستان کو مفت گندم فراہم کرے گا اور اس کے اخراجات بھی امریکہ برداشت کرے گا اور اسی سے متعلق یہ سوال بھی ہے کہ کیا پاکستان نے اس پیشکش کو قبول کیا ہے اور اگر قبول کیا ہے تو پاکستان میں اپنی گندم کی پیداوار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس سال مزید کتنی گندم باہر سے درآمد کی جائے گی۔

میاں عبدالستار لالیکا ۔ جناب والا! انہوں نے ابھی ایک لاکھ ٹن گندم as a donation commit کی ہے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! محترم وزیر صاحب سے گزارش ہے کہ میرا سوال تین حصوں پر مشتمل ہے، غور سے سن کر اس کا جواب دیں تو مہربانی ہوگی۔ ایک تو یہ ہے کہ کیا ان کو پتہ ہے راولپنڈی کے بازاروں میں آج کل آٹا نہیں مل رہا۔

دوسری بات یہ ہے کہ ملک خشک سالی سے گزر رہا ہے اور بارش کا کوئی امکان نہیں ہے اور آپ کی گندم زیادہ تر بارانی علاقوں میں پیدا ہوتی ہے تو کیا حکومت نے اس کے لئے کوئی منصوبہ بندی کی ہے کہ قحط کے حالات اس ملک میں نہ بن جائیں کیونکہ ابھی تک محکمہ موسمیات کے مطابق بارش کا کوئی امکان نہیں ہے، تو آیا حکومت اس پر کوئی غور کر رہی ہے، اس کے لئے کوئی پیش بندی کر رہی ہے یا نہیں۔

تیسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ صوبہ سرحد والے اپنے حصے کی گندم نہیں اٹھا رہے ۔ اخبارات کے مطابق صوبہ سرحد نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا تھا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اور وفاقی حکومت ہمیں یہ دے دے۔ تو کیا Central Government اس پر غور کر رہی ہے، کیا اس کو گندم دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں یا اس علاقے کو قحط زدہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے خوراک۔

میاں عبدالستار لالیکا: جناب والا! پہلا ان کا سوال یہ ہے کہ پنڈی کے بازاروں میں آٹا نہیں مل رہا ہے۔ تو میرا نوکر تو کل لے کر آیا ہے آٹا اور میرے خیال میں کوئی کمی نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب محمد زاہد خان: جناب مجھے تو دس دکانوں پر نہیں ملا۔ میں خود گیا تھا دکانوں پر۔

جناب چیئرمین: بہرحال آپ کو اگر نہیں ملا تو آپ ان کو بتائیں آپ کو منگوادیں گے آٹا۔ جی لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا: کوئی کمی نہیں ہے آٹے کی۔ جناب ایک عرض تو یہ ہے کہ یہ سوال کرکے اس کا جواب سن لیا کریں۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں اور کیا کہوں۔

جناب چیئرمین: میں بھی یہی درخواست کروں گا کہ جواب سن لیا کریں اور پھر جو بھی آپ نے بات کرنی ہو بعد میں کر لیا کریں۔ پہلے جواب سن لیں پھر اس پر آتے ہیں۔ جی جناب لالیکا صاحب۔

میاں عبدالستار لالیکا: اچھا جی دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ بارش نہیں ہو رہی ہے اور زیادہ تر جو گندم ہے وہ بارانی علاقوں میں ہوتی ہے۔ جناب صرف بارہ فیصد جو گندم ہے وہ بارانی علاقوں سے آتی ہے اور 88% جو ہے وہ آتی ہے irrigated areas سے اور جو ہے بارانی علاقوں میں گندم کی وہ germination صحیح ہوگئی ہے and we expect and pray

دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کہ دسمبر کے آخر تک بارشیں ہوجائیں اور ہمارے بارانی علاقوں کی جو گندم ہے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

جناب چیئرمین: نہیں اگر نہ ہوئی تو، کہتے ہیں کہ کوئی پیش بندی کی ہوئی ہے۔یعنی پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر بارش نہیں ہوتی تو آپ نے کوئی اس کی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے، اگر خدا نخواستہ نہیں ہوتی دسمبر تک۔

میاں عبدالستار لالیکا: جناب اگر بارش نہیں ہوتی تو ہم یہ expect کر رہے ہیں کہ یہ جو 12% کا ہمیں short-fall آئے گا تو اس دفعہ ہم weedicides اور herbicides کا استعمال زیادہ کروائیں گے کسانوں کو۔ اس سے 15% to 20% production میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ تو hopefully we will cover up that. اچھا باقی رہی بات کہ جی سرحد حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں یا ہم نے گندم کی سپلائی بند کردی ہے، ہم نے بالکل گندم کی سپلائی بند نہیں کی ہے ان کے لئے۔ ان کے پاس، سرحد حکومت کے پاس اس وقت کوئی تقریباً تیس دنوں کا اسٹاک گندم کا موجود ہے اور ہم مسلسل انہیں گندم دے رہے ہیں اورمسلسل وہاں release ہو رہی ہے گندم۔

جناب چیئرمین: جناب مندوخیل صاحب۔ باری باری جناب تاکہ سب بات کرلیں۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: جناب چیئرمین صاحب بہت شکریہ۔ میں چونکہ پہلا سوال کررہا ہوں ۔ میں وزیر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ ایک مسئلہ تھا تو 70 سال سے تلف تھا۔ ہماری Government جو 1991 میں آئی نواز شریف صاحب نے ایک جرأت مندانہ فیصلہ Water Accord کا کیا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ Water Accord سے جو زمینیں آباد ہوئی ہیں اور جہاں پر نہریں دی ہیں اس سے کتنی آبادی ہوئی ہے کیونکہ یہ ایک بہت بڑا مسئلہ تھا اور نواز شریف صاحب اور ان کی حکومت نے جراء ت مندانہ فیصلہ کیا۔ اس سے کتنی، کون کون سی crop زیادہ ہوئی ہیں۔

Mr. Chairman: Minister for Food.

جناب عبدالستار لالیکا: مندوخیل صاحب کی بات بالکل صحیح ہے وہ بڑا جراء ت مندانہ اور بڑا اہم فیصلہ تھا۔ لیکن اس کے بعد پھر ایک حکومت آگئی جس نے اس کو سرد خانے میں ڈال دیا۔ تو اب دوبارہ ہماری حکومت آئی ہے تو ہم بلوچستان کے اندر تقریباً تین نئی نہریں نکال

رہے ہیں جس سے بلوچستان کا تقریباً دو سے تین لاکھ ایکڑ رقبہ زیر آب آئے گا اور جو انہوں نے کہا ہے کہ جی ہماری گندم کی crop کے اندر اضافہ ہوا ہے۔ تو جب ان کی حکومت تھی تو اس وقت گندم کی پیداوار تھی 16 ملین ٹن اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب ہماری حکومت آئی تو ہم نے کسان کانفرنس منعقد کرکے پیکج دیا اور اس سال پچاس سال میں سب سے زیادہ گندم پیدا ہوئی ہے جو 19.5 ملین ٹن ہماری پروڈکشن ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی جناب تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر۔ جناب والا! تین ماہ قبل واپڈا نے سینٹ کی کمیٹی جو under developed areas کے متعلق ہے اس کو briefing دیتے ہوئے بتایا تھا کہ پاکستان میں اس دفعہ مون سون نہیں آیا ہے جس کی وجہ سے reservoirs کے اندر levels attain نہیں ہو رہے ۔ انہوں نے کہا کہ reservoirs سے پانی release کرنے کی جو date تھی اس سے 20 دن پہلے پانی release کر دیا گیا۔ جب میں نے ان سے پوچھا کہ ربیع اور early خریف میں اس کے کیا affects پڑیں گے ۔ اس پر واپڈا نے کہا کہ اس دفعہ جاڑے کے اندر بارشیں بہت ہوں گی۔

سر انجام خان صاحب تین دن پہلے Water and Power کی meeting کو preside کر رہے تھے تو میں نے واپڈا والوں کو ان کا وعدہ یاد دلایا ۔ انہوں نے کہا کہ جناب it is a very serious crisis کیوں کہ reservoirs کے اندر پانی بھی نہیں ہے اور بارش بھی نہیں آ رہی۔

جناب والا! اب وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ ہم pesticide سے اسے پندرہ سے بیس فیصد بڑھا سکتے ہیں۔ اگر pesticide سے اسے پندرہ سے بیس فیصد بڑھایا جا سکتا ہے تو کم از کم انہیں یہ بات نہیں کہنی چاہیئے کہ نہری علاقے میں پانی کی سپلائی ٹھیک ہے کیونکہ نہری علاقے کے اندر پانی کی سپلائی ٹھیک نہیں ہے۔ تربیلا اور منگلا دونوں کے levels روز دو فٹ گر رہے ہیں۔ So, we have a serious shortage in these reservoirs دوسری بات یہ ہے کہ pesticide کی وزیر صاحب نے بات کی کہ پندرہ سے بیس فیصد بڑھا سکتے ہیں ، اگر یہ ممکن ہے تو پھر تو ہمیں گندم import کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔

میاں عبدالستار لالیکا۔ میں محترم بھائی کو واضح کر دوں کہ میں نے لفظ pesticide

استعمال نہیں کیا بلکہ میں نے weedicide اور herbicide کے الفاظ استعمال کئے ہیں they are used کہ جو weeds گندم کے اندر اگتی ہیں ان کو وہ مار دیتے ہیں تو اس سے جو جڑی بوٹیاں فالتو ہوتی ہیں ، نہ تو وہ پانی کو consume کرتی ہیں اور نہ ہی fertilizer کو وہ consume کرتی ہیں۔ it is a phenomenon world over ہمارے ہاں اس کو زیادہ promotion نہیں دی گئی اور اس سال ہم کوشش کر رہے ہے کہ اس کو زیادہ promote کریں۔

جہاں تک انہوں نے واپڈا کی reservoirs کی بات کی ہے تو میرا خیال ہے کہ ربیع کے لئے ہمارے reservoirs اتنے کم نہیں ہیں and let us hope for the best کہ catchment areas میں بارش ہو جائے گی۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون۔ جناب والا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ بالآخر آپ نے مجھے سوال پوچھنے کی اجازت بخشی۔ میں کچھ تشویش محسوس کر رہا تھا کہ میں تو بہت کم سوال پوچھتا ہوں اور کئی مہینوں کے بعد میں نے کھڑا ہو کر سوال پوچھنے کی جسارت کی تو شاید آپ نے اس کو خوشدلی سے قبول نہیں فرمایا۔ مجھے یہ حق ہے کہ میں اپنا تاثر بیان کروں۔

جناب چیئرمین۔ اسی طرح مجھے بھی حق ہے کہ میں اپنا تاثر بیان کروں۔ مسئلہ در اصل یہ ہے کہ جب بہت سے ممبران سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو باری باری سوال کرنے کی اجازت دینی پڑتی ہے ۔ اب آپ کی باری آ گئی ہے ۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون۔ جناب والا ! جو ممبران کبھی کبھار سوال پوچھتے ہیں تو ان کا بھی کچھ حق بنتا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے آئندہ وہ ممبران جو کم پوچھتے ہیں ان کو زیادہ اہمیت دے دی جائے گی۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محمد افضل لون۔ جناب چیئرمین ! میرا سوال یہ ہے کہ میری پنڈی شہر سے کچھ وابستگی ہے ۔ میں زاہد خان صاحب کے سوال کی پر زور تائید کرتا ہوں کہ پنڈی شہر میں آٹے کی کمی ہے اور فی الواقع کمی ہے اور فاضل وزیر صاحب کی اس معاملے میں جو information ہے وہ میری دانست میں درست نہیں ہے ، بہتر ہو گا کہ وہ مزید اس کے متعلق استفسار کر لیں اور اس شکایت کا ازالہ فرمائیں۔

Mr. Chairman: Minister for Food.

Mian Abdul Satar Laleka: Sir, I will take up the matter with the provincial government.

جناب چیئرمین۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اسے verify کر لیں کیوں کہ لون صاحب بھی کہہ رہے ہیں اور زاہد صاحب بھی کہہ رہے ہیں کہ کمی ہے۔ اگر کمی ہے تو پھر take up کریں ناں۔

جناب رفیق احمد شیخ۔ جناب والا! پچھلے ہفتے مجھے چار دکانوں پر آٹا لینے کے لئے جانا پڑا even a store like the Punjab Store in the Clinton Market میں آٹا موجود نہیں تھا پھر پانچویں جگہ پر جا کر مجھے آٹا ملا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی : میرا supplementary سوال یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے پچھلے سال کسان convention بلا کر گندم کے rate بڑھائے تھے، آیا اس سال بھی ایسا کریں گے؟ کیونکہ اس اقدام کی وجہ سے اب تک ہماری گندم کی پیداوار میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ نمبر دو جناب یہ جو ہمارا پہاڑی علاقہ ہے گلیات کا جو انگریز کے دور سے ہی پنجاب کے ساتھ رہا ہے۔ یہاں باڑیاں اور گھوڑا گلی میں چیک پوسٹوں پر آٹے کی بندش ہے۔ یہاں تو انگریز کے دور سے آٹا اس طرف سے لے جایا جاتا تھا۔ میری ان سے گزارش ہے کہ کیا وہ دونوں چیک پوسٹوں کو آزاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ اب برف پڑنے والی ہے اور اس طرف سے یہ علاقے بند ہو جائیں گے اور لوگوں کو آٹے کی تکلیف ہو گی۔

Mr. Chairman: Minister for Food.

میاں عبدالستار لالیکا: جناب والا! جیسے جاوید اقبال عباسی صاحب نے کہا ہے انشاء اللہ ہم کسان کنونشن بلائیں گے اور اس میں پھر ہم جائزہ لیں گے۔ اب دیکھیں گندم ایک ایسی چیز ہے جو عام آدمی کے استعمال میں بھی آتی ہے۔ اس لئے اس چیز کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے کہ اس کے rates اتنے رہیں کہ وہ غریب کی پہنچ سے دور نہ ہوں۔ جہاں تک کسان کی cost

کا سوال ہے، اس کو بھی مد نظر رکھنا پڑتا ہے تو ہمیں متوازن فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ گلیات میں اس طرف سے جو آٹا جاتا ہے یہ ان کی جائز شکایت ہے۔ میں Chief Minister Frontier سے اس موضوع پر بات کروں گا کہ وہ اپنا کچھ جو کوٹہ ہے وہ اس طرف سے direct کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی جہانگیر بدر صاحب۔ اب تو اس پر ہی پچاس سوال ہو چکے ہیں آگے نہیں چلنا۔

جناب جہانگیر بدر: جناب شکریہ۔ میرا سوال یہ ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے مابین ایک agreement ہوا تھا کا جس کا ابھی انہوں نے ذکر کیا ہے کہ imported wheat میں سے ایک specified quantity افغانستان کو بھجوائی جائے گی۔ کیا جتنی quantity کا agreement ہوا تھا اس میں سے کتنی گندم افغانستان نے لی؟

Mr. Chairman: Minister for Food.

میاں عبدالستار لالیکا: جناب اس کا طریقہ کار ہم نے یہ طے کیا تھا کہ پہلے افغان گورنمنٹ پیسے deposit کرائے گی ہماری حکومت کے پاس اور اس کے بعد ان کو گندم دی جائے گی۔ اس وقت تک انہوں نے ۲۰ ہزار ٹن چمن بارڈر پر اور ۲۰ ہزار ٹن پشاور بارڈر پر گندم لی ہے۔

جناب جہانگیر بدر: جناب this is not my question میرا سوال یہ ہے کہ کیا جتنی مقدار کا agreement ہوا تھا وہ تمام انہوں نے لی۔ اگر نہیں لی تو اس کی reason کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جواب ان کا یہ ہے کہ جتنی قیمت انہوں نے deposit کی اس کے حساب سے بیس ہزار ٹن انہوں نے لی۔

جناب جہانگیر بدر: جناب اپنی ضرورت کے مطابق کیوں نہیں لی؟

جناب چیئرمین: پیسے نہیں ہوں گے۔

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, if you have the power to summon the Afghan Government and ask them that why they have not bought this wheat?

جناب جہانگیر بدر: جناب وزیر صاحب کا جواب سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔ میں

آپ کو جو بات بتانا چاہ رہا ہوں that is very important اس House کے لئے بھی اور ملک کے لئے بھی۔

جناب چیئرمین: جی بتائیں۔

جناب جہانگیز بدر: اس میں افغانستان نے جو agreement کیا ہے اپنی ضرورت کے مطابق کیا ایک مخصوص quantity کا اور انہوں نے وہ نہیں اٹھائی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس agreement کی قیمت سے کم قیمت پر اور پاکستان کے اندر جو قیمت ہے اس سے بھی کم قیمت پر not the imported one گندم افغانستان میں سمگل کر دی گئی ہے۔ جب انہیں کم قیمت پر یہ گندم مل گئی تو جو imported price تھی وہ مہنگی تھی۔ اس کا نقصان ہمارے ملک کو ہوا ہے۔ میں آپ کے علم میں اور اس ہاؤس کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب اس کا تدارک کریں۔ یہ نہ کریں کیونکہ contract کی definition یہ ہے contract is an agreement which is valid at law اور اس پر یہ جو quantity ہے they have to pick this quantity۔

جناب چیئرمین: جی آپ یہ نوٹ کر لیں۔ جی Next Question No. 59 Anwar Bhinder Sahib

59. *Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the production of Pakistan Steel has been decreased due to the shortage of coal, if so, its extent;

(b) whether it is also a fact that the Steel Mill arranged the import of coal from Australia, if so, it quantity; and

(c) whether the said coal has reached Pakistan in time, if not, its reasons?

Minister for Industries and Production: (a) Production of Raw Steel remained low against the budgeted target during September - November 1998 as shown below due to limited stocks of imported raw material viz. coal and iron ore.

Capacity Utilisation

Month	Budget target (Tons)	Actual Production (Tons)	Shortfall (Tons)
September, 1998	86,900(96%)	68497 (97%)	18,403
October, 1998	89,800 (96%)	74838 (80%)	14,962
November, 1998	86,900 (96%)	58300 (63%)	28,600

(b) Pakistan Steel imported 161,659 M. Tons of coal from Australia during September - November 1998. The coal was imported on three shipments as follows:

- 52,061 MT of Illawara-Coal.
- 54980 MT of Mt Thorley Coal.
- 54618 MT of Saraji Coal.

(c) All the three shipments were loaded during the month of November, 1998. The shipments of MT. Thorley and Illawara coals have already arrived while the shipment of Saraji coal is scheduled to arrived on 14th December, 1998. The shipments were delayed from the original schedule by about two months as LCs could not be established for want of Foreign Exchange.

Mr. Chairman: Supplementary question?

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس میں سٹیل مل کے متعلق پوچھا تھا کہ وہاں کیونکہ کوئلہ دستیاب نہیں تھا اس لئے اس کی production کم ہو گئی۔ ۶۰ ہزار ٹن تین ماہ میں کم ہوئی۔ ایک تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی total cost کیا ہے؟ اور دوسرا یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اس کی planning کیا پہلے نہیں ہوئی تھی یا کیوں یہ coal درآمد نہیں کیا گیا in time?

Mr. Chairman: Minister for Industries.

جناب سرتاج عزیز : جناب چیئرمین! جیسا کہ جواب میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے چھ مہینے میں Foreign Exchange کی مشکلات تھیں تو اس لیے سٹیل مل کے پاس اتنا Foreign Exchange نہیں تھا کہ وہ وقت پہ LC کھول سکے۔ تو اس میں یہ delay ہوئی ہے۔ لیکن نومبر میں یہ shipments پہنچ گئیں ہیں تو امید ہے کہ آئندہ جو چند مہینے ہیں اس میں پیداوار معمول کے مطابق آ جائیگی اور اتفاق سے اس دوران میں demand بھی قدرے کم تھی تو اس کا اتنا نقصان نہیں ہوا۔ temporary delay raw material کی import میں ہوا تو یہ زیادہ تر industry کو Foreign Exchange کی مشکلات کی وجہ سے ہوئی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر : جناب والا! total cost میں نے پوچھی تھی کہ یہ جو defficiency آئی ہے اس کی total cost کیا ہے جتنا ہم نے سٹیل کم پیدا کیا ہے۔

جناب سرتاج عزیز : دیکھیں جی جو total production ہے اس کا یہ چھ فیصدی حصہ ہے جو annual capacity one million سے کچھ زیادہ ٹن کی ہے اور یہ ساٹھ ہزار ٹن ہے۔ تو تناسب سے چھ فیصد ہی سمجھ لیں کہ اس کی جو ٹوٹل output ہے اس میں چھ فیصدی اس سال کمی ہو گی۔

جناب چیئرمین: جی حاجی عبدالرحمٰن صاحب۔

حاجی عبدالرحمٰن : جناب سوال تو یہ تھا coal import نہیں کی کہ اس کے لیے Foreign Exchange نہیں ہے۔ کیا ہمارے ہاں کوئلہ دستیاب نہیں ہے۔ ہمارے ہاں اس کی کانیں نہیں ہیں اور جو کوئٹہ اور مختلف جگہوں میں ہے۔ اس کے لیے انہوں نے متبادل انتظام کیوں نہیں کیا۔

جناب سرتاج عزیز : یہ جناب کوکنگ کول ہے جو سٹیل کی پیداوار میں استعمال ہوتا ہے جو ہمارا اپنا کول ہے وہ اتنا موزوں نہیں ہے ورنہ استعمال ہوتا۔ جہاں تک عام کوئلے کا تعلق ہے وہ تو جہاں بھی ضرورت ہوتی ہے وہ استعمال ہوتا ہے لیکن کوکنگ کول آسٹریلیا سے آتا ہے۔

جناب چیئرمین: جی اکرم شاہ صاحب آپ نے نہیں پوچھا ابھی تک۔

جناب اکرم شاہ: شکریہ جناب چیئرمین - جناب! میرا تعلق شارگ سے ہے جہاں پاکستان کا بہترین کوئلہ پیدا ہوتا ہے اور 70s میں جب سٹیل مل ابھی بن رہی تھی تو شارگ میں سٹیل مل کے لیے ایک واشنگ پلانٹ لگایا گیا کینیڈا کی مدد سے کہ یہاں کا کوئلہ واش ہو کے سٹیل مل میں استعمال ہوگا لیکن جناب وہ واشنگ پلانٹ شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا گیا۔ وہ بنایا بھی سٹیل مل کے لیے گیا تھا جبکہ سٹیل مل ابھی تیار نہیں ہوئی تھی وہاں سے وہ کوئلہ واش کر کے سٹیل مل بھیجا جائے، کینیڈا نے وہاں پہ پلانٹ لگایا اور وہ پلانٹ شروع ہونے سے پہلے ہی اس کو cancelled قرار دے دیا گیا کہ یہ پلانٹ اس کوئلے کے لیے مناسب نہیں ہے اور وہ پلانٹ بیچ دیا گیا۔ حالانکہ سروے ہو چکا تھا۔ اب جیسے کہ حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے اپنے ملک میں جیسا کہ ہمارے علاقے شارگ میں بہترین کوئلہ پیدا ہوتا ہے لیکن اس کوئلے کے لیے پلانٹ کو unfit قرار دے دیا گیا۔

اب جبکہ کوئلے جیسی معدن پر ہمارا اتنا زرمبادلہ خرچ ہوتا ہے تو وزیر صاحب سے میری گزارش ہے کہ ایک دفعہ دوبارہ سروے کرا لیں اور اس کوئلہ کو چیک کرلیں پہلے۔ پہلے تو اس کوئلے کو سٹیل مل کے لیے بہترین قرار دیا گیا تھا۔ تو وہ اس کوئلہ کا دوبارہ سروے کرا لیں اور اس طریقے سے اس کو فٹ قرار دے دیں تاکہ سٹیل مل کے لیے ہمیں اتنا زیادہ زر مبادلہ خرچ نہ کرنا پڑے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صنعت۔

جناب سرتاج عزیز: جہاں تک ہمارے اپنے خام خیال کا تعلق ہے جو بھی ہم اپنے وطن میں کر سکیں تو اس سے بہتر صورت کوئی نہیں ہو گی کہ زرمبادلہ ضائع کرنے کی بجائے اپنا کول یا جو بھی raw material ہے وہ استعمال کریں تو سٹیل مل اس چیز پہ دوبارہ غور کر سکتی ہے۔ کیونکہ کئی دفعہ examine ہوئی ہے کہ آیا کہاں کہاں مناسب ذخائر ہیں اور کس طریقے سے ان کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تو اس سلسلے میں دوبارہ غور کر سکتی ہے اور چاہے تو جو متعلقہ کمیٹی ہے سینٹ کی وہ سٹیل مل کے نمائندوں کو بلا کے discuss بھی کر سکتی ہے کہ انہوں نے کیا کیا۔ انکوائری کی، کس طریقے سے، کونسا کول اور کیا specification ہے۔ کیونکہ یہ کافی

technical معاملہ ہے۔ تو کمیٹی کے level پہ اس پہ اچھی بات ہو سکتی ہے تو اس پہ اگر ممبران چاہیں تو متعلقہ کمیٹی میں بھی بات چیت ہو سکتی ہے جہاں سٹیل مل اپنی پوری رپورٹ پیش کر دے گی۔

جناب چیئرمین: جی راشدی صاحب آپ نے نہیں پوچھا ابھی تک۔

جناب حسین شاہ راشدی: جناب چیئرمین! تھر میں بھی کوئلے کے بہت بڑے ذخائر ملے ہیں اور ایک امکان یہ تھا وہ کوئلہ ایک تو زیادہ مقدار میں ہے اور دوم یہ ہے کہ وہ سٹیل میں استعمال ہو سکتا ہے۔ کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ انہوں نے اس possibility کو examine کیا ہے اور ان کول کے ذخائر کو انہوں نے باہر نکال کے اور استعمال کرنے کے لیے کوئی کوشش کی ہے یا نہیں۔

جناب سرتاج عزیز: اس وقت تھر کے کول کے بارے میں میرے پاس کوئی specific اطلاع نہیں ہے لیکن generally steel mill ظاہر ہے اس موضوع پر مستقل کوششوں میں ہے کہ اگر مقامی کول مل جائے۔ جس طرح اب مشکل پیدا ہوئی کہ foreign exchange کم تھا تو باہر سے نہیں آیا۔ تو ایسی مشکلات پیدا نہیں ہونگی۔ اس پر بھی ان کو ہدایت کی جا سکتی ہے کہ تھر کول پر خصوصی توجہ دی جائے۔ تھر کول کے جو ذخائر ہیں اس کی testing تو کافی ہو چکی ہے، پاور پلانٹ کے لئے مختلف دیگر چیزوں کے ساتھ اس کو بھی اسی جائزہ میں شامل کیا جا سکتا ہے جس کا میں نے پہلے ذکر کیا کہ ملک میں کہاں کہاں کول ہے، کیا کیا ان کی specification ہے، cooking coal کی جو requirement ہے وہ کہاں سے meet ہو سکتی ہے، اگر وہ effective طریقے سے ہو سکتی ہیں تو ضرور اس پر غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل: عاقل شاہ صاحب نے جو ذکر کیا تو ہمیں بھی پتہ ہے کہ شہ رگ میں، آرائی میں ٹیسٹ ہوا ہے۔ یہاں تک test ہوا ہے کہ ریلوے انجن کے لئے نہایت موزوں ہے بلکہ وہاں پر استعمال بھی کیا گیا ہے۔ دوسرا میں محترم وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پی ایم ڈی سی کے سربراہ بڑے ایماندار آدمی ہیں لیکن low level پر ہمارا جو سٹاف ہے اس سے ہم مایوس ہیں۔ وہ یہ نہیں چاہتے کیونکہ انہیں اپنے ملک سے

کچھ نہیں ملتا ' باہر سے کچھ ملتا ہے ۔ اس پر وزیر صاحب کچھ غور فرمائیں گے کہ جو گندے انڈے کسی محکمے میں ہیں ان کو ختم کیا جائے کیونکہ یہ بہت بڑی رکاوٹ ہے۔ ہم نے سنا ہے ' ساری دنیا کو پتہ ہے کہ چھوٹے لیول پر لوگ کام نہیں کرتے ہیں ۔ وہ ہر چیز پر سپیڈ بریکر لگاتے ہیں۔ ہر ترقیاتی کام میں hurdle ہوتے ہیں ۔ اوپر لیول پر نہیں ' اوپر لیول پر بہت ایماندار لوگ ہمارے پاس موجود ہیں۔ خاص کر میں پی ایم ڈی سی کے چیئرمین کی تعریف کروں گا کہ وہ بہت ایماندار آدمی ہے۔ لیکن وہ بہت مجبور ہے نچلے لیول سے کیونکہ وہ کام نہیں کرتے۔ آیا وہ صفائی کر سکتے ہیں چھوٹے لیول پر۔

جناب چیئرمین : ہو گیا سوال' ہوگیا سوال ۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن ' وزرات پٹرولیم کے تحت ہے ۔ یہ جو نکات پیش کئے گئے ہیں ان کو پہنچا دیئے جائیں گے کیونکہ پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کا بنیادی کام یہ ہے کہ اپنے منرل کو develop کرکے import substitution بھی کرے ' جہاں برآمد ہو سکے برآمد کرے ۔ تو یہ بات بالکل قابل قبول نہیں ہوگی کہ اس department میں کوئی افسر رکاوٹ بن رہے ہیں۔ اگر کوئی بھی ایسے ذخائر ہیں کوئلے کے یا کسی اور معدنیات کے جو ہمارے ملک میں استعمال ہو سکتے ہیں تو ان کا انشاء اللہ ضرور مکمل اور صحیح استعمال ہو گا۔

جناب چیئرمین : جی آفتاب شیخ صاحب آپ نے نہیں پوچھا ابھی تک۔

جناب آفتاب احمد شیخ : جناب چیئرمین ' میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اسٹیل مل کی پروڈکشن میں کول کی کمی کے علاوہ کوئی دوسرے اسباب بھی ہیں۔ پروڈکشن کی shortfall ہے ۔

جناب چیئرمین : جی سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: کسی حد تک تو ڈیمانڈ کی کمی بھی ہے لیکن اس وقت جو یہ تین مہینے کی بات پوچھی گئی ہے تو production میں جو اتنی reduction ہوئی ہے خاص طور پر اکتوبر اور نومبر میں وہ shortage of raw material کی وجہ سے ہوئی ہے ۔

جناب آفتاب احمد شیخ: ہماری اطلاع کے مطابق جو brass furnace ہے

that has burnt out. It has gone out of production and this is one of the reasons why the production has fallen, short of the actual quantity.

یہ اطلاع ہے ان کو۔

Mr. Chairman: Are you aware of this

کہتے ہیں جی کہ brass furnace میں کوئی نقص پیدا ہو گیا ہے۔

جناب سرتاج عزیز : جی ہاں یہ ایک واقعہ ہوا تھا لیکن اس کا impact پروڈکشن پر کہاں تک ہوا ' اس کی اطلاع میرے پاس نہیں ہے کہ exactly کیا ہوا لیکن سوال اس سے متعلق تھا کہ کول shortage کی وجہ سے کتنی پروڈکشن ہوئی ہے تو وہ جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین : جی حبیب جالب صاحب۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب چیئرمین ' اب ان کے جواب میں یہ آیا ہے کہ

production of raw steel remained low against the budgetary targets during...

وہ مہینے کا بتایا ہے due to limited stocks of imported raw material. اس میں انہوں نے کہا ہے ۔ جناب والا ! آپ کو علم ہے کہ پاکستان coal and iron باہر سے coal and iron منگواتا ہے اور اس پر بلینز ڈالر زرمبادلہ کرنسی انہیں دینا پڑتا ہے ۔ لیکن بلوچستان میں چاغی ' چاغی کے نام سے اب تو سب واقف ہو گئے ' پہلے واقف نہیں تھے ' دھماکے کے بعد واقف ہو گئے ہیں' چاغی میں جرمن فرم کے تعاون سے جو آئرن نکلا ہے وہ اسٹیل مل کے لئے مناسب ہے اور وہ دو سو سال کے لئے ایک بڑی سٹیل مل کو چلانے کے لئے کافی ہے۔ کیا حکومت پاکستان کو اس بارے میں علم ہے؟ اگر علم ہے تو اس سلسلے میں کوئی reprocessing plant جو اس سٹیل مل کو raw material سپلائی کرسکے یا پھر خود ضلع چاغی میں ایک سٹیل مل لگا دیں جو پاکستان کے لئے سٹیل کی پروڈکشن کے لئے کام دے اور پھر وہ سٹیل سنٹرل ایشین ممالک کو بیچ کر آپ زرمبادلہ کما سکتے ہیں ۔ تو کیا اس سلسلے میں کوئی منصوبہ زیرغور ہے یا نہیں ؟ اور اگر نہیں ہے تو مجھے انتہائی افسوس ہو گا۔

جناب سرتاج عزیز: اس میں جناب چیئرمین! ایک آسٹریلین کمپنی ہے بی ایچ سی

، انہوں نے چاغی کے علاقے میں prospecting کی ہے اور اس میں وہاں copper ڈیپازٹس بھی دریافت ہوئے ہیں ۔ آئرن ore کے ڈیپازٹس بھی کافی دریافت ہوئے ہیں لیکن وہ ابھی preliminary stage میں ہیں اس کی جو investigation ہے اور جہاں تک اس کی feasibility report کا مجھے علم ہے ، وہ ابھی آئیگی اور اگر یہ بات صحیح ہے تو یہ بات ملک کے لئے خوش آئند ہے کہ ہمارے اپنے ہاں ایسے آئرن ore کے ذخائر نکلے ہیں جس سے ہم سٹیل بنا سکیں اور coal بھی دستیاب ہو ۔ بلکہ جو copper کے ذخائر ہیں وہاں پر وہ سینڈک سے بہت زیادہ ہیں اور وہاں پر اس سائیز سے زیادہ پلانٹ لگ سکتا ہے جو زیادہ viable ہوگا ۔ تو یہ تمام اچھے indications ہیں اور اس پر انشاء اللہ تیزی سے کام ہوگا تاکہ اس سے نہ صرف بلوچستان کی ترقی ہو بلکہ پورے ملک میں ہم خود کفالت کی طرف جا سکیں اور سٹیل میں خاص طور پر ہم خود کفالت حاصل کرسکیں۔

جناب چیئرمین: تاج حیدر صاحب۔

جناب تاج حیدر: جہاں تک تھر coal کا سوال ہے اللہ نے کوئی ایک ہزار بلین ٹن وہاں دیا ہے۔ پاکستان سٹیل دو ملین ٹن سالانہ درآمد کر رہی ہے اور اس سلسلے میں cost 30 dollar per ton پڑ رہی ہے ۔ یعنی ۵۵ سے ۶۰ ملین ڈالر coal کی امپورٹ کے اوپر پاکستان سٹیل خرچ کرتی ہے ۔ ہم نے وہاں Coal Development Authority بنائی۔ صوبائی اسمبلی نے باقاعدہ بل پاس کیا جس کے اندر ساڑھے چھ سو روپے فی ٹن کے حساب سے پاکستان سٹیل کو offer کیا گیا coal ۔ اس کے لئے باقاعدہ بدین تک ایک ریلوے لائن اسلام کوٹ سے ڈالنی تھی اور وہاں سے پھر سٹیل مل تک ۔ یہ پورے کا پورا تجربہ تیار پڑا ہے experimental pits ہو چکے ہیں کیونکہ اسی سے سو میٹر نیچے سیم ہے۔ آپ کو open pit minning کرنی ہے۔ moisture البتہ کوئی 14 percent ہے جس کو 12 ہونا چاہیئے اس کو آپ spread out کرکے اسے کم کرسکتے ہیں۔ جناب یہ ساٹھ ملین ڈالر کا ہمارا خرچہ ہو رہا ہے اور جہاں تک وزیر صاحب نے سٹیل کی ڈیمانڈ کی بات بتائی ہے ۔ سٹیل مل 1.1 million tons produce کر رہی ہے۔ پاکستان کے اندر سٹیل کا consumption چھ ملین ٹن ہے ۔ so we are importing five times the quantity of the steel that we are manufacturing. میں گزارش کروں گا کہ اس منصوبے کو کیوں روک دیا گیا ہے اور کیا اس کو پھر شروع کرنے کا ارادہ ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ جہاں تک لوکل coal کا تعلق ہے یہ ہماری پہلی ترجیح ہے کہ لوکل coal استعمال کیا جائے ۔ جیسے میں نے پہلے سوال کے جواب میں عرض کیا کہ اس میں پاکستان سٹیل سے رپورٹ پیش کی جا سکتی ہے کہ آیا اس منصوبے میں کوئی ٹیکنیکل رکاوٹ تھی کوئی financial or economic comparison صحیح نہیں تھا ۔ وہ کمیٹی کے سامنے پیش کردی جائیگی کیونکہ جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ

we should give first priority to use our own raw material and avoid the other. At the moment , I am not aware of the reason why that particular project which the honourable member is referring to

کہ وہ سندھ coal اتھارٹی نے وہ پروجیکٹ بنا کر دیا تھا لیکن اس پر جیسے میں نے پہلے عرض کیا مزید تفاصیل لے کر ممبران کو پیش کردیں گے ۔

جناب چیئرمین: نمبر 60 انور بھنڈر صاحب۔

60 *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Industries and Production bc pleased to state:

(a) whether it is a fact that the production of ghee has been decrease due to 30 per cent L.C. margin condition imposed by State Bank of Pakistan to curb imports;

(b) the quantity of the Ghee production in the country during the months of July, August, September and November 1998; and

(c) the steps proposed to be taken by the Government to meet the shortage of ghee in the country?

Minister for Industries and Production: (a) No.

(b) The quantity of Vegetable Ghee Production during July - November 1998 remained between around 0.125 to 0.130 million MT.

(c) Sufficient stock of imported edible oil as well as locally produced edible oil is available in the country to meet its requirements.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں نے اس سوال میں نشاندہی کی تھی کہ ملک میں گھی کی پیداوار کم ہوئی ہے ، جولائی سے نومبر ۱۹۹۸ء میں ، اور اس کا جواب دیا گیا ہے کہ ایک سو پچیس سے ایک سو تیس میٹرک ٹن پیداوار ہے ۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے تقابلی جائزہ دیا جائے جولائی سے نومبر تک، ہر مہینے ، کہ اس سے پہلے سال میں کیا ہوئی تھی اور اس سال کیا ہوئی ہے تاکہ یہ اندازہ ہو سکے کہ واقعی کم ہوئی ہے ۔ یہ گول مول جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں ۔ براہ مہربانی specifically ان ماہ کی جو پیداوار ہوئی ہے اس کا تقابلی جائزہ پچھلے مہینوں سے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر پیداوار۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب ! جواب میں بتایا گیا ہے کہ جو ہماری total annual requirement ہے وہ اس وقت کوئی سولہ لاکھ ٹن ہے اور اس میں جو ہماری domestic production ہے وہ کوئی پانچ لاکھ چالیس ہزار ٹن ہے یعنی کوئی تیس فیصدی ہے ۔ باقی imported oil based ہے اور اس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ جو ہماری imports ہیں وہ اب گیارہ سوا گیارہ ہیں peak پر وہ کوئی چودہ لاکھ ٹن تھیں ۹۴-۱۹۹۳ء میں ، اس میں اس حد تک کمی ہوئی ہے ۔ تو کسی حد تک ہماری جو domestic production ہے edible oils کی، وہ امپورٹس کو substitute کر رہی ہے۔ اس وقت تک جو صورتحال ہے ان تین مہینوں میں ، جو quantity کم ہوئی ہے۔ کچھ تو ظاہر ہے قیمتیں کم ہوئیں ہیں آئل کی ۔ تو جو ڈالر ویلیو ہے اس میں جو کمی آئی ہے اس سے quantities کم نہیں ہوتیں ۔ اس وقت کافی سٹاک موجود ہے اور کوئی کمی کے آثار نہیں ہیں۔ انہوں نے جو سوال پوچھا تھا وہ یہی تھا production in the country during the month of July, August, September اور وہ ہم نے کہا کہ ٹوٹل تقریباً ہر مہینے ایک لاکھ پچیس ہزار یا تیس ہزار ، یعنی تین مہینوں میں وہی پروڈکشن تھی اور یہ قریباً اسی لیول کی ہے جو پچھلے سالوں میں تھی تو اس میں کوئی پچھلے تین مہینوں میں پیداوار

میں کمی نہیں ہوئی اور نہ اس دفعہ کوئی shortage ہے۔

جناب انور بھنڈر: جناب والا! یہ فرماتے ہیں کہ کمی نہیں ہوئی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ مجھے اگر ہر مہینے کا دے دیں تو مجھے اندازہ ہوجائے گا کہ کمی ہوئی ہے اور اس کمی کی وجوہات کیا ہیں؟ یہ کہتے ہیں کہ اس سال پیداوار 1.5 یا 1.3 ملین ہے۔ یہ صحیح جواب میرے خیال کے مطابق نہیں ہے۔ تو یہ مجھے ہر مہینے کی تفصیل دے دیں۔

جناب چیئرمین۔ اگر تفصیل ہے تو ان کو دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز ۔ جناب اس کو ڈیفر کردیں۔

جناب چیئرمین۔ OK جی۔ جی جناب خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور ۔ جناب چیئرمین صاحب مہربانی۔ میں منسٹر صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں جیسا انہوں نے کہا کہ گھی کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے اور یہ اس وقت بھی وافر مقدار میں موجود ہے۔ لیکن وجہ کیا ہے کہ اس کے ریٹ روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اس وقت پانچ کلو کا ڈبہ ہے یا ڈھائی کلو کا ہے یا دس کلو کا ہے۔ ستر روپے فی کلو کے حساب سے پڑتا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے کہ روز بروز اس کے ریٹ یعنی ہر ہفتے دو تین روپے اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جب ہمارے پاس اتنا موجود ہے تو اس کے باوجود یہ ریٹ کیوں بڑھتا جارہا ہے؟ اس کی آخر وجہ کیا ہے؟ یہ ریٹ کیوں بڑھ رہا ہے اس کی طرف ان کی توجہ کیوں نہیں ہے؟ کیا یہ اس کی طرف توجہ دیں گے؟ اور پھر رمضان بھی آرہا ہے۔ اس میں شاید یہ ستر روپے کی بجائے پچھتر ہوجائے۔ تو کیا اس کا یہ کوئی تدارک کرسکتے ہیں۔ یا کریں گے۔ غریبوں کے لئے یہ ایسی چیز ہے کہ وہ تھوڑی سی سالن میں یہ ڈالتے ہیں۔ تو اب اس سے بھی غریبوں کو محروم رکھا جارہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ جناب پہلی بات تو یہ ہے کہ جیسا میں نے ابھی بتایا ہے ستر فیصدی ہمارا جو گھی ہے وہ imported ہے۔ تو باہر جو قیمتیں ہونگی وہ determine کریں گی کہ ہمارے اپنے ہاں قیمت کیا ہے۔ اس وقت جو import ہورہی ہے quantity باہر سے ' اس کا

اندازہ لگایا گیا ہے ان کو قریباً چھپن یا ستاون روپے ex-mill price پڑتی ہے ۔ اس کے بعد ان کا خرچہ ہے ۔ باقی جو خرچہ ہے وہ ٹرانسپورٹ کا ہے ہول سیل اور اور پھر ریٹیل ، تو اس کے بعد وہ پینسٹھ سے ستر روپے پر آجاتا ہے ۔ اب یہ قیمتیں بہتر ہوئی ہیں کیونکہ حکومت نے اسی مقصد کے لئے کہ قیمتیں زیادہ ہورہی ہیں حال ہی میں جو باہر کے تیل پر ڈیوٹی تھی وہ کوئی آٹھ ہزار پانچ سو سے کم کرکے چار ہزار دو سو پچھتر کردی تھی تاکہ قیمت میں زیادہ اضافہ نہ ہو کیونکہ باہر قیمتیں بڑھ گئیں تھیں ۔ حال میں کچھ قیمتیں کم ہوئی ہیں اس کا اثر آگے چل کر ، امید ہے کہ رمضان کے حوالے سے بھی قیمتوں پر اچھا اثر پڑے گا اورگھی کی قیمتیں کسی حد تک مزید کم ہوجائیں گی ۔اس کا حل یہی ہے کہ ہماری اپنی پیداوار زیادہ ہو ، تو اس سے نہ صرف خود کفالت ہوگی بلکہ زرمبادلہ بڑھے گا بلکہ قیمتیں بھی stable ہونگی ۔ باہر کی قیمتیں گھٹتی بڑھتی ہیں ۔ جس کی وجہ سے ہمارے ہاں بھی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی رجوانہ صاحب۔

جناب محمد رفیق رجوانہ۔ جناب edible oil کی جو لوکل پروڈکشن ہے وہ جب cotton crop sow کی گئی اور اس کے بعد جب اس کی picking شروع ہونے والی تھی ۔ اس وقت اندازہ تھا کہ cotton crop بہترین ہوگی اور پروڈکشن بھی بہت زیادہ ہوگی اور اسی کے مطابق وہ کاٹن سیڈ آئل بھی زیادہ ہوگا ۔ مگر اب اس طرح کے حالات comparatively ہیں کہ cotton crop کچھ نقصان میں آگئی اور بیماری کی وجہ سے اس کی پیداوار کم ہوئی ہے ultimately اس کا result کاٹن سیڈ آئل پر بھی پڑے گا۔ اور اس کی پروڈکشن بھی کم ہوگی ۔ تو کیا ایسے کوئی انتظامات کئے گئے ہیں کہ جو اب ان حالات میں یہ جو shortfall آئی ہے اور چونکہ I belong to that area جہاں cotton grow ہوتی ہے تو اس سلسلے میں کوئی precautionary measures لئے گئے for future, when there will be shortage of cotton seed and cotton seed oil?

جناب چیئرمین۔ جی Minister for Industries ۔

جناب سرتاج عزیز۔ ہماری جو کاٹن سیڈ آئل سے پیداوار ہے وہ ہماری ٹوٹل جو اپنی پیداوار ہے اس کا ساٹھ فیصدی حصہ ہے ۔ جیسا میں نے بتایا کہ وہ ٹوٹل ہمارا 30% لوکل ہے ۔

ظاہر ہے کہ خدا نخواستہ کاٹن سیڈ میں کمی ہوئی تو باہر سے پام آئل زیادہ import ہو گا۔ یا سویا وہ تو mixing کے لئے ہے اور سویا آئل بھی ہے اور دوسرے جو Palmolean ہیں وہ بھی اس کا substitute ہے اور پچھلے تین سات سالوں میں جو کاٹن سیڈ آئل کی production تھی وہ 360000 ٹن 320000-340000-378000 اور 347000 یہ اوسط اسی حوالے سے گئی ہے اور امید ہے کہ اس دفعہ زیادہ کمی نہیں ہو گی 20\25 ہزار کی اگر کمی ہوئی تو ہوئی وہ Palm Oil سے cover ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی last question **ملک عبدالرؤف صاحب** ' last question جی۔

ملک عبدالرؤف۔ جناب والا! میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی ابھی انہوں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے ڈیوٹی کم کر دی ہے تا کہ گھی کی قیمتوں میں کمی واقع ہو یا stable رہے لیکن یہ ہے کہ دن بدن گھی کی قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے جیسا کہ خدائے نور صاحب نے ابھی کہا ہے تو اس کی یہ بات تو نہیں ہے بات کہہ دینا یہ مارکیٹ میں جو ہے وہ اضافہ ہو رہا ہے اور غریب آدمی جو ہے اس کی پہنچ سے بہت باہر ہو رہا ہے تو اس کے لئے کیا انتظام کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ جی Minister for Industries

جناب سرتاج عزیز ۔ میں نے جو وضاحت کی تھی وہ یہ تھی کہ چونکہ ہمارے exchange rate میں فرق آیا ہے تو اس کی وجہ سے روپوں میں، جو آپ ڈالر میں گھی منگواتے ہیں وہ مہنگا ہو جاتا ہے۔ تو نارمل تو اس وجہ سے تو گھی اتنا مہنگا ہو جاتا ہے۔ تو ہم نے جو 4 روپے فی کلو ڈیوٹی کم کی اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کا اثر جو ہے وہ ڈیوٹی کمی کی شکل میں ہو اور عوام پر زیادہ بوجھ نہ پڑے ۔لیکن جو بین الاقوامی قیمتیں ہیں وہ کبھی بڑھتی ہیں کبھی گھٹتی ہیں ان کے حوالے سے قیمت پر اثر پڑتا ہے اور آئندہ چل کر جیسے کہ میں نے کہا اگر ہم اپنی پیداوار بڑھاتے رہیں، کنولا کی پیداوار اس دفعہ زیادہ ہو رہی ہے، سن فلاور کی ہو رہی ہے اور کاٹن سیڈ کی بھی امید ہے کہ زیادہ کم نہیں ہو گی تو یہی ہمارا آئندہ چل کر لائحہ عمل ہو گا کہ زیادہ پیداوار اپنی ہو قیمتیں stable رہیں اور عوام کو گھی جو ہے وہ صحیح قیمتوں پر ملے ۔

جناب چیئرمین۔ O.K. جی End of question hour جی۔

@ 60. ***Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder:** Will the Minister for

Industries and Production be please to state:

(a) whether it is a fact that the production of ghee has been decrease due to 30 per cent L.C. margin condition imposed by State Bank of Pakistan to curb imports;

(b) the quantity of the Ghee production in the country during the months of July, August, September and November 1998; and

(c) the steps proposed to be taken by the Government to meet the shortage of ghee in the country?

Minister for Industries and Production: (a) No.

(b) The quantity of Vegetable Ghee Production during July - November 1998 remained between around 0.125 to 0.130 million MT.

(c) Sufficient stock of imported edible oil as well as locally produced edible oil is available in the country to meet its requirements.

61. ***Qazi Muhammad Anwar:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) whether it is a fact that prescribed criteria was not followed in the appointment of chief research officer II, National Institute of Electronics, Islamabad;

(b) whether it is also a fact that approval of the Prime Minister was not obtained for the appointment of the said officer, if so, its reasons; and

(c) whether there is any proposal under cnsideration of the Government totake action in the matter, if so, its details?

@ *All the other starred and unstarred questions and answers are taken as read and placed on the table of the House.*

Syeda Abida Hussain: (a) At the time of appointment of Chief Research Officers (B-20), there was no laid down criteria for appointment in National Institute of Electronics (NIE). The service rules were framed in 1989.

(b) Approval of the Prime Minister was not obtained as the Adviser was competent to make appointment in Grade-20.

(c) No. The case was take-up for regularization with the Establishment Division who has desired that the complete case for regularization of all Grade-20 officers may be put-up for ex-post approval of the Prime Minister. Necessary action is being taken in this regard.

62. ***Dr. Abdul Hayee Baloch:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Joint Electronic Adviser, Ministry of Science and Technology has recently been promoted to BPS-21 by superseding a number of senior officers if so, itss reasons and the names of the officers so superseded; and

(b) whether it is also a fact that the above officer committed a number of irregularities during additional charge of the post of Director General of National Institute of Electronics, Islamabad, and National Institute of Power in 1995, if so, the details of inquiry conducted in the matter?

Syeda Abida Hussain: (a) A panel of 14 officers was sent to Establishment Division for consideration by the Special Selection Committee headed by the Finance Minister having Finance Secretary, Establishment Secretary and Secretary, Science and Technology as its members. After consideration of all cases, six officers including Mr. Muhammad Ishaque were

recommended for grant of B-21 by the Special Selection Committee and approved by the Prime Minister. The following officers were superseded/deferred:-

1. Dr. Mrs. Saddiqa Malik, Director.
2. Dr. Pervaiz Akhtar, Chief Scientific Officer.
3. Dr. Ataullah Maher, Chief Scientific Officer.

The reasons for suppression/deferment are that Dr. Saddiqa Malik did not meet the threshold for promotion to Grade-21. Dr. Pervaiz Akhtar was superseded as his three ACRs out of last five years' ACRs were average, therefore, the Selection Committee did not recommended him for promotion. Dr. Ataullah Maher was also deferred as his last ACR was average and the Committee did not recommend his for grant of Grade-21.

(b) No irregularity has been pointed out during the assignment of the additional charge of the post of Director General, National Institute of Electronics to Mr. Muhammad Ishaque, Joint Electronics Adviser, Ministry of Science and Technology. Therefore, the question of inquiry does not arise. So far as the assigning of the additional charge of the post of Director General, National Institute of Power to Mr. Muhammad Ishaque is concerned, Audit pointed out that Mr. Muhammad Ishaque was not entitled to use the car at Islamabad during his appointmnt as Acting Director General, National Institute of Power, Lahore. The case was discussed in Departmental Accounts Committee (DAC) headed by Secretary/Principal Accounting Officer. DAC decided that the matter will be discussed by Mr. Muhammad Ishaque with the Audit Department to settle the issue after determining the admissibility of the use of car. Other irregularities were of minor nature which have since been regularised by the competent authority.

63. ***Raja Aurangzeb:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the qualification and experience prescribed for the post of Chief Research Officer in the National Institute of Electronics;

(b) whether it is a fact that C.R.O. II working in that institute holds a degree of Ph.D. in "Theoretical Simulation of Rolling Mill Plant" i.e. "production of Steel and Iron Sheet" while the degree required for the post is in Electronics, if so, the reasons for his appointment against the post for which he does not qualify; and

(c) whether it is a fact that a departmental enquiry was held in the matter and the Committee founded the appointment of the said officer irregular/illegal, if so, the details of the action taken against the officer?

Syeda Abida Hussain: (a) At the time of appointment of Chief Research Officer in 1985 in NIE, there were no prescribed qualification and experience requirements for the post, since the rules were first promulgated in 1989 and have been revised in 1998. Presently the qualification and experience prescribed for the post of Chief Research Officer are as follows:-

(i) B.Sc. Engineering in an appropriate discipline/subject and 17 years relevant experience.

OR

(ii) Ph.D. in a relevant subject and 12 years relevant experience.

OR

(iii) Ph.D. in a relevant subject and 12 years relevant experience.

(b) Yes, Dr. Khalid H. Qamar, CRO is holding a Ph.D. in "Simulation of

multimachine, rolling mill plant. The required qualification/experience is given against reply at (a). No service rules were framed at the time of appointment of Dr. Khalid H. Qamar as CRO.

(c) The matter of appointment of Dr. Khalid H. Qamar and other officers of NIE was forwarded to the Establishment Division who have asked for a consolidated case for regularizing their services and the matter is under process.

64. ***Malik Abdur Rauf:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) whether it is a fact that contrary to rules, honorarium was distributed among the employees and persons not on pay roll of the National Institute of electronics, if so, the names of persons, number of honoraria distributed and amount of each be given; and

(b) whether any action was taken against the persons responsible for the said violation, if so, its details?

Syeda Abida Hussain: (a) Yes, honorarium was distributed amongst the employeenot on pay roll of the National Institute of Electronics during 1995-96. The names of such persons, number of honorarium and amount isas under:-

S.No.	Name of Person	Number of Honorarium	Amount.
1.	Mr. Muhammad Ishaque, JEA, MoST.	06	Rs.42,987.00
2.	Mr. Rashid Ahmed Ghauri, F.A., MoST.	01	Rs.13,795.00
3.	Mr. Muhammad Hussain Niswana, D.F.A., MoST.	01	Rs. 9,675.00
4.	Mr. Nazir Hussain, D.F.A., MoST.	01	Rs. 5,030.00

5.	Mr. Rehmat Ali Rana, S.O. (Elect.), MoST.	01	Rs. 7,281.00
6.	Mr. M. Sabir. PS to Secretary, MoST.	01	Rs. 4,000.00
7.	Mr. Umer Draz, PA to Secretary, MoST.	01	Rs. 2,000.00
8.	Mr. Inamur Rehman, PA to DFA, MoST.	01	Rs. 4,314.00
9.	Mr. Muhammad Rashid, Assistant, DFA, MoST.	01	Rs. 3,314.00
10.	Mr. Babu Sardar, Naib Qasid, DFA, MoST.	01	Rs. 1,630.00
11.	Mr. Aftab Ahmed, Naib Qasid. DFA, MoST.	01	Rs. 1,700.00
12.	Mr. Arshadullah Khan, PA to FA, MoST.	01	Rs. 4.137.00
13.	Mr. Jaffar Ali, Assistant, F.A., MoST.	01	Rs. 3,117.00
14.	Mr. Sohail Abbas, LDC, F.A., MoST.	01	Rs. 2,117.00
15.	Mr. Lal Zada, Staff Car Driver, F.A., MoST.	01	Rs. 2,126.00
16.	Mr. Mir Afsar, Naib Qasid, F.A., MoST.	01	Rs. 1,630.00
17.	Mr. Khalid Mahmood. Naib Qasid, F.A., MoST.	01	Rs. 1,665.00

(b) The honorarium was granted to all those allegedly associated in one way or the other with the working of NIE. However to establish the correct position MoST is moving the Finance Division to have the payment made Re-investigated.

65. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the obligations which Pakistan has accepted by signing CWC (Chemical Weapons Convention) and whether India has signed this convention or not?

Mr. Sartaj Aziz: Both Pakistan and India signed the Convention on 14 January, 1993. There are no obligations associated with the signing of the Convention. Obligations are only undertaken when a state ratifies the Convention.

2. Pakistan by ratifying the CWC on 28 October, 1997 has accepted

obligations, which are mandatory for all member states and include that Pakistan will not:-

(a) Develop, produce, otherwise acquire, stockpile or retain chemical weapons, or transfer, directly or indirectly, chemical weapons to anyone;

(b) Use chemical weapons;

(c) Engage in any military preparations to use chemical weapons;

(d) Assist, encourage or induce, in any way, anyone to engage in any activity prohibited under the Convention.

(e) Use riot control agents as a method of warfare.

3. India ratified the CWC on 3 September, 1996 i.e. more than a year before Pakistan ratified.

66. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the total income, expenses, profit earned/loss suffered by the Utility Stores Corporation during the years 1994-95, 1995-96 and 1996-97, separately?

Minister for Industries and Production:

	Total income	Operating expenses	Profit/ loss
1994-95	486.30	386.99	99.31
1995-96	781.44	800.46	(19.02)
1996-97	552.85	597.12	(44.27)

67. ***Mr. Sajid Mir:** Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an ex-officer of the Ministry has invented an instrument to economize the use of electricity; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to start its production on commercial basis?

Syeda Abida Hussain: (a) No. Such an invention is not in the knowledge of the Ministry.

(b) In view of (a) above it would premature to speak of commercial production.

68. ***Syed Qasim Shah:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the total number of Flour Mills in NWFP with district-wise break-up and quota allotted to each Flour Mill through Utility Stores Corporation of Pakistan; and

(b) the quantity of wheat supplied to NWFP during 1996-97 and 1997-98 and the actual requirnce?

Mian Abdul Sattar Laleka: (a) Requisite information is given below:-

(i)

Province	Year	No. of F. Mills
NWFP	1997-98	119

Details are at Annexure A.

(ii) The Federal Government is responsible to make allocation of wheat to the Provincial Government. However, during 1996-97 and 1997-98, 60,000 M. Tons per annum was allocated by the Provincial Food Deptt. to the designated Flour Mills of Utility Stores Corporation in NWFP.

(b) Year	Requirement of NWFP	Wheat allocated by MINFAL		
	(Million tons)			
		PASSCO	Imp	Total
1996-97	1.327	0.520	0.673	1.193
1997-98	1.397	0.434	0.913	1.347

In addition the Punjab Government also supplied a quantity of 29,557 tons of atta to NWFP during March - September, 1997 and 63,033 tons during October, 1997 to July, 1998 on average monthly basis.

Annexure-"A"

STATEMENT SHOWING NUMBER OF FLOUR MILLS FUNCTIONING IN NWFP DURING THE YEARS 1996-97 AND 1997-98.

Name of District	Total No. of F/Mills during:-	
	1996-97	1997-98
Peshawar	20	23
Nowshera	5	6
Charsadda	8	11
Swabi	2	2
Kohat	4	4
Hangu	2	2
Karak	2	2
Bannu	1	1

Lakki	2	2
D. I. Khan	5	5
Tank	1	1
Swat	4	4
Dir	4	4
Abbottabad	12	12
Harripur	9	11
Mansehra	6	10
Battagram	2	2
Mardan	7	12
Malakand	4	4
Total:	100	119

69. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to establish more Utility Stores in Hazara Division, if so, when and if not, its reasons?

Minister for Industries and Production: There is no proposal for opening of more Utility Stores in Hazara Division due to financial constraints.

70. *Syed Qasim Shah: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the number of persons appointed on regular temporary, ad-hoc and daily wages basis in Utility Stores Corporation during the last two years with province-wise and grade-wise break-up?

Minister for Industries and Production: The required

information is being collected from various regions of Utility Stores Corporation spread all over the country. The same will be placed on the table of the House as soon as the same is received.

72. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Health be pleased to state the details of local and foreign medicines registered in Pakistan since 1997?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: The details of local and foreign medicines registered in Pakistan from January 1997 todate are given as follows:-

1. Number of drugs registered for local manufacture:

   (i) Human use 1425

   (ii) Veterinary use 232

2. Number of drugs registered for import:

   (i) Human use 587

   (ii) Veterinary use 334

73. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Health be pleased to state the number of nurses recently retrenched from Pakistan Institute of Medical Science (PIMS) indicating also the reasons for their retrenchment?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: No nurse employed in Pakistan Institute of Medical Science (PIMS) has been retrenched from this Hospital.

74. *Mr. Muhammad Zahid Khan: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) the details of the stationery got printed under the Prime Minister's

Programme for Health since 1997; and

(b) the names of the printing press from where this stationery was got printed?

Makhdoom Muhammad Javed Hashmi: (a) Total 28 items of printed material were got printed during 1997-98. The details of items is Annex-I.

(b) The names of the 09 printing presses from where the material was got printed are also Annexed-II.

Annexure-I

ACTIVITY REPORT OF PRINTED MATERIAL FOR PRIME MINISTER PROGRAMME FOR FAMILY PLANNING AND PRIMARY HEALTH CARE FOR THE YEAR 1997-98.

S. No.	Name of material	Quantity Printed	Rates Approved (in Rs.)	Amount on Approved Rates (in Rs.)	Name of Printing Press
1.	Trainer Manual	2911	386.40	1124810.40	M/s Khyber Inter printer, 14-A Abbot Road, Lahore.
2.	LHW Manual	8455	223.20	1887156.00	M/s Islamabad Printing Care, 7-C Sajjad Gondal Plaza, G-8 Markaz, Ibd.
3.	Register Khandan	26978	280.80	7575422.40	M/s Manza Printer, 8-B Khayanban-e-Suharwardy, G-6/1, Islamabad.
4.	Register Curative & Family Planning	36600	165.60	6060960.00	M/s Marya Printer, Building # 8, Khayaban-e-

					Suharwardy, Islamabad.
5.	Register Monthly Report LHW	35250	100.80	3553200.00	M/s Paramount Printing Press, Faujdari Road, Hyderabad.
6.	Register Summary Monthly Report BHU	500	138.00	69000.00	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27 Retigan Road,Lahore.
7.	Community Chart	31700	7.20	228240.00	M/s Paramount Printing Press, Faujdari Road, Hyderabad.
8.	Stock Register for Medicine	1855	238.80	442974.00	M/s Khyber Inter. Printer, 14-A Abbot Road, Lahore.
9.	Growth Card for LHW	1231958	5.50	6775769.00	M/s Packaging Inter. Printer, Kitabistan Darbar Market, Lahore.
10.	Referral Pad	30659	20.50	628509.50	M/s Islamabad Printing Care, 7-C Sajjad Gondal Plaza, G-8 Markaz, Ibd.
11.	Log Book for Vehicle	986	237.60	234273.60	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27 Retigan Road, Lhr.
12.	Checklist & Feedback Supervisor	158920	5.16	820027.20	M/s Sheikh Ghulam Ali & Sons, Ashrafia Park, Ferozpur Road, Lahore.
13.	Monthly Report for Supervisor	8550	52.80	451440.00	M/s Marya Printer, Building # 8, Khayaban-e-Suharwardy, Islamabad.
14.	Checklist MCH/ Newborn for LHW	39995	67.20	2687664.00	M/s Manza Printer, 8-B, Khayaban-e-Suharwardy, G-6/1, Islamabad.

15.	Checklist for Training of Supervisor	3600	57.60	207360.00	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27 Retigan Road, Lahore.
16.	Population Chart	24665	12.84	316698.60	M/s Agha Jee Printer, 12-D, Bewal Plaza,Blue Area, Ibd.
17.	Vision Chart	39360	14.10	554976.00	M/s Paramount Printing, Faujdari Road, Hyderabad.
18.	Eye Chart/Card	19100	5.16	98556.00	M/s Marya Printer, Building # 8, Khayaban-e-Suharwardy, Islamabad.
19.	District Monthly Report	334	222.00	74148.00	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27 Retigan Road, Lhr.
20.	Provincial Monthly Report	30	258.00	7740.00	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27, Retigan Road, Lhr.
21.	LHW 12 Month Training Manual	2060	51.60	106296.00	M/s Zahid Basir Printer, 13/27 Retigan Road, Lhr.
22.	Supervisor Manual	1420	228.00	323760.00	M/s Sheikh Ghulam Ali & Sons, Ashrafia Park, Ferozpur Road, Lahore.
23.	Poster (Set of Six)	71995	20.98	1510455.10	M/s Sheikh Ghulam Ali & Sons, Ashrafia Park, Ferozpur Road, Lahore.
24.	Information for LHW	25990	1.08	28069.20	M/s Khyber Inter Printer, 14-A, Abbot Road, Lahore.
25.	Rheumatic Fever LHW	6085	2.76	16794.60	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27, Retigan Road, Lhr.
26.	Rheumatic Fever BHU	5700	5.52	31464.00	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27 Retigan Road, Lhr.
27.	Diaries for LHW	45000	149.00	6705000.00	M/s Zahid Bashir Printer,

					13/27, Retigan Road, Lhr.
28.	Diaries for Supervisor	1500	118.00	177000.00	M/s Islamabad Printing Care 7-C, Sajjad Gondal Plaza, G-8 Markaz, Ibd.
	TOTAL AMOUNT RS.		42697763.60		

Annexure II

THE NAME OF PRE-QUALIFIED PRINTING PRESSES FROM WHERE PRINTING MATERIAL GOT PRINTED DURING 1997-98

S.No.	NAME OF PRINTING PRESS
1.	M/s Khyber Inter. Printer, 14-A, Abbot Road, Lahore.
2.	M/s Islamabad Printing Care, 7-C Sajjad Gondal Plaza, G-8 Markaz, Ibd.
3.	M/s Manza Printer, 8-B Khayaban-e-Suharwardy, G-6/1, Islamabad.
4.	M/s Marya Printer, Building # 8, Khayaban-e-Suharwardy, Islamabad.
5.	M/s Paramount Printing Press, Faujdari Road, Hyderabad.
6.	M/s Zahid Bashir Printer, 13/27 Retigan Road, Lahore.
7.	M/s Packaging Inter. Printer, Kitabistan Darbar Market, Lahore.
8.	M/s Sheikh ghulam Ali & Sons, Ashrafia Park, Ferozpur Road, Lahore.
9.	M/s Agha Jee Printer, 12-D Bewal Plaza, Blue Area, Islamabad.

UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES

12. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to refer to the Senate Starred Question No.38

replied on 4th November, 1998 and state:

(a) the details of the comparison between sugar cane crushing mills and provision of suitable sugar cane seeds to farmers with solvent Extraction industrial units and provision of suitable CANOLA SEED to farmers;

(b) the details of the fifty thousand acres under CANOLA cultivation in Balochistan indicating also the sites where CANOLA is being grown; and

(c) the details of the involvement of Balochistan provincial Agricultural Department in CANOLA cultivation?

Mian Abdus Sattar Lalika: (a) Solvent industry does not perform functions as the sugar mills do. However, both industries have one function common, i.e., they procure the farmers' produce at reasonable market rates. Canola seed is provided to farmers by Pakistan Oilseed Development Board (PODB) through its field staff, while improved varieties of sugarcane are provided to the growers by the Sugarcane Research institute of the province in small quantities.

(b) PODB provided 36 tons of seed in Balochistan and targetted at planting of 50,000 acres under canola crop. As a result, a total of 21,300 acres of canola have been sown during Rabi 1998-99 in Balochistan, the details is as under:-

Location	Area (acres)
Jhal Magsi, Nasirabad, Jaffarabad	13,655
Usta Mohammad	675
Dera Alla Yar	2,670
Ghandawa	395
Kalat Division	1,108
Dhadar, Mitheri, Bhag	1,550
Sibi	1,097

	Lasbella		150	

(c) The Agriculture Department of Balochistan was fully involved in Canola Campaign. Planting of Canola crop on 21,300 acres in Balochistan has been achieved through Provicial Agricultural Department in implementing the Canola Campaign. Details of seed distribution by provincial staff and PODB staff and area sown by farmers using their own seed are given below:

Summary of seed distribution during Rabi 1998 in Balochistan

S. No.	Districts	Officer incharge	Seed Distribution	Area sown (acres)
1.	Jhal Magsi, Nasirabad Jaffarabad	Nazar Hussain Khilji (OSB), Agri. Depart., Balocistan	10,070	5,035
2.	Nasirabad, Jaffarabad Usta Mohammad	Rahim Shah (AOB) Agri. Depart., Balochistan	14,340	7,170
3.	Usta Mohammad	Khair Mohammad Sumro, EADA, Usta Mohammad Agri. Depart., Balochistan	1,350	675
4.	Dera Allah Yar	Sami Khoso, Agri. Depart., Balochistan	5,340	2,670
5.	Ghandawa	Shah Zaman (AD, PODB) PODB	790	395
6.	Kalat Division	Khalid Mehmood and Basharat Ali, Agri. Depart. Balochistan	2,215	1,107.5
7.	Sibi	Juma Khan, EADA, Sibi Agri. Depart., Balochistan Saleem Jafar FO, PODB	1,895	947.5

	Total:	36,000	18,000

Summary of area sown by farmers using their own canola seed in different districts during year 1998.

S. No.	Districts	Officer incharge	Area sown (acres)
1.	Sibi	Mr. Dost Muhammad	50
2.	Sibi	Mr. Fiqir Khuda Bakhsh	50
3.	Sibi	Mir Muhammad Chandia	50
4.	Dhadar (Bolan)	Mr. Nasir Shah	50
5.	Dhadar (Bolan)	Mr. Nasarullah Bangalzai	50
6.	Dhadar (Bolan)	Mr. Habibullah & Others	100
7.	Dhadar (Bolan)	Mr. Nawaz Khan	50
8.	Mitheri (Bolan)	Mr. Fazal Raisani	400
9.	Mitheri (Bolan)	Mr. Iqbal Raisani	100
10.	Mitheri (Bolan)	Mr. Asad Raisani	500
11.	Mitheri (Bolan)	Mr. Noor Muhammad	100
12.	Haji Shahar (Bolan)	Mr. Sardar Hashim	100
13.	Bagh (Bolan)	Mr. Fazal Ahmad	100
14.	Jaffarabad	Mr. Khalid Khan Jamali	200
15.	Jaffarabad	Noroz Khan Jamali	100
16.	Jaffarabad	Mr. Hydar Khan Jamali	200
17.	Jaffarabad	Mr. Abdul Nabi Jamali	250
18.	Jaffarabad	Mr. Ghulkam S. Umrani	400
19.	Jaffarabad	Mr. Jumma Khan	100
20.	Jaffarabad	Mr. M. Ibrahim	50
21.	Jaffarabad	Mr. Ajmal Bugti	50

22.	Lasbella	Mr. Mastar Fasal Alahi	50
23.	Lasbella	Mr. Abdul Saleem	50
24.	Lasbella	Mr. Ghulam Hussain	50
25.	Jhal Magsi	Mr. Sohrab Khan Magsi	50
26.	Jhal Magsi	Mr. gohar Khan Magsi	30
27.	Jhal Magsi	Mr. M. Aslam Magsi	20
		Total:	3,300

13. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to refer to the Senate Starred Question No.38 replied on 4th November, 1998 and state:

(a) the details OSTRICH FARMING in Pakistan in the private sector;

(b) the details of the suitable sites in each province of Pakistan for OSTRICH FARMING; and

(c) the details of the economic viability of OSTRICH FARMING in Pakistan?

Mian Abdul Sattar Lalika: (a) The Ostrich Farming has not yet started in Pakistan even in private sector.

(b) Pakistan's climate specially desert areas are quite suitable sites for Ostrich Farming.

(c) The economic viability has not yet been studied in Pakistan.

14. **Mr. Saifullah Khan Paracha:** Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the details of the sites fit for growing TEA and CANOLA in Pakistan indicating also the requirements of agriculture, monthly maximum and minimum temperatures, monthly rainfall or irrigation water and the names of the suitable sites

in the country;

(b) similar information for the sites where TEA and CANOLA are being grown successfully; and

(c) the details of the steps proposed to be taken by the Government to further promote growing of TEA and CANOLA in Pakistan?

Mian Abdul Sattar Lalika: Tea.- Tea requires acidic soils of PH rangig from 4.5 to 6.5 well drained, sandy loan soils are required for the growth of tea plant. Sufficient rain fall is needed for tea plant to grow well. Annual average rainfall should be above 1000 cm (40 inches) with equal distribution throughout the growing season. The average annual temperature ranges between 15-20 C. Small leaved Chinese varieties are hardy and resistant to stress conditions and can with stand low as well as moderately high temperature. Tea can tolerate cold temperature down to -5oC and high temperature up to 35oC. Temperature above these limits restrict the regular growth of the plant. Following sites are suitable for tea cultivation:

Approximately more than 85% prospective tea growing areas is located in Mansehra District% and 5% in Swat and Abbottabad District, respectively. Out of the total area investigated/identified so far, approximately 45% is located in Pakhal Plain, 16% in leomsh/Nidyar valleys and 8% each in Pogarmang, Kunhar and Tarawal valleys in District Mansehra. The remaining 15%. area is located in Central Swat ranging from Alpuri to Behrain.

Canola.- Canola can be successfully grown in all types of soils except saline, waterlogged and sandy soils, it requires temperature from 4 - 30oC rainfall 15 - 40 mm and three irrigation according to the weather conditions during the crop

season. Following sites are suitable for canola cultivations:

Punjab

Attock, Rawalpindi, Chakwal, Jhelum, Sargodha, Faisalabad, Kasur, Sahiwal, Sialkot, Multan, Vehari, Muzaffar Garh, Bahawal Nagar, Bahawalpur, Rahim Yar Khan.

Sindh

Khairpur, Sukhar, Larkana, Hyderabad, Nawab Shah, Sanghar, Dadu.

NWFP

Mardan, Dir, St, D. I. Khan and Bajor Agency.

Balochistan

Nasirabad, Jafarabad, Jhal Magsi, Dera Murad Jamali.

Agricultural requirements for canola cultivation are as under:-

Soil.- Canola can be grown on about every type of soil except very sandy soils. However, heavy loany soils are most suitable for its cultivation.

Irrigation. - Generally canola requires 3-4 irrigations, specially at the time of pod formation. However, in high rainfall it can also be grown successfully.

Temperature. - Since canola is cold crop, therefore, requires low temperatures for growth and development i.e. from 3 - 40 ^{o} C. Optimum temperature for its growth is, however, 25 - 30 o C.

(b) Presently Tea and Canola are being grown in the best suitable areas in Pakistan as given below:-

Tea

PARC has established National Tea Research Institute with the technical assistance of the Chinese tea experts on 50 acres of land at village Shinkiari District

Mansehra, (NWFP) in 1985. Approximately 30 acres area is under tea plantation and 15 acres tea nursery. Tea plantation on 20 acres has also been established on farmers fields within 50 km randius from the station. PARC has also established a small Experimental Tea Garden at village Davely. The tea gardens are growing well and the green leaves are being plucked by the growers and are sold to NTRI, Shinkiari for processing into green tea.

Canola

Rainfed Canola is being grown successfully in the District of Attock, Chakwal and Rawalpindi. For irrigated Canola cultivation Gujranwala, Gujrat, Sialkot, Faisalabad, Sargodha, Mardan, Swat, Dadu and Dera Murad Jamali are most suitable areas.

(c) Details of steps proposed to promote Tea and Canola are:

Tea

The Government has approved tea development project with a total cost of Rs.60 million and has allocated Rs.5 million for 1998-99. The raising of nursery plants at NTRI and their transplantation at farmer's fields has already commenced. Then a pilot black tea processing unit will be installed at NTRI, Shinkiari having capacity of processing 1000 kgs of black tea per day. The raw material (green leaf) will be purchased from the tea growers through a buy-back agreement. This will attract the other farmers to go for tea plantation in the area. PARC is subsidizing 60% of the total cost of tea cultivation. This will pave the way towards commercial tea plantation in the country.

Canola

- Collaboration with solvent extraction industry and private seed companies for promotion of oilseed crops. Solvent extraction industry has guaranteed

minimum procurement price of Rs.650 per 40 Kgs for canola and sunflower produce of farmers.

- Involvement of provincial agriculture departments and other related organizations in oilseed promotional programmes.

- Canola inter-cropping in cotton and September - planted sugarcane has been introduced as a profitable proposition to growers.

- Replacement of at least 75% of the existing acreage of traditional sarson with canola.

- Guaranteed procurement at appropriate prices. Solvent extraction industry, the consumers of farmers produce, are being involved through public-private compacts in canola development.

- Development of indigenous seed production systems for hybrid and self-pollinated canola seed.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔جناب محمد حسین واجہ صاحب گزشتہ اجلاس کے دوران مورخہ 6 سے 10 نومبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے ۔اس لئے ان تاریخوں کے لئے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ قاسم شاہ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر 15 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جناب احسان الحق پراچہ صاحب ملک سے باہر ہیں' اس لئے انہوں

نے حالیہ مکمل اجلاس کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ فاروق احمد خان صاحب موسم کی خرابی کے باعث اسلام آباد نہیں پہنچ سکے اس لئے انہوں نے ایوان سے مورخہ 16 دسمبر کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین ۔ جاوید ہاشمی صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے کی وجہ سے مورخہ 17\18 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے ۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب نے بھی اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کراچی میں ہیں اس لئے 17\18 دسمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں سکیں گے۔ جی جناب اعتزاز صاحب۔

POINT OF ORDER

Re: Prime Minister's statement for the tax recoveries even through raids even handedly.

جناب اعتزاز احسن ۔ جناب چیئرمین! میں بالکل مختصراً ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں' صرف مختصراً ۔ ویسے تو آج معاملات بہت سارے ہیں لیکن ہم چاہتے یہ ہیں کہ وزیر اعظم کے امریکہ کے دورے پر زیادہ سے زیادہ بات ہو سکے ،میں بھی مختصراً اس لئے عرض کروں گا ایک دو اور ایشوز اور بھی ہیں ' ویسے تو آج چونکہ ایک نیا حملہ عراق پر ہوا ہے بڑی اہم بات ہے مگر ہم چاہتے ہیں کہ Focussed رہے یہ اجلاس ،ان کی اہمیت' ان واقعات کی ہم کم نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن صرف ایک بات آج میں کچھ ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں اس سے زیادہ نہیں کہ وزیراعظم نے فرمایا ہے اور ان کے اپنے الفاظ ہیں مختلف اخبارات میں "کہ ٹیکس وصولی کے لئے دس چھاپے بھی مارنے پڑے تو ماریں گے ٹیکس چوروں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا 'اس کی زد میں کوئی ادارہ بھی آ جائے کوئی ادارہ یاشخص مقدس گائے نہیں ،ٹیکس چھپانے والوں کے خلاف کارروائی

ہو گی"۔ یہی ایک دوسرے اخبار میں ہے کہ کوئی مقدس گائے نہیں سب کو ٹیکس دینا ہو گا۔ اس میں، میں نے صرف اس ٹیکس کو اپنایا ہے، اس Raid کو جو جنگ گروپ پر ہوا اس کو جناب سینیٹر سیف الرحمان صاحب کے بیانات کے مطابق انہوں نے اپنایا ہے وہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ بار بار Raid ہو سکتا ہے۔ میرے پاس اور کچھ کاپیاں آ رہی ہیں میں باقی ممبران کو آج دوں گا لیکن ابھی میں ریکارڈ پر یہ رکھنا چاہتا ہوں جناب وزیراعظم کی اپنی جو statement ہے Nomination form حلقہ نمبر NA-12 ان کے اپنے دستخطوں سے انہوں نے assessment دی ہے 1994-95 میں کوئی انکم ٹیکس نہیں دیا ہے "صفر" 1995-96 میں جناب وزیراعظم نے اور ان کے اپنے دستخط اس پر موجود ہیں آپ نے 477 روپے انکم ٹیکس دیا ہے۔ اور 1996-97 کے انکم ٹیکس assesment year میں محترم وزیراعظم نے پھر صفر انکم ٹیکس ادا کیا ہے۔ یہ ان کے اپنے دستخط ہیں۔ میں یہ ریکارڈ پر بھی رکھنا چاہتا ہوں اور میں یہ توقع کرتا ہوں کہ وزیراعظم کے اپنے بیان کے تحت ، اپنے عندیے کے تحت اور خود احتساب بیورو کے چیئرمین کے بیان کے ذریعے جو انہوں نے کہا ہے، یقیناً میں توقع کرتا ہوں کہ وزیراعظم کے اپنے premises پر ، ان کے دفاتر پر بھی اسی طرح ایف آئی اے جائے گی ، چھاپا مارے گی اور ایکشن لے گی اور ایک آدھ روز میں شاید کل ہی جائے۔ میں اس کے علاوہ وزیراعظم کے خاندان اور جناب چیف منسٹر شہباز شریف کے خاندان اور شریف گروپ کے تمام دیگر اشخاص ، جتنے محترم لوگ ہیں ، افراد ہیں۔ انہوں نے کتنا انکم ٹیکس گزشتہ چند سالوں میں ادا کیا ہے ، اس کی تفصیل بھی پیش کروں گا۔ وہ آئندہ کے لئے ہو گی۔ آج میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ جی اس جانب سے anyone who would like to respond to this. جی مشاہد حسین صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ صفدر عباسی صاحب پلیز، دیکھیں بات سن لی جائے۔

Mr. Mushahid Hussain Sayed: In fact, the Prime Minister and his family have been tax payer for a very long time. They are paying all these taxes and it was the Prime Minister himself who announced during his national

agenda speech of 11th June that there were certain dues outstanding against his family and that he would like to settle those dues with the banks. So, he has himself offered for that. Unlike Zardaris and Legharis, the Sharifs have already paid their taxes consistently. As far as the specifics of what Chaudhry Sahib has said, I will certainly check up on that and get the details from the Prime Minister's family.

Mr. Chairman: Yes, Raza Rabbani Sahib.

Mian Raza Rabbani: Sir, only one point. The assets on which the honourable Minister has spoken, it is a matter of record that that Committee set up in the Lahore High Court has made an application to the Bench that till date the Prime Minister has not handed over those assets to that Committee to scrutinise.

Re: Recent American aggression against Iraq.

جناب چیئرمین۔ او کے جی ۔ اب مولانا فضل محمد صاحب ۔ آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! جی پوائنٹ آف آرڈر پر ۔ امریکہ نے عراق پر حملہ کیا ہے ' اس حوالے سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیں ۔

حافظ فضل محمد۔ جناب عالی ! ہم ہمیشہ کہا کرتے تھے اور پاکستان کے اہل اقتدار کو ' عالم اسلام کے حکمرانوں کو ہمیشہ یہ بتاتے چلے آ رہے تھے کہ یہود اور ہنود ' نصاریٰ ' امریکہ اور برطانیہ اور انڈیا یہ ہمیشہ عالم اسلام کے اسلامیت کے نکتے کی بنیاد پر بدترین ' ازلی ' ابدی دشمن ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ ان کو یہ جرات ہمارے ہی ڈرپوک ' بزدل ' اغیار کے ایجنٹ حکمرانوں

نے فراہم کر دی ۔ اگر عالم اسلام کے حکمرانوں کے اندر اسلامی حمیت اور غیرت ہوتی تو کبھی بھی امریکہ بزدل یا برطانیہ اس قسم کی جرات نہیں کر سکتا تھا۔

جناب عالیٰ! یہ ایک عالمی المیہ ہے ۔ پورے عالم اسلام کو ایک چیلنج ہے ۔ 1990 میں جب عراق پر حملہ ہوا تھا ہم اس وقت عراق کو بھی اس کے ذمہ دار ٹھہراتے تھے کہ عراق نے بھی غلط کام کر کے ایک مسلمان مملکت پر قبضہ کیا تھا ، پھر بھی اس وقت امریکہ کے لئے کوئی جواز نہیں تھا کہ وہ اتنی دور سے آ کر مسلمان ممالک کے درمیان تھانے دار بن گیا لیکن آج رات کو جو حملہ ہوا ہے ، پوری دنیا کو پتا ہے ، ہم سب کو پتا ہے کہ یہ خالصتاً دہشت گردی ، خالصتاً بدمعاشی ، خالصتاً غنڈہ گردی ہے اور عراق کا کوئی قصور بھی نہیں ہے۔ اور ان کے گھر کی بھی تلاشی لی ، ان کے ایوان صدر کی بھی تلاشی لی ، جو جو مقام وہ چاہتے تھے اس کی انہوں نے تلاشی لی اس کے باوجود وہ بھیڑیے والے بہانے بنا لیتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں سے کچھ نکال لیتے ہیں۔ تو اگر وہ خود حل نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں۔ وہ خود ہی یہ نہیں چاہتا کہ یہ مسئلہ حل ہو ۔ فلسطین نے اپنے آئین سے اسرائیل کے وجود کے خلاف جو ایک دفعہ درج تھی اسے نکلوا دیا ، یہی بین الاقوامی منافق کلنٹن جب آیا تھا لیکن اس کے جانے سے پہلے ہی اسرائیل نے اعلان کر دیا کہ میں اس علاقے کو خالی نہیں کرنا چاہتا ہوں جو میں نے ان سے معاہدہ کیا تھا۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے ، یہ عالمِ اسلام کے لئے ایک چیلنج ہے ۔

جناب عالی ! ہم یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کی حکومت جو کہ خودی کے اعلانات کرتی چلی آ رہی ہے اور کچھ علامہ اقبال کے فلسفے کی داعی بھی ہے ، اسلام کی داعی بھی ہے ، ہماری اپنی اس گورنمنٹ سے گزارش ہے کہ وہ اسلامی حمیت ، اسلامی برادری ، اسلامی رواداری اور اسلامی اخوت کی بنیاد پر فوری طور پر اس بدمعاش کے لئے عملی اقدامات کرے ، آج ہمارے پاس فوج بھی ہے ، ایٹم بم بھی ہے ، قوت بھی ہے ، نوجوان بھی ہیں ، مجاہد بھی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ امریکہ وہاں سے آ کر ہمارے گھروں کے اندر عالم اسلام کے وسط میں ، ایک اسلامی ملک میں اس قسم کی دہشت گردی اور بربریت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ جناب عالی ! ہمارے حکمران وہاں جا کر ہاتھ جوڑتے ہیں ، ان کے لئے تھانے بن کر ایک پولیس کا کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ وہاں سے بدمعاشی کرتے ہیں ، دھمکیاں دیتے ہیں کہ فلاں میرا مجرم ہے میرے حوالے کر دو ، اسامہ میرا مجرم ہے میرے حوالے کردو ، ایمل کانسی میرا مجرم ہے میرے حوالے کر دو ۔ ہمارے حکمرانوں نے اس قسم کی

جرات ان کو دلائی اور اس جرات دلانے میں ہمارے حکمران باقاعدہ ملوث ہیں۔

جناب اگر ہم ایمل کانسی کو ان کے حوالے نہ کرتے، رمزی یوسف کو ان کے حوالے نہ کرتے، ہمارے عالم اسلام کے حکمران اگر ان کی کاسہ لیسی نہ کرتے، ان کے در پر جا کر ان کے سامنے سجدہ ریز نہ ہوتے تو آج امریکہ کو یہ جرات کبھی نہ ہوتی، ایک یہودی کا، ایک نصاریٰ کا ایک مسلمان پر حملہ کرنا ایک بہت بڑا تاریخی واقعہ ہے کہ ایک یہودی کو، ایک نصاریٰ کو اتنی جرات ہو کہ مسلمان پر حملہ کرے۔ مسلمان تو وہ ہیں جنہوں نے پوری دنیا کو سبق سکھایا، پوری دنیا کو معاشرت سکھائی، تہذیب سکھائی، قواعد و ضوابط سکھائے، انسانیت سکھائی آج وہ عالمی زنا کار ہمارے ایک عالم اسلام کے مرکز پر حملہ کر رہا ہے۔ یہ پورے عالم اسلام کے لئے ایک چیلنج ہے، ایک شرم کی بات ہے، غیرت کی بات ہے۔

ہمارے حکمران اگر واقعی اسلام کے دعوے دار ہیں، واقعی اگر اسلام کی خودی کے پاسبان ہیں تو آج ہی امریکہ کے خلاف فوری طور پر جہاد کا اعلان کر دیں، پھر آپ دیکھیں گے کہ امریکہ کا کیا حشر ہوگا۔ اس کا بھی وہی حشر ہو گا جو اس کے باپ کا ہوا، جو روس کا ہوا۔ روس جس نے افغانستان، ایک انتہائی مفلوک الحال، ایک غریب، ایک انتہائی پسماندہ ملک پر حملہ کیا اس کا حشر کیا ہوا۔ مسلمان کے اندر اگر ایمان ہو، ہمت ہو، غیرت ہو، جرات ہو تو یقیناً دنیا کے کسی بھی ایٹم بم سے مسلمان نہ ختم ہو سکتے ہیں، نہ شکست کھا سکتے ہیں، نہ دب سکتے ہیں، نہ ڈر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے عالم اسلام کے جو حکمران ہیں یہ اغیار کے پٹھو ہیں، یہ ان کے ایجنٹ ہیں، یہ ان کے کاسہ لیس ہیں، یہ ان کے تنخواہ خور ہیں، یہ ان کے در کے غلام ہیں، عالم اسلام کے جتنے مصائب ہیں، جتنی مشکلات ہیں، جتنی تکالیف ہیں ان کے بنیادی اسباب، ان کی بنیادی وجوہ عالم اسلام کے حکمران ہیں۔ وہ نام نہاد لیڈر ہیں جو دوسروں کا کھاتے ہیں اور اپنوں پر حکمرانی کرتے ہیں، ہمارے خون پسینہ سے وہ یہاں لال سرخ ہوتے ہیں لیکن جب کام کرتے ہیں تو دوسروں کے لئے کرتے ہیں۔ یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔

خدا کی قسم ہمارا دل جلتا ہے کہ عالم اسلام کو اس طرح سے مذاق بنایا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس وقت فرمایا تھا کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ عالم کفر ایک دوسرے کو بلائیں گے کہ آؤ، جیسے لوگ ایک دوسرے کو کھانے پر بلاتے ہیں تو ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ہم کم ہوں گے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں، کم نہیں ہوں

گے تم لوگ ڈر پوک ہو گے۔ تم لوگ بزدل ہو گے۔ تم لوگ دنیا پرست ہو گے۔ تم دنیا کے بندے ہو گے۔ دنیا کے پجاری بنو گے۔ ہمت اور غیرت تمہارے اندر سے چھینی جائے گی۔

جناب چیئرمین: یہ پوائنٹ آف آرڈر تو بہت لمبا ہو گیا ہے۔

حافظ فضل محمد: جناب چیئرمین! یہ معمولی واقعہ نہیں ہے۔ وہاں عراق کے غریب عوام، وہاں بچارے بچے ، وہاں کی عورتیں ، ہماری بہنیں، ہماری مائیں اور ہمارے بچے وہاں آج خون میں لت پت ہیں۔ امریکی بدمعاشوں کی گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔ ہم ۱۰ منٹ بولیں تو پھر وقت ضائع ہو رہا ہے۔ جناب عراق کا کیا حشر ہوگا۔ یہ ۱۰ سال سے ان پر پابندیاں ہیں۔ روزانہ درجنوں کے حساب سے وہاں کے لوگ فاقے سے مر رہے ہیں۔ وہاں قبرستان بن رہے ہیں۔ وہاں پر لوگ فاقہ کشی کی وجہ سے کس بد حالی میں مبتلا ہیں۔ آج جائیں ان کے ہسپتالوں کو دیکھیں۔ ان کی گلیوں اور کوچوں کی حالات کو دیکھیں۔ پوری دنیا میں کسی بھی حکمران نے فقط آواز تک نہیں اٹھائی۔ امریکی بدمعاش کو کسی نے کہا تک بھی نہیں کہ بھئی تم ایک مسلمان ملک میں اتنی بدمعاشی کیوں کرتے ہو ۔ لیکن اگر ایک عیسائی کو یہاں قانون کے تحت سزا ہوتی ہے تو ہمارے حکمران یہاں ان کو عدالت سے رہا کرا کے بیرون ممالک میں تحفے کے طور پر رہنے کے لئے فلیٹ بھی پیش کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ جناب یہ آپ کا عیسائی ہے۔ اس کو ہم کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ وہاں عالم اسلام کی یہ حالت ہے کہ عالم اسلام کا کوئی بھی حکمران لیڈر یہاں تک نہیں کہہ سکتا ہے کہ تم اتنی بدمعاشی کیوں کرتے ہو۔ کیا عراق میں انسانی حقوق پامال نہیں ہو رہے ہیں۔ انسانی حقوق کو پامال کرنے والا یہی بدترین بدمعاش امریکہ ہے۔

جناب چیئرمین: حافظ صاحب، میرا خیال ہے کافی ہو گیا ہے۔

حافظ فضل محمد: جناب میں کیا کہوں۔ آپ کے پاس وقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: نہیں، اس کو کسی طریقہ سے لائیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر آپ نے بات کر لی ہے۔

حافظ فضل محمد: ۳ دن سے پوائنٹ آف آرڈر پر ہی تو آپ اجلاس چلا رہے ہیں۔ کبھی قاعدے کے مطابق آپ نے اجلاس چلایا ہے۔ کل ایجنڈے پر کوئی بات ہوئی ہے۔ اگر عراق کی بات ہے تو پھر قواعد ہیں۔ شکریہ آپ کا۔

جناب چیئرمین : جی وزیر خارجہ صاحب، آپ اس پر کچھ کہنا چاہیں گے۔ خٹک صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: نہیں میں اس پر نہیں۔

جناب چیئرمین : میرا خیال ہے اس پر پہلے ان کا بیان لے لیں۔ پھر آپ کر لیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک : میری تجویز یہ ہے کہ یہ ایک سادہ واقعہ نہیں ہے۔ آپ نے جو کچھ کہا صحیح ہے۔ اس پر مفصل بحث ہونی چاہیئے جس کے لئے وقت ہو تا کہ ہم سب اس پر بولیں۔ حکومت بھی بولے تا کہ واضح ہو جائے کہ کیا صورتحال ہے۔

جناب چیئرمین : راجہ صاحب بیٹھیں ہیں۔ ان کے ساتھ طے کریں۔

حاجی عبدالرحمٰن: یہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس پر سب سے پہلے آج بولنا چاہیئے۔ تمام کارروائی کو روک کر سب سے پہلے اس پر بات کرنی چاہیئے۔

جناب چیئرمین : آج already ایک طے شدہ ایجنڈہ ہے۔

حاجی عبدالرحمٰن: یہ سب سے اہم واقعہ ہے۔

جناب چیئرمین: میری تجویز یہ ہوگی کہ جو طے شدہ ایجنڈہ ہے اس کے مطابق چلیں۔

حاجی عبدالرحمٰن: اس سے اہم واقعہ اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔ باقی چیزیں ہماری internal ہیں۔

جناب چیئرمین: خٹک صاحب نے صحیح فرمایا ہے۔ اس کی آپ راجہ صاحب سے بات کر لیں۔ بیٹھ کر طے کر لیں جب آپ کہیں گے میں لے آؤں گا۔ کل آ سکتا ہے۔ آپ آپس میں بات کر لیں۔

حاجی عبدالرحمٰن: آج اگر آپ نے چھوڑ دیا تو پھر کل نہیں ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین : کل ہو سکتا ہے۔ آج طے شدہ بات ہے۔ خصوصاً آپ کو راجہ صاحب سے بات کرنی چاہیئے تا کہ کسی طریقہ کے مطابق کام چلے۔

حاجی عبدالرحمٰن: کل جس طرح چل رہا تھا۔ آج بھی اس طرح چلائیں۔ جس طرح باقی مسائل پر بات ہوتی ہے۔ اسی طرح اس پر بھی بحث کریں۔

جناب چیئرمین: آج جو طے شدہ ایجنڈہ ہے اس پر چلیں۔ خٹک صاحب، راجہ صاحب، مولانا صاحب اور اعتزاز صاحب بیٹھ کر طے کرلیں۔ آج بیٹھ جائیں، ابھی بیٹھ جائیں، ابھی طے کرلیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا لیکن میرے خیال میں بات کر دی گئی ہے۔ جی خٹک صاحب۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس پر آپ نے روشنی ڈالی۔ اس پر مفصل بحث ہونی چاہئیے اور اس تھوڑے وقت میں، میں سمجھتا ہوں کہ اس پر مفصل بحث نہیں ہوسکتی ہے۔ آج اگر چاہیں تو شام تک نہیں آدھی رات تک ہم بیٹھنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین: شام والی بات شاید ممکن نہ ہو اس طرح کرلیں اعتزاز صاحب، آپ، راجہ صاحب سے بات کر کے کل کا کوئی ٹائم فکس کرلیں۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن: ابھی پاکستان کے امریکہ کے ساتھ تعلقات جو ہیں ان پر بحث کرلیں بالخصوص وزیراعظم صاحب کے دورے کے حوالےسے اور بالعموم جو یہاں معزز اراکین اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں، عراق کے حملے کے حوالےسے۔ پاکستان کے تعلقات امریکہ سے، بے شک اس پر بحث کرلیں۔ ہم سمجھتے ہیں ابھی پاکستان کے اپنے مسائل اور پاکستان کے اپنے حوالے سے امریکہ کے ساتھ ہماری جو بات چیت ہوئی ہے، جو معاملات طے ہوئے ہیں، یا طے نہیں ہوئے ان پر نہ صرف اس ہاؤس میں بحث لازم ہے بلکہ وزراء کی جانب سے، کیونکہ وزراء معاملات کے بارے میں کوئی بات نہیں کرتے، بیٹھے ہی رہتے ہیں۔ میں نے تو پہلے ہی عرض کیا تھا کہ کابینہ، نابینا ہوگئی ہے بالکل ہی۔ یہ بیٹھے رہتے ہیں لیکن ہم چاہتے ہیں دو ٹوک باتیں۔ اس میں جب وہ بحث ہوگی تو یقیناً ہمارے دوست بلیدی صاحب، حاجی صاحب حصہ لیں گے۔ یہ معاملہ بہت اہم اس پر اور بھی دوست بحث کر سکتے ہیں۔ امریکہ کے ساتھ جو پاکستان کے تعلقات اور جتنی سطح پر ہیں اور دیگر اسلامی ممالک کے متعلق جو ہمیں تشویش ہے اور امریکہ و مغربی دنیا کا جو رویہ ہے وہ سب اس میں بحث آسکتی ہے۔ کچھ ہم لوگ یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ نے

امریکہ کے ساتھ کیا معاملات طے کئے ہیں یہ بہت اہم ہے ہمارے لئے اس پر بات کریں ۔ تو میرے خیال میں یہ بحث جب شروع ہوتی ہے تو یقیناً وہ صاحب اور اصحاب جو اس پر تشویش رکھتے ہیں اور سب رکھتے ہیں تو اس پر بھی بحث اس میں کی جاسکتی ہے۔

جناب چیئرمین : جی مولانا صاحب۔

حافظ فضل محمد : جناب چیئرمین، یہ واقعتاً ہر ایک اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہے کہ کل جو بات ہوئی وہ کیا تھی ، ہمیں تو قطعاً اس پر اعتراض نہیں ہے، ہم خاموش بیٹھے رہے۔ صرف اتنا سا لیٹر آیا تھا پورا دن یہ ایوان اس پر بحث کرتا رہا ۔ امریکہ کا جو حملہ ہے عراق پر اس کی اہمیت پوری دنیا جانتی ہے ۔ اگر ہم اس کو آج ہی ہضم کر دیں گے اس کی اہمیت ختم ہو جائے گی پھر اس کا ایجنڈے پر لانا، یا بات کرنا اس کا کیا فائدہ ہو گا۔

جناب چیئرمین : دیکھیں، پھر اس طرح کر لیں، مجھے اس بات سے اتفاق ہے کہ یہ بہت اہم واقعہ ہے ۔ پاکستان کے لئے اور عالم اسلام کے لئے اس کے لئے آپ بیٹھ جائیں، اعتزاز صاحب ہیں، خٹک صاحب ہیں، راجہ صاحب سے بیٹھ کر کوئی بات طے کر لیں، جو بھی طے کریں۔ اگر آپ آج طے کرتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

مولانا فضل محمد : وہ جواب دے چکے ہیں، اعتزاز صاحب فرماتے ہیں کہ وہ معاملہ بہت اہم ہے۔

جناب چیئرمین : وہ نہ کریں۔ دیکھیں جی ان کے خیال میں وہ اہم ہے، آپ کے خیال میں یہ اہم ہے لیکن دونوں کا طے کر لیں ۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ اگر آپ یہ فیصلہ کر لیں کہ آج کرنا ہے تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ ایک بات طے ہوئی ہے بیٹھ کر کہ آج یہ بات کرنی ہے تو وہ بات کرنے دیں۔

مولانا فضل محمد : آپ یہ نہ سوچیں کہ مجھے تقریر کا زیادہ شوق ہے، ہمارے لئے تقریر کے اور میدان بھی ہیں ۔

جناب چیئرمین : کیوں جی اعتزاز صاحب اس طرح ہو سکتا ہے ۔ کل رکھ لیتے ہیں۔ کل ٹھیک ہے۔

مولانا فضل محمد : کل کے لئے ہم تیار نہیں ہیں جناب۔ اگر آپ جواب دیں گے ---

جناب چیئرمین : دیکھیں ناں! میں اس معاملے پر چاہتا ہوں کہ جو آپ آپس میں فیصلہ کریں۔ آپ خٹک صاحب سے بات کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : خٹک صاحب اگر آپ پانچ منٹ بات کر کے کچھ طے کر لیں ۔ in the meantime کوئی طے کرلیں۔ اس کو کیا کرنا ہے، کس طرح کرنا ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن: کر لیتے ہیں۔ کر لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: یہ معاملہ اعتزاز صاحب، خٹک صاحب ، مولانا صاحب سے بیٹھ کر طے کرلیں۔ جی فرمائیے آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد اسمٰعیل بلیدی: آپ اس مسئلے کو متنازعہ نہ بنائیں ابھی start کریں ایک گھنٹے کے لئے پھر بعد میں جو خارجہ پالیسی ہے اس پر بحث کریں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ایک گھنٹہ آپ چاہ رہے ہیں۔

جناب محمد اسمٰعیل بلیدی : جی ایک گھنٹہ۔ بس ایک گھنٹہ کافی ہے۔

جناب چیئرمین: اعتزاز صاحب offer ہے کہ ایک گھنٹہ صرف اس پر بحث کے لئے چاہیئے۔ جی ذکی صاحب۔

جناب محمد اکرم ذکی: شکریہ جناب چیئرمین، کوئی مشکل تو نہیں ہونی چاہیئے آج کے ایجنڈے میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اوپر بحث کرنا بھی شامل ہے ۔ اور وزیراعظم کا دورہ اور یہ مسئلہ اس ایجنڈے کے مطابق بھی discuss کیا جا سکتا ہے بجائے اس کے کہ ہم سارے ایجنڈے کو پرے رکھ کر پھر اس کے اوپر خاص بحث کریں۔ تو جیسا کہ اعتزاز احسن صاحب نے فرمایا میری تجویز یہ ہے کہ ایجنڈے کی جو آئٹم 4 ہے

Mr. Chairman: No, Zaki Sahib, actually this agenda is not the agenda today. Today, the agreed agenda was that we will discuss the visit of the Prime Minister to America.

اس پر ہمارا فیصلہ ہو گیا تھا کہ یہ کرنا ہے۔

جناب محمد اکرم ذکی : جی وہ پرائم منسٹر کا visit ہماری خارجہ پالیسی کا حصہ ہے۔

جناب چیئرمین : ۴۵ اس کے بعد بولا تھا۔ subject to certain conditions جو میں نے آپ سے discuss کرنی ہیں۔ لیکن فی الحال تو یہ مسئلہ تھا۔ لیکن اگر آپس میں اس پر کوئی بات چیت ہوجاتی ہے تو As I said I will go by whatever you decide. یہ جو اجلاس تھا requisition کا ہوا تھا اس پر جو agreement ہوا تھا تو I would like to go by that

جناب محمد اکرم ذکی : پرائم منسٹر کا visit بھی تو خارجہ پالیسی کا حصہ ہے۔ اور یہ جو واقعہ ہوا ہے یہ بھی خارجہ پالیسی کے نقطہ نظر سے ہے۔

جناب چیئرمین : ٹھیک ہے it is a suggestion which can be taken into account جی عاقل شاہ صاحب۔

سید عاقل شاہ : امریکہ کا عراق کے اوپر جو حملہ ہے یہ اتنا اہم واقعہ ہے اس کے اوپر سب لوگ بولنا چاہیں گے۔ آج ٹائم کم ہے تو اس اہم واقعہ کو کل آپ لے لیں۔

جناب چیئرمین : جی میں تو کہہ رہا ہوں، لیکن ابھی بات ہو رہی ہے شاید کوئی نتیجہ نکل آئے۔ let us hope۔ میرا خیال ہے کہ اعتزاز احسن صاحب اپنی وکالت کی کوشش کر رہے ہیں شاید کامیاب ہو جائیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین : مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے I have no objection. frankly this is something کیونکہ پہلی چیز بھی by consensus ہوئی تھی اگر آج یہ کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(Pause)

Mr. Chairman: In fact, If you agree, I can adjourn for ten minutes so that you decide.

(interruption)

جناب چیئرمین : پہلے موجودہ چیز نہیں آرہی آپ ایک نئی چیز شروع کر رہے ہیں۔ جی جناب اعتراز احسن صاحب' کیا فیصلہ ہوا ہے۔ جی راجہ صاحب سے بھی بات کر لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اعتراز صاحب ۔

چوہدری اعتراز احسن۔ جناب چیئرمین! یہ تھوڑا سا extended Session ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ آج کا extended کرنا ہے۔

چوہدری اعتراز احسن۔ آج کی sitting' آج کی جو sitting ہے یہ نماز کے بعد بھی رکھنا چاہ رہے ہیں اور اس میں پہلا آدھا گھنٹہ عراق پر حملے پر Adjournment Motion کا جس طرح ہوتا ہے' وہ آدھا گھنٹہ اس پر' باقی پھر دوسرے matter پر۔

جناب چیئرمین۔ یہ Adjounrment Motion discuss ہو گا۔

چوہدری اعتراز احسن۔ اب Adjournment Motion پر وہ آدھا گھنٹہ--------

جناب چیئرمین۔ چلیں Adjournment Motion دے دیں' بنا دیں جی۔

Mian Raza Rabbani: Sir, no break for Namaz. They agreed to that.

جناب چیئرمین۔ یعنی آج نماز چھوڑنے کو تیار ہو گئے ہیں۔ بہرحال وہ چھوڑ سکتے ہیں۔ میں اور آپ تو نہیں چھوڑ سکتے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب بیچ میں پڑھ آئیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ہم تو فرض سمجھتے ہیں۔ رضا صاحب آپ تو اپنے فرائض نہیں چھوڑ سکتے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب بیچ میں پڑھ کے آئیں گے۔

جناب چیئرمین۔ مجھے پتا ہے آپ نماز نہیں چھوڑتے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب بیچ میں پڑھ کے آئیں گے۔

جناب چیئرمین۔ چلیں آپ قضا پڑھ لیں۔

میاں رضا ربانی۔ قضا پڑھ لیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ابھی ابھی رضا صاحب عمرہ کر کے آئے ہیں تو زیادہ ---------- So, we start on the Iraq situation۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جی عراق situation پر۔ اگر کوئی پہلے point of order ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی خٹک صاحب کا کیا point of order ہے۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین! ہدایت ہوئی تھی کہ--- جیسے مولانا نے کہا بہت اہم مسئلہ ہے اور سب کے جذبات اور احساسات اس سے مجروح ہوئے ہیں۔ ہم سب اس پر ، جس انداز میں یہ بات رکھی، اس بات پر ہم بولنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے ہم نے کہا کہ اس کے لئے وقت نکالیں اور اس پر بحث کریں تاکہ سب بات کریں، ہماری تجویز یہ تھی۔ اب بھی اس پرمصر ہیں، آپ اور یہ ہاؤس راضی ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن وہ بات تشنہ رہے گی۔

جناب چیئرمین۔ پھر بتائیں ناں کیا کریں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ اگر آپ اجازت دیں کہ اس کو جیسے کہا گیا کہ اس پر بحث ہو جائے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس طرح سے میں ایک point of order پر بولوں گا۔ اگر اجازت دیں اور کوئی تکلیف نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔ اسی مسئلے پر، عراق کے مسئلہ پہ۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ نہیں، نہیں، کسی اور مسئلے پہ۔

جناب چیئرمین- جی فرمائیں- جی فرمائیے کیا کرنا ہے- خٹک صاحب پہلے آپ بات کریں گے- کس طرح ' piont of order فرمائیے' اگر صبح کرنا ہے- کیوں جی پہلے وہ کرنا ہے؟ جی کیا فیصلہ ہوا جی- O.K جی Adjournment Motion مجھے دے دیں' O.K دے دیں جی in the mean time پہلے کون بات کرے گا اس پر who will start on this

جناب حبیب جالب بلوچ، جناب میں شروع کر دیتا ہوں جی-

جناب چیئرمین: آپ شروع کریں گے - چلیں آپ شروع کردیں - کیوں مولانا صاحب آپ نے بات کرلی کہ مزید کچھ کہنا ہے - ٹھیک ہے جی چلیں شروع کریں حبیب جالب بلوچ صاحب-

So, this will now be a discussion on the Adjournment Motion . The Adjournment Motion is that this House do adjourn to discuss the situation arising out of the American attack on Iraq. So, I take it and there is no objection from the government side, so we will start discussion on it

جی فرمائیے جی حبیب جالب بلوچ صاحب - جی پانچ پانچ منٹ بولنا ہے اگر آدھا گھنٹہ اس کے لئے ہے تو پانچ منٹ کی جگہ کیا ہو گا- جی-

ADJOURNMENT MOTION

Re: Recent American attacks on Iraq.

جناب حبیب جالب بلوچ: شکریہ Mr. Chairman میں سب سے پہلے خراج تحسین پیش کرتا ہوں سینیٹر برادری کو جنہوں نے اس اہم مسئلے کو recent US attack on Iraq جیسے اہم مسئلے کو Adjournment Motion کے طور پر پیش کیا اور یہ ہاؤس اس پر بحث کر رہا ہے- جناب سب سے پہلی بات یہ ہے کہ ہم تاریخی background کے حوالے سے دیکھیں کہ US کے اس خطے میں خصوصاً خلیج فارس اور Arabian Gulf میں interest کیا رہا ہے اور ان interest کو عملی جامعہ پہنانے کے لئے انہوں نے تاریخی طور پر کیا کچھ نہیں کیا ہے - یہ بات بعید از قیاس نہیں اور کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ Americans نے کوئی چھ سو کے قریب اڈے ان علاقوں

میں بحرہ عرب خلیج فارس میں شروع سے قائم کر رکھے ہیں۔ اسی طرح ایران کے انقلاب سے قبل بھی وہاں پر نہ صرف امریکن اڈہ تھا بلکہ پاکستان کو بھی ایک spring boat کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا اور یہی وجہ تھی پاکستان CEATO اور SENTO کا ممبر بنا اور انہوں نے کافی services سرانجام دیں in favour of US imperialism اس کے بعد recently آبنائے ارمز کے عراقی تبدیلی کے بعد یا عراقی role کے بعد یا اسی طرح ایران میں جو تبدیلی آئی اس کے بعد جب Americans کو یہ پتہ چلا کہ کہیں ایسا نہ ہو کسی وقت آبنائے ارمز پر وہ Oil جو 40% oil ہے جو European countries کو جاتا ہے اس oil پر کہیں پابندی نہ لگ جائے وہ بند نہ ہو جائے۔ انہوں نے ایک تو یہ کیا کہ Central Asian ممالک سے انہوں نے نئے رابطے وغیرہ شروع کئے اپنے strategical changes لائے International policy میں اگر میرے خیال میں اگر ہاؤس ذرا in order ہو اور خاموشی سے اس کو سن لے---

جناب چیئرمین: جی مہربانی کرکے آرام سے سنیں۔

جناب حبیب جالب بلوچ: نئی کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ Central Asian ممالک سے تیل کی drainage یا canalization کو اہمیت دی جائے اور دوسری طرف جو ہے عراق پر اس pressure کو بدستور قائم رکھا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ایران کو بھی اور پاکستان کو بھی کسی نہ کسی شکل میں اس طرح depress کیا جائے تاکہ وہ کل کبھی عراق نہ بن جائیں۔ کیونکہ جس طرح Americans نے جو تجربہ عراق کے حوالے سے، انہیں حاصل ہوا تھا، اب اس تجربے کی روشنی میں وہ پاکستان کو بھی اپنے pressure میں رکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی یہی وجہ تھی کہ پاکستان پر یہ کافی pressure تھا کہ وہ اپنے Atomic Programme کو roll back کریں اور یہ کام نہ کریں۔ لیکن یہ الگ بات ہے کہ پاکستان جو ہے Indians کے بہکاوے میں آ کر وہ Golden chance گنوا دیا جو India کے خلاف International Diplomacy میں مئی کے دھماکے کی صورت میں استعمال کیا جاسکتا تھا۔ لیکن اب جو ہے یہی strategical policies جو America کی New World Order، گو کہ New World Order کی ابھی تشریح اس طرح سے نہیں ہوئی ہے Americans خود بھی New World Order کے بارے میں ابھی تک وہ واضح نہیں ہیں۔ لیکن اس کے باوجود Americans اس بات پر قائل ہیں کہ وہ کسی نہ کسی شکل میں عراق کو

اپنی subjugation میں رکھیں گے اور عراق پر اپنا کنٹرول رکھنے کے لئے اس پورے ایریا میں از سرنو ان کو اڈوں کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ اس وقت جب پاکستان نے ایٹمی دھماکہ کیا تو اس پر اقتصادی پابندیاں لگائی گئیں۔ لیکن امریکن کمپنی فوبس کے نام اور خود امریکہ نے اعلان کیا کہ چار پانچ کمپنیوں کو اس بات کی اجازت دی جائے گی کہ وہ پاکستان کے ساتھ ایسے معاہدات کریں۔ Economic sector میں یا تجارت کے لئے یہی وجہ تھی کہ فوبس کمپنی کے ساتھ جو معاہدہ ہوا ہے میں آج یہ کہتا ہوں کہ دو سو کلومیٹرز اس بار deep sea میں انہیں facility دی گئی ہے۔ میرے پاس documents اس کے بھی ہیں کہ یہ facilities Pakistan نے اسے مہیا کی ہیں یہی وجہ ہے کہ امریکہ نے کروز میزائل یہیں سے افغانستان کے خلاف داغے تھے اور آج بھی امریکہ کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ سعودی عرب کو ایک اڈے کے طور پر استعمال کرے اور deep sea کو عراق کے خلاف استعمال کرے یہ ایک طریقہ کار تھا جو عراق کے خلاف اختیار کیا گیا۔

دوسرا یہ تھا کہ عراق کے اسلحہ کی inspection یا chemical, biological weapons کی inspection کے نام پر، آپ نے دیکھا کہ inspection کے نام پر ٹیمیں جاتی ہیں اور ایسے ایسے مطالبات کرتے ہیں اور ایسے ایسے documents مانگتے ہیں جن کا وجود بھی نہیں ہے اور ان کو مہیا کرنا ناممکن ہے۔ گو کہ جب اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل آئے تو بہت جلد ہی عراق کے ساتھ معاہدہ طے پا گیا کہ وہ inspection کر سکتے ہیں اور اس کے بدلے میں عراق کے خلاف economic sanctions ختم کی جا سکتی ہیں۔ لیکن آپ نے دیکھا کہ اس کے فوراً بعد امریکہ نے اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل میں emphasize کیا کہ جب تک عراق وہ دستاویزات مہیا نہیں کرتا اس وقت تک ہم نہ صرف عراق کے خلاف economic sanctions ختم نہیں کر سکتے بلکہ کسی وقت بھی عراق پر حملہ کیا جا سکتا ہے ۔ آپ نے دیکھا کہ گزشتہ دنوں خود inspection team نے اپنا کام مکمل کر کے جانے والی تھی ، کچھ لوگ چلے گئے اور کچھ جا رہے تھے اور ان کا کہنا تھا کہ ممکن ہے عراق کے خلاف جو economic sanctions لگائی گئی ہیں ان کو ختم کرنے کے لئے وہ سفارشات دیں گے۔ لیکن امریکہ نے سلامتی کونسل میں یا ویسے جو بیانات دیئے تھے اور ان کے وزیر خارجہ نے کہا تھا کہ کسی وقت بھی عراق پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو یرغمال بنانا چاہتا ہے۔ کل جو

سوویت یونین کی موجودگی میں جو balance of power تھا ، سوویت یونین ٹوٹ چکی ہے اور balance of power ختم ہو چکا ہے اور اب امریکہ واحد سپر پاور بن چکا ہے۔ نہ صرف وہ سپر پاور ہے بلکہ شتر بے مہار کی طرح جس وقت ، جہاں بھی اور جس شکل میں بھی چاہے حملہ کر سکتا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ جب افغانستان یا سوڈان پر کروز میزائل کے ذریعے جو حملہ ہوا اس کے خلاف اگر ہم شدید احتجاج کرتے تو شاید وہ عراق پر فوری طور پر حملہ کرنے کی جرأت نہ کر سکتا۔ اب عراق پر بلا جواز حملہ کرنے کا مطلب صرف یہ نہیں ہے کہ وہ عراقی عوام کو economic sanctions کے حوالے سے مار دینا چاہتے تھے یا اب military attack کے ذریعے وہ مارنا چاہتے ہیں، بلکہ وہ اس خطے کے دیگر ممالک بالخصوص ایران اور پاکستان پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ وہ اس خطے میں اپنی supremacy چاہتے ہیں اور اپنے strategical programme پر وہ عملدرآمد کروانا چاہتے ہیں ۔ اس سے پہلے انہوں نے اسلام کو استعمال کرتے ہوئے افغانستان میں ایک سپر پاور کے خلاف جو balance تھا اس کو استعمال کیا۔ اب وہ یہ چاہتے ہیں کہ عراق کو کسی نہ کسی شکل میں اس دباؤ میں ڈالا جائے اور حملہ کیا جائے۔ لہذا میں بلوچستان نیشنل پارٹی کی جانب سے اور اپنی طرف سے عراق پر جو امریکن جو حملہ ہے اس کو نہ صرف عراقی عوام ، عراقی حکومت بلکہ ترقی پذیر ممالک کے خلاف حملہ سمجھتا ہوں اور اس کے علاوہ بالخصوص میں سمجھتا ہوں کہ یہ حملہ دراصل ایران اور پاکستان کے خلاف بھی ہے لہذا پاکستان کو درج ذیل اقدامات فوری طور پر اٹھانے چاہییں ۔

نمبر ایک۔ پاکستان اس حملے کے خلاف اقوام متحدہ میں اپنی آواز اٹھائے۔

نمبر دو۔ بین الاقوامی برادری میں ریجن کے جتنے ممالک ہیں انٹرنیشنل ڈپلومیسی میں اپنا رول ادا کریں کہ فوری طور پر یہ حملہ روکا جائے اور اس کے علاوہ اس خطے میں جو دیگر ممالک ہیں۔ یورپینز ہوں یا روسی ہوں ان کے ساتھ بھی، کہ فوری طور پر عراق پر جو حملہ ہوا ہے اس کو کنڈم کیا جائے اور اس کو روکنے میں اہم کردار ادا کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، محمد انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! اس ایوان کی وساطت سے میں یہ اظہار کرنا چاہوں گا کہ امریکہ کا عراق پر حملہ نہایت ہی افسوسناک ہے جب ہم نے صبح سی این این پر یہ سنا

کہ امریکہ نے عراق پر حملہ کر دیا ہے ہمیں بہت رنج ہوا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم گزشتہ چند روز سے یہ محسوس کر رہے تھے کہ شاید حالات بہت کشیدہ ہو رہے ہیں لیکن اس سے پہلے جناب والا! اس ایوان کو معلوم ہے کہ حالات بہت کشیدہ ہوئے، آخری حد تک پہنچے لیکن پھر ان میں کچھ خوشگوار تبدیلی ہوئی اور امریکہ کا وہ حملہ رک گیا۔ اب بھی ہم یہ سمجھتے تھے کہ یہ حملہ نہیں ہوگا اور کسی نہ کسی طرح سے کوئی نہ کوئی ایسی صورت نکل آئے گی جس سے آپس میں مفاہمت ہوگی اور انسانیت کے خلاف یہ جارحیت نہیں ہوگی۔

لیکن افسوس ! صد افسوس کہ وہ مرحلہ نہ آسکا اور آج امریکہ نے عراق پر حملہ کردیا۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ کو اس معاملہ میں، یہ میری ذاتی رائے ہے، restraint show کرنا چاہیئے تھا اور پہلے بھی جب واقعات ہوتے رہے تو بہت سے بین الاقوامی معاملات میں دوسری اقوام کو بھی امریکہ ہمیشہ یہ کہتا چلا آیا ہے کہ restraint show کرو، کچھ صبر کرو، کچھ حوصلے سے کام لو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بین الاقوامی سیاست میں جہاں United Nations بیٹھتی ہے تو وہاں resolution بھی پاس ہوتے ہیں اور ان resolutions میں ہمیشہ یہی طرز عمل عمل پیرا ہوتا ہے کہ restraint show کیا جائے اور ہر قوم اور ہر ملک صبر و تحمل سے کام لے اور صبر و تحمل اور negotiation سے اور مفاہمت سے اور افہام وتفہیم سے مسائل کو حل کیا جائے۔

یہ مسئلہ بھی حل ہوسکتا تھا، یہ مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا ۔ ابھی عراق نے فوری طور پر کسی اور ملک پر حملہ نہیں کیا ہوا تھا جیسے پہلے کویت پر حملہ کیا تھا یا کویت کی اور اس کی آپس میں جنگ شروع ہوئی تھی۔ یہ ایسا مسئلہ نہیں تھا۔ یہ inspection کا مسئلہ تھا۔ Inspection ہو رہی تھی ۔ ان کا الزام یہ تھا کہ وہ ہتھیار نہیں دکھا رہے ہیں اور ان ہتھیاروں کو شاید استعمال کریں گے۔ لیکن ہتھیار استعمال نہیں ہو رہے تھے۔ کسی جنگ کا خطرہ نہیں تھا۔

تو ان حالات میں، میں سمجھتا ہوں کہ attack کرنے کا اور عراق کو ہدف اور نشانہ بنانے کا ظاہری طور پر موقع نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ restraint show کرنا چاہیئے تھا امریکہ کو اور یہ لائحہ عمل اختیار نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ روس نے اور چین نے بھی اس کی حمایت نہیں کی ہے اور صرف ایک برطانیہ نے حمایت کی ہے ۔ میرے خیال کے مطابق اور بہت سے معاملات ہیں، کشمیر کا معاملہ ہے، کشمیر کے معاملے میں بہت سی resolutions موجود ہیں، ہم یہی کہتے ہیں اور پاکستان یہی کہتا ہے کہ ان resolutions پر بھی عملدرآمد کیا جائے ۔ کیا وہ resolutions جو

عراق کے متعلق ہیں ، وہ زیادہ مقدس ہیں کہ کشمیر کے resolutions پر تو عملدرآمد نہ کیا جائے، اس پر تو جنگ نہ کی جائے، اس پر تو میزائل نہ پھینکے جائیں، اس پر تو ہندوستان کو مجبور نہ کیا جائے، لیکن یہ معاملات جو ہیں کہ inspection نہیں ہو رہی ہے، یا ہتھیار نہیں دکھائے جا رہے ہیں تو اس وجہ سے اس پر حملہ کیا جائے۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ United Nations کی resolutions پر جناب والا! عملدرآمد ضرور ہونا چاہیئے۔ United Nations کی resolutions پر تو بین الاقوامی برادری بیٹھ کر مسائل پر غور کرتی ہے اور غور کرنے کے بعد پھر فیصلہ ہوتا ہے۔ ان resolutions کا تقدس برقرار رہنا چاہیئے۔ لیکن جناب والا! دنیا کے عالمی امن کی cost پر میں سمجھتا ہوں کہ اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس سے جنگ اور بھی بڑھ سکتی ہے، اس سے جنگ کے شعلے صرف عراق تک نہیں رہ سکتے بلکہ اور بھی کئی جگہوں تک جاسکتے ہیں۔ اس لئے اس مسئلے پر میں سمجھتا ہوں کہ restraint show نہیں کیا گیا جو درست نہیں ہے اور کم از کم عالم اسلام میں یہ احساس ضرور پیدا ہوگا کہ یہ عراق پر حملہ کیا گیا ہے اور یہ شاید عالم اسلام کے خلاف ایک قدم اٹھایا گیا ہے۔ تمام مسلم ممالک میں بھی یہ تاثر ہوگا اور اس لحاظ سے بھی اس کا جواز نہیں تھا۔

میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ جتنی جلدی اس معاملہ کو ختم کیا جائے ۔ آج صبح اعلان ہو رہا تھا کہ سیکورٹی کونسل بیٹھی ہے۔ میں توقع رکھتا ہوں کہ سیکورٹی کونسل اس معاملہ میں فوری طور پر مداخلت کرکے ان حملوں کو بند کرائے گی۔ چونکہ جناب والا! یہ صرف ایک ملک، ایک قوم، ایک شخصیت صدام حسین کے خلاف نہیں بلکہ یہ انسانیت کے خلاف ہے۔ جب میزائل وہاں سے پھینکے جائیں گے تو پھر اس کی زد میں کوئی بھی آسکتا ہے۔ یہاں افغانستان میں میزائل پھینکے گئے تو وہ پاکستان کی سرحد میں بھی گرے۔ تو جناب اس کی زد میں بچے بھی آ سکتے ہیں، عورتیں بھی آسکتی ہیں اور مرد بھی آ سکتے ہیں اور یہ انسانیت کے خلاف ایک جنگ ہو گی اور اس کے شعلے اور علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے سکتے ہیں ۔ اس لئے نہایت ہوش سے کام لینا چاہیئے ۔ میں سیکورٹی کونسل سے بھی یہ توقع رکھتا ہوں اور اقوام عالم سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے امریکہ پر یہ دباؤ ڈالیں اور یہ کوشش کریں کہ یہ جنگ جتنی جلدی ممکن ہو ختم ہو ۔ یہ بہتر ہو گا اور اس کا خاطر خواہ حل افہام وتفہیم سے نکال کر ، ساتھ یا جس طرح United Nations' resolutions ہیں ان کے مطابق یا کوئی اور حل تلاش کر کے اس جنگ

کو فوری سے فوری بند کیا جائے اور امریکہ پر دباؤ ڈال کر اس جنگ کو فوری طور پر امن میں تبدیل کیا جائے۔ ورنہ یہ جنگ اور پھیل جائے گی اور پھر انسانیت اس کی زد میں آ سکتی ہے۔

میں آخر میں نہایت مودبانہ اپیل کرتا ہوں کہ United Nations ، اقوام عالم اور تمام دنیا کے ممالک امریکہ پر دباؤ ڈال کر اس جنگ کو جلدی سے جلدی بند کرانے کی کوشش کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ جی اعتزاز احسن صاحب، کیوں انہیں ذرا جلدی ہے۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم چند بنیادی اصولوں پر یقین رکھتے ہیں اور جو بنیادی اصول ہیں ان میں سب سے پہلے یہ ہے کہ امت مسلمہ کے جو ممالک ہیں ان کی خود مختاری ، کوئی چھوٹا ملک ہے ، کوئی بڑا ملک ہے ، ان کی خود مختاری کو ہم مقدس سمجھتے ہیں۔ جن میں ظاہر ہے سب سے پہلے پاکستان ہے لیکن یہ اصول ہم باقی تمام مسلم ممالک پر بھی صادر کرتے ہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں ان کی sovereignty اور ان کی جو خود مختاری ہے وہ مقدس ہے ، اس کو پامال نہیں کیا جانا چاہیئے ۔ یہ ایک اٹل اصول ہے ۔ اس کے ساتھ جناب چیئرمین ! ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ مہلک ہتھیاروں سے دنیا پاک ہونی چاہیئے ۔ وہ مہلک ہتھیار کسی قسم کے ہوں ۔ ان مہلک ہتھیاروں کے بارے میں ہماری نگاہ میں اور دنیا ساری میں ایک اصول ہونا چاہیئے ، ایٹمی ہو ، کیمیکل ہو ، nerve gas وغیرہ کسی قسم کے ہتھیار جو صرف جان لیوا ہی نہیں بلکہ آدمی کو عاجز اور لاغر کر دینے والے ہتھیار ہیں ، یہ تمام دنیا یعنی کرہ ارض کو ان ہتھیاروں سے پاک ہونا چاہیئے۔ ہم جناب چیئرمین ! امن کے داعی ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ امن ہو اور جنگ کا راستہ ، تشدد کا راستہ کسی صورت میں نہ اختیار کیا جائے، چاہے کسی کی طاقت بڑی ہو یا طاقت چھوٹی ہو ، یہ کوئی سے بھی ممالک ہوں ، کسی خطے سے تعلق رکھتے ہوں ان کو امن کا دامن قطعاً چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ ہماری رائے میں جناب چیئرمین یہ بھی ہے کہ اس دنیا میں ایک نئی عالمی regime سی بنتی جا رہی ہے جیسا کہ آپ ابھی فرما رہے تھے دو عملی کا شکار ہوتی ہے یعنی وہی قرار دادیں اقوام متحدہ کی اور سکیورٹی کونسل کی ، سلامتی کونسل کی جو کشمیر سے متعلق ہیں ، ان پر عمل نہیں ہوتا اور ایسی قرار دادیں جو دوسرے خطوں سے تعلق رکھتی ہے ان پر صریح الحرکت انداز میں عمل ہوتا ہے ، اس دو عملی کے ہم خلاف

ہیں۔ یہ دو عملی نہیں ہونی چاہئے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کچھ طاقتیں اپنے مخصوص مفادات کے لئے یہ دو عملی دنیا میں پیدا کر رہی ہیں جس سے اقوام متحدہ اور سکیورٹی کونسل کے اوپر لوگوں کا اور اقوام اعتماد ہٹتا جا رہا ہے ۔

جناب چیئرمین! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ایسے کسی واقعہ اور حملے کا کوئی جواز تھا جس کو ہم مشروط سمجھتے ہیں تو سکیورٹی کونسل اور سلامتی کونسل کو قبل از حملہ، قبل از وقت اعتماد میں نہ لئے جانے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ اگر اس میں کوئی جواز تھا بھی کہ کوئی ایک ملک nerve gas یا chemical weapons یا کوئی ایسے ہتھیار بنا رہے تھے جن ہتھیاروں کے ہم بھی خلاف ہیں۔ تو یہ معاملہ بہرحال پہلے Security Council کو اعتماد میں لئے جانے کے بعد ہونا چاہیئے تھا۔ جناب چیئرمین! ہمارا یہ اصول ہے اور ہم اس پہ کاربند ہیں کہ شہری آبادیوں پر، شہری علاقوں پر جہاں معصوم جانیں ہوں، جن کا جنگ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، جن کا کسی ایسے معاملے سے، کسی ایسے line front سے جہاں کوئی حرب ہو رہی ہو، کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہاں تو سکول ہوتے ہیں ۔ وہاں تو دکانیں ،بازار ہوتے ہیں۔ وہاں رہائشی مکانات ہوتے ہیں ۔ ان پر کبھی بھی، کسی صورت بھی، کسی حملے کا کوئی جواز نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین! ہم سمجھتے ہیں، آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں۔ ظاہر ہے میں بہت ساری اور باتیں کرتا جو میرے دل میں تھیں۔ اس بحث میں ویسے ہی وقت کی قید ہے اور دوسرا یہ کہ مجھے کہیں جانا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی بھی اس معاملے میں ہماری حکومت کو کیا کرنا چاہیئے۔ ہماری حکومت کو Security Council کی تمام قراردادوں پر عمل کرانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جیسے آپ فرما رہے تھے ہمارے لئے کشمیر کی سب سے اہم قرارداد ہے۔ ہماری حکومت کو اس معاملے کو اٹھانا چاہیئے کہ شہری آبادیوں پر، یا تو جنگ کی حالت ہو۔ جنگ کی حالت میں بم ادھر گر گیا۔ ادھر گر گیا، فلاں جگہ گر گیا۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے۔ لیکن شہری آبادیوں کو کسی ایسے وقت میں جب جنگ نہیں ہے اس میں target کرنا ۔ اس کی مذمت کرنی چاہیئے clearly۔ ہماری حکومت کو چاہیئے کہ وہ کوشاں رہے کہ دنیا مہلک ہتھیاروں سے پاک ہو۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم roll back کریں۔ جب تک دنیا میں یہ تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ ہم بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمیں خوشی ہو گی اگر دنیا سے ایسے ہتھیار ختم ہو رہے ہوں۔ ہم بھی ایسے ہتھیاروں کو اس صورت میں ختم کریں۔ لیکن اس وقت تک ہمارے لئے یہ

ناگزیر ہے۔

جناب چیئرمین !میں آخر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑی دکھ کی بات ہے کہ چند طاقتیں خود فیصلہ کر کے جہاں چاہیں بمباری کر سکتی ہیں، کر لیتی ہیں۔ اس پہ دنیا کے ضمیر کو اٹھانے کی بات کرنا لازم ہو گا۔ یہ معاملہ صرف دو تین طاقتوں یا Foreign Ministers یا حکمرانوں کے ہاتھ میں نہیں ہونا چاہیئے ۔ اگر ایک عالمی regime بن رہی ہے۔ کچھ اس کی شکل بنی ہے ۔ کچھ اور بن رہی ہے۔ کچھ اس میں زیادہ جان پڑ رہی ہے تو یہ معاملات اس قسم کی مداخلت، اس قسم کے حملے صرف اور صرف اس عالمی regime کے ہاتھ میں ہونے چاہیئیں نہ کہ یہ اس سے ہٹ کے ایک دو تین بڑی طاقتیں خود یہ فیصلہ کر سکیں۔ یہاں روس اور چین کا رویہ جناب بالکل نمایاں اور واضح ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو ایسی عالمی حقیقتوں کو، طاقتوں کو نہیں، حقیقتوں کو تسلیم کرنا چاہیئے جس میں تمام ملکوں کی اپنی رضا شامل ہو ۔ اقوام متحدہ کی رضا شامل ہو۔نہ کہ اس میں ایک selective process سے ، کچھ طاقتیں مل کے کچھ معاملات کو select کرکے ، منتخب کر کے آگے لے جائیں اور باقی کو چھوڑ دیں۔ میرے خیال میں ہماری حکومت کو، جس کی بھی حکومت ہو، ایسی ایک regime کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ کوشش کرنی چاہیئے جو Human Rights کے اصولوں پر مبنی ہو۔ جو ملکوں کی sovereignty کے اصولوں پر مبنی ہو اور اس میں بنیادی طور پرایک ایسا عالمی نظام پیدا ہو جس میں جمہوری عمل کے طور پہ ، ممالک کی برابری کے اصول کے طور پر ایسے فیصلے کیئے جا سکیں۔ ہم ظاہر ہے ان حملوں کی تائید نہیں کر سکتے، مذمت کرتے ہیں کیونکہ یہ سکیورٹی کونسل کو اعتماد میں لے کر نہیں کیے گئے اور شہری آبادیوں پر کیے گئے ہیں اور ایسی صورت حال میں کیے گئے ہیں جبکہ کوئی جنگ نہیں، کوئی جنگ کا عالم نہیں۔ کوئی فوجیں ایک دوسرے کے ساتھ engage نہیں ہوئیں۔ یک دم یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب آپ کا شکریہ۔ یہ واقعی اہم مسئلہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ نے صرف عراق پر حملہ نہیں کیا بلکہ پورے عالم اسلام پر حملہ کیا ہے۔ اس سے امریکہ کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ میں پوری دنیا پر مسلط ہو جاؤں اور ساری دنیا میرے ماتحت ہو

جائے۔ تو اگر پاکستان بھی عراق کی طرح یہ رویہ اپناتا کہ میں ایک خود مختار ملک بنوں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ دوسرے اسلامی ممالک کچھ ایسے رول ادا کرتے رہے ہیں۔ مثلاً ہمارے پاکستان کی جو پالیسی ہے، جو بھی ہماری سیاسی پالیسی بنتی ہے اس کی منظوری امریکہ سے لی جاتی ہے۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آج تک آزاد نہیں ہیں۔ ہمارے جو بھی اہم فیصلے ہوتے ہیں وہ بل کلنٹن کرتا ہے اور اس کی مثال یہ ہے کہ گزشتہ دنوں میں انہوں نے افغانستان اور سوڈان پر حملہ کیا تھا اور میزائل ہمارے بلوچستان کے علاقے پر گرے تھے لیکن آج تک پاکستان نے کوئی احتجاج نہیں کیا کہ اس نے کیوں ہماری حدود کو استعمال کیا۔

امریکہ کو عراق نے کہا کہ آپ نے جن تنصیبات کا معائنہ کرنا ہے میں حاضر ہوں بلکہ انہوں نے اپنے شاہی محل کے معائنے کی بھی اجازت دے دی لیکن اس کے باوجود بھی امریکہ نے بلاجواز ہی عراق پر حملہ کر دیا۔ دراصل امریکہ کو عراق پر حملہ کر کے یہ دکھانا تھا کہ میں پوری دنیا میں صرف ایک غنڈہ اور دہشت گرد ہوں اور میرے مقابلے میں جو بھی سر اٹھائے گا اس کا یہی حشر ہو گا۔ میرے مقابلے میں کسی کو اپنی سکیورٹی کا حق حاصل نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں اس واقعے کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم ایک قرارداد مذمت پاس کریں اور ان کو بتائیں کہ مسلمان ایسے حملوں سے نہیں ڈرتے۔ آپ نے دیکھا کہ افغانستان میں روس کا کیا حشر ہوا۔ ہم امریکہ پر بھی واضح کرنا چاہتے ہیں اور میں خاص طور پر جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مسلمان آپ کے حملوں سے نہیں ڈرتے۔ آپ کو ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جس طرح چند افغانیوں نے افغانستان میں روس کا حشر کیا، انشاء اللہ اسلام کے جیالے آج بھی زندہ ہیں اور وہ آپ کے اس حملے سے نہیں ڈرتے۔ آپ اپنی غنڈہ گردی کو چھوڑ دیں اور آپ اپنی حدود میں رہیں اور ہر اسلامی ملک کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے جس طرح آپ کو حاصل ہے۔ ہم پاکستانی حکومت کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ امریکہ کو صاف بتا دے کہ آج کے بعد اپنی غنڈہ گردی بند کر دے۔ وہ کسی بھی ملک کے اندر مداخلت بند کرے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: خدائے نور صاحب۔

جناب خدائے نور خان: بہت بہت شکریہ جی۔ میں سب سے پہلے حافظ فضل محمد

کا مشکور ہوں کہ انہوں نے اس معاملے پر بحث کے لیے یہ بات اٹھائی اور انہوں نے جو کچھ کہا میں ان کی ایک ایک بات کی مکمل حمایت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین ! عراق پر امریکہ کے اچانک حملے کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس شتر بے مہار کو لگام دینی چاہیے۔ میں گزارش کروں گا کہ اس حملے کا کوئی جواز ہی نہیں لیکن ایک جواز ضرور ہے ، جب بھی امریکہ میں کوئی سیاسی بحران پیدا ہوتا ہے، جیسے آج کل صدر کلنٹن کے مواخذے کی بات ہو رہی ہے تو وہ کوئی نہ کوئی ایسی ہی حرکت کرتا ہے تا کہ وہاں کے عوام کی توجہ مواخذے سے ہٹا دے۔

جناب والا! یہ دو رو یئے کیوں، ایک طرف جہاں کچھ ہو رہا ہے اور سکیورٹی کونسل ان کو بار بار وارننگ بھی دے رہے ہیں، وہاں پر کچھ نہیں ہو رہا لیکن ایک عراق ہے کہ آٹھ دس سال سے متواتر ان پر مختلف پابندیاں ۔ جیسے حافظ صاحب نے کہا کہ دوائیاں وہاں پر نہیں ہیں، بچے مر رہے ہیں لیکن یہ ظالم، یہ دہشت گرد امریکہ اس کو انسانیت سے کوئی پرواہ نہیں ہے اور کل اس نے اچانک کروز میزائل ایسے علاقے میں داغے، ایسے علاقے پر گرائے گئے جہاں مرد ، بچے بوڑھے ، عورتیں مرے۔ شہری علاقہ ، آبادی کا علاقہ اور ایک بجلی گھر کو انہوں نے نشانہ بنایا ۔ عراق اس وقت تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ آخر کیوں؟ بات سکیورٹی کونسل کی ہے۔ مجھے نہ سکیورٹی کونسل پر اعتماد ہے ، نہ اقوام متحدہ پر ہے۔ یہ ایک ایسا ادارہ بن چکا ہے جو کہ امریکہ کے ہاتھ میں کھلونا ہے ۔ جو امریکہ چاہے وہی ہوا ہے۔ کیا سکیورٹی کونسل سے اس نے اجازت لی کہ وہ وہاں حملہ کرے۔ نہیں لی۔ اپنی من مانی کی۔ یہ اور برطانیہ ان دونوں نے وہاں مشترکہ طور پر حملہ کیا۔ میں ڈاکٹر بیدی صاحب کی اس بات سے بھی متفق ہوں اور ہاؤس سے گزارش کروں گا ، دست بستہ گزارش کروں گا کہ قرار داد مذمت امریکہ کے خلاف لائی جائے ۔ میں اپنی حکومت پاکستان سے یہ کہوں گا کہ آخر کب تک، کب تک آپ آنکھ بند کرتے رہو گے، آپ بھی مسلمان ہیں۔ ایک مسلمان ملک کی یہ حالت ہو رہی ہے اور آپ اگر خاموش تماشائی بنے رہے یا چند سکوں کے عوض کہ شاید وہاں سے کچھ ملے تو یہ عبرت آپ کو حاصل کرنی چاہیئے کل آپ کی بھی باری آئے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مس فضہ جونیجو۔

جناب خدائے نور : جناب والا! میرے تو ابھی پانچ منٹ نہیں ہوئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پانچ منٹ ہوگئے ہیں ویسے آپ فرمائیے۔

جناب خدائے نور : جناب والا ' اتنا ہی وقت آپ دے دیں جتنا وقت آپ نے لیا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : پلیز جاری رکھیں۔

جناب خدائے نور : آپ نے میرے خیال میں دس منٹ لئے ہیں اور مجھے تین منٹ دے رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ میں نے کتنا وقت لیا ہے۔

جناب خدائے نور : میں معذرت سے کہوں گا کہ آپ نے پانچ منٹ سے زیادہ لئے ہیں۔ اس وقت آپ چیئرمین ہیں جو حکم دیں گے میں مان لوں گا۔ جناب والا' میں اقوام متحدہ کی جیسے پہلے میں نے بات کی یا میں نے سکیورٹی کونسل کی جو بات کی ہے' اس وقت یہ شتر بے مہار ہیں۔ جیسے میرے دوستوں نے کہا کہ جب روس تھا ' ایک سپر پاور تھا اس وقت تو ان کو لگام تھی لیکن ان کو اس وقت کوئی لگام نہیں ہے۔ سب ان کے پاؤں کے نیچے ہیں اور خاص کر میں حافظ صاحب کی اس بات پر کہ ہمارے جو اسلامی ممالک ہیں ' ہمارے جو اسلامی ممالک کے حکمران ہیں' میں ان سے افسوس کا اظہار کرتا ہوں کہ ان حالات پر بھی وہ خاموش بیٹھے ہوئے ہیں ۔ کسی نے ایک بات نہیں کی' صرف مذمت پر کچھ نہیں ہوتا ۔ ان کے پاس ایک بہت بڑا ہتھیار ہے۔ اسلامی ممالک کے پاس بہت بڑا ہتھیار ہے۔ تیل پیدا کرنے والے ممالک کے پاس تیل کا ہتھیار موجود ہے ۔وہ ان کے خلاف استعمال کریں۔ اپنا سرمایہ وہاں سے نکال کر کے واپس لے آئیں۔ جو ان کا سرمایہ امریکہ میں پڑا ہوا ہے ان کو وہاں سے نکال کر لے آئیں یہ ہتھیار بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

میں ایک بار پھر' جیسے میں نے کہا کہ میں ہاؤس سے دست بستہ گزارش کروں گا کہ اس مسئلے پر قرار داد مذمت ضرور پاس کریں۔ صرف ان باتوں پر تقریروں پر اکتفا نہ کریں۔ ایک توجہ آپ کی میں اس بکس کی طرف دلانا چاہوں گا جو بکس میں حضرات بیٹھے ہوئے ہیں' دو

حضرات اس طرف بیٹھے ہیں جو ابھی بھی اس وقت محو گفتگو ہیں، وہ کچھ لکھ رہے ہیں۔ کوئی پوائنٹ ہماری تقریروں کا لکھ رہے ہیں۔ آپ کی توسط سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دونوں حضرات کون ہیں۔ لکھنے سے ہمیں وہ کوئی نہیں ہے لیکن اگر یہ---

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ وزارت خارجہ سے متعلق ہیں۔

جناب خدائے نور ۔ جہاں سے بھی ہوں۔ تو ان کی وضاحت ہونی چاہیے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ۔ فضہ جونیجو صاحبہ۔

محترمہ فضہ جونیجو ۔ جناب چیئرمین! یہ واقعہ جو ہوا ہے ۔ امریکہ نے عراق پر جو حملہ کیا ہے ۔ یہ ایک بہت ہی افسوسناک واقعہ ہے، جو کہ کل رات یا آج صبح کے وقت رونما ہوا ہے ۔ میں ذاتی طور پر یہ کہوں گی کہ عراق نے جو جراتمندانہ طریقہ اپنے رویے میں اختیار کیا ہوا ہے اس کی وجہ سے بوکھلاہٹ سے یہ اقدام امریکہ نے کیا ہے ۔ جس پر civilized قومیں اس قدم کو پسند نہیں کریں گی ۔ جو اطلاعات اب تک اخبارات یا خبروں کے ذریعے پہنچی ہیں سوائے برطانیہ کے اور کسی ملک نے ان کی حمایت نہیں کی ہے ۔ اور جہاں تک United Kingdom کا تعلق ہے ان کے ان سے الگ قسم کے تعلقات ہیں ۔

جناب چیئرمین ! میں کہوں گی کہ مغرب میں human rights کے بارے میں بہت باتیں کی جاتی ہیں اور ہم یہاں سے یہ سمجھتے ہیں کہ یہ صرف فیشن کے طور پر انسانی حقوق پر بات کرتا ہے۔ اس واقعہ سے یہ چیز ثابت ہوتی ہے کہ واقعی انسانی حقوق سے اتنی کوئی دلچسپی نہیں ہے، سچ مچ میں یہ ایک فیشن ہے۔ کہ جہاں یہ fit آتا ہے وہاں پر اس کو لگا دیں جہاں وہ آپ کے مفاد میں نہیں ہے اس کو آپ ہٹا دیں۔ یہ ایک بنیادی حقوق کی صاف طرح سے پامالی ہے ۔ اس قسم کے اقدام سے نہ صرف مختلف ملکوں کا ایک دوسرے سے اعتماد اٹھتا ہے بلکہ اقوام متحدہ جو چالیس پچاس سال سے ایک ایسی جگہ بنی ہوئی ہے جہاں پر ملک اپنے معاملات کے لئے approach کرتے ہیں اس پر سے بھی اعتماد اٹھ جاتا ہے ۔ اس معاملے میں بھی حملے سے پہلے سیکورٹی کونسل کو اعتماد میں نہیں لیا گیا ۔ لگتا تو ہے کہ اس طرح کا واقعہ اس دور میں ہوا ۔ مگر یہ تو دور جاہلیت کی باتیں لگتی ہیں کہ جس کا زور ہو یا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق ہے ۔ آپ جس پر حملہ کردیں یا جیسا سلوک کردیں یہاں پر کوئی human rights کی violation

نہیں ہے ۔ اس طرف سے ہمارے ایک سینیٹر صاحب نے یہ بات کہی کہ صدر کلنٹن اپنے ذاتی مسائل کی طرف لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے اس طرح کی چیزیں کر لیتے ہیں ۔ ممکن ہے اس بات کا عمل دخل ہو ۔ لیکن میں آپ کو ایک بات بتاؤں کہ عراق کا جو جراتمندانہ طریقہ ہے اور جیسی اس قوم کی approach ہے اور جیسے وہ قوم چل رہی ہے یہ ایک بہت بڑا امریکہ کو threat نظر آتی ہے، جس کی وجہ سے بھی انہوں نے یہ کیا ہے۔

میں نے عراق کا دو تین دفعہ visit کیا ہے۔ تین ماہ پہلے میں عراق سے ہو کر آئی ہوں ہم یہاں یہ سنتے ہیں کہ ان کے پاس دوائی ، کھانا نہیں ہے، وہ بیمار پڑے ہیں اور ان کی بہت حالت خراب ہے۔ میں آپ کو اپنے پچھلے ٹرپ کا بتاؤں کہ میں نے عراق کو بہت بہتر حالت میں پایا ہے۔ فلائی اورز وہاں پر پہلے سے اچھے بنے ہوئے ہیں اور فقراء کی جو تعداد ہے وہ اتنی نہیں ہے جتنی ہماری کراچی کی گلیوں میں ہے۔ میرا یہ خیال تھا کہ بیمار راستے میں پڑے ہوئے نظر آئیں گے۔ مجھے کوئی بیمار نظر نہیں آیا۔ ہسپتالوں میں ہوں گے یقیناً ہوں گے۔ روضوں پر میں نے صرف دو بیمار دیکھے ہیں ایک بغداد اور دوسرا نجف میں، جو لیٹے ہوئے تھے۔ اب بیٹھے ہوئے میں کتنے بیمار تھے اس کا مجھے علم نہیں ہے اور مانگنے والے بھی proper dress میں تھے۔ ہمیں کہا گیا تھا کہ آپ کو مانگنے والے تنگ کریں گے۔ وہ بیٹھ کر اپنی زبان میں بات کرتے تھے اور اس طرح کا رویہ تھا کہ وہ مانگنے والے ہیں۔ لیکن بڑی خود دار قوم ہے اور انہوں نے اپنے آپ کو بڑا سنبھالا ہوا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ بڑی وجہ یہی ہے کہ ہمیں ایک ٹرپ میں ان کی جرأت، خود داری اور بہادری معلوم ہو جاتی ہے تو امریکہ تو ان کو بہت اچھی طرح سے جانتا ہے کہ کس طرح کی بااعتماد قوم ہے اور یہ کیسے conduct کر رہے ہیں۔

جہاں تک ہمارے پاکستان کا تعلق ہے۔ چیئرمین صاحب میں یہ کہوں گی کہ حکومت یقیناً اس چیز کو پسند نہیں کر رہی اور اس کو oppose کرے گی اور مجھے یہ امید ہے۔ لیکن یہاں تو یہ تاثر آ رہا ہے کہ ہم امریکہ سے ڈرتے ہیں اس لئے شاید اس پر ہم کھل کر اپنا موقف نہ بیان کرسکیں۔ میرا خیال ہے یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ پرائم منسٹر کے حالیہ دورے نے یہ واضح کردیا کہ انہوں نے اپنا موقف کتنے جرات مندانہ طریقہ سے صدر کلنٹن کے سامنے واضح کیا اور مغربی ممالک کی مخالفت کے باوجود ہم نے اٹھائیس مئی کو کتنابڑا دھماکہ کیا اور اپنی حیثیت منوائی ۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم ڈرتے نہیں ۔ تو مجھے امید ہے کہ حکومت اس حملے کی مذمت

کرے گی ۔ شکریہ ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ مسٹر جواد ہادی ۔

سید محمد جواد ہادی ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ جناب چیئرمین صاحب ۔ امریکہ کا عراق پر حملہ ایک معمولی واقعہ نہیں ہے ۔ یہ ایک بہت بڑا واقعہ ہے ۔ یہ اور بات ہے کہ مسلمان اور دنیا کے دیگر ممالک اس قدر بے حس ہوگئے ہیں کہ اس کو ایک معمولی واقعہ سمجھ رہے ہیں ۔ میں عالم اسلام کے حوالے سے کہوں گا کہ یہ حملہ حقیقت میں عراق پر نہیں بلکہ پورے عالم اسلام پر حملہ ہے ۔ اگر چہ اس چیز کو امریکہ نے بہانہ بنایا ہے ' جواز بنایاہے ۔ اسے بھی اگر دیکھا جائے تو اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے ۔ چھ سات سال سے یہ تفتیش کررہے ہیں اور عراق کے چپے چپے اور گوشے گوشے کو انہوں نے دیکھا ۔ اور وہ چیز جس کی ان کو تلاش تھی ان کو نظرنہیں آئی ۔ لیکن اگر یہ صحیح بھی ہے کہ امریکہ زہریلی گیس کی تلاش میں ہے یاممنوعہ اسلحہ کی تلاش میں ہے تو یہ بتائیں کہ کیا امریکہ خود اس چیز سے بری ہے ؟ کیا وہ مہلک ہتھیار جس کو وہ دیگر ممالک کے لیے ممنوع قرار دے رہا ہے وہ خود امریکہ کے پاس نہیں ہیں ؟ وہ زہریلی گیس جسے وہ انسانیت کے لیے تباہ کن سمجھ رہے ہیں کیا خود امریکہ وہ نہیں بنا رہا ہے ؟ اگر اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد نہ کرنے کو جواز بنا رہا ہے توکیا اسی اقوام متحدہ کی قراردادیں جوکشمیر کے سلسلے میں ، فلسطین کے سلسلے میں ' بوسنیا کے سلسلے میں اور دیگر اسلامی ممالک کے سلسلے میں ہیں' کیا ان سب پر عملدرآمد ہوگیا ہے ؟ کل جب کلنٹن نے اسرائیل کا دورہ کیا اور ابھی واپس واشنگٹن پہنچا ہی تھا کہ اسرائیل نے طے شدہ معاہدے سے روگردانی کی ۔ کیا امریکہ اس سلسلے میں بھی اس قسم کی کارروائی کرنے کے حق میں ہے ؟ جناب چیئرمین صاحب ! یہ سب کچھ صرف مسلمانوں کے خلاف ہورہا ہے ۔ جہاں تک اقوام متحدہ کا تعلق ہے ' سلامتی کونسل کا تعلق ہے ' یہ امریکہ کے ذیلی ادارے ہیں ۔ ان سے خیر کی کوئی توقع نہیں ہے ۔ انہوں نے تو امریکہ کو فری ہینڈ دیا ہے کہ وہ جب چاہے ' جیسے چاہے ' عراق کے سلسلے میں کارروائی کرسکتا ہے ۔ لہذا ان سے خیر کی توقع رکھنا بیکار ہے ۔

ہم بحیثیت مسلمان اور پاکستانی ماشاء اللہ دنیا کی واحد اسلامی ایٹمی قوت ہیں ۔ دنیا میں اس کی ایک حیثیت ہے ۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اس سلسلے میں ہمارا موقف واضح اور ٹھوس ہو ۔ یہ

ایوان جو پاکستانی عوام کا ترجمان ہے، اس کو چاہیے کہ اس سلسلے میں ایک واضح موقف اختیار کرے۔ ہم زبانی مذمت تو کرسکتے ہیں اور امریکہ کے اس عمل سے اظہار بیزاری کرتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ جیسے میرے دیگر ساتھیوں نے کہا کہ اس ایوان کو پاکستانی عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے امریکی فعل کی مذمت کے لیے ایک مذمتی قرارداد پاس کرنی چاہیئے۔ بھارت سے ہمارے اختلافات ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ عالم اسلام کشمیر کے مسئلے کے حوالے سے پاکستان کو support کرے۔ اگر ہماری یہ توقع ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے حالات میں عالم اسلام کے ساتھ کھڑے ہوجائیں اور عراق کے مظلوم اور بے بس عوام کا ساتھ دیں۔ گو کہ ان کے صدر صدام حسین نے کویت کے خلاف جو کچھ کیا اور جو جارحیت کی اس کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں اور اس کی مذمت ہم نے کی ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ اس کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے عراق کے مظلوم عوام مصیبت اور مشکلات سے دوچار ہیں۔ اگر ہماری یہ توقع ہے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ایسے حالات میں ہم عالم اسلام کے ساتھ کھڑے ہو جائیں اور عراق کے مظلوم اور بے بس عوام کا ساتھ دیں۔ گو ان کے صدر صدام حسین نے کویت کے خلاف جو کچھ کیا، جو جارحیت کی، اس کی بھی ہم مذمت کرتے ہیں اور اس کی مذمت ہم نے کی ہے۔ اور ہم یہ جانتے ہیں کہ اس کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے عراق کے مظلوم اور بے بس عوام مصیبت اور مشکلات سے دوچار ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امریکہ نے جس آدمی کو خود عراق کے عوام پر مسلط کیا ہے اسی کو بہانہ بنا کر اور اس کے رویے کو بہانہ بنا کر عراقی عوام کو سزا دے۔ عالم اسلام اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔

Mr. Presiding Officer: Please conclude now.

سید محمد جواد ہادی ۔ ہمیں چاہیے کہ اس موقعے پر بھر پور، واضح اور ٹھوس موقف اختیار کریں۔ کیا امریکہ نے دنیا کو اور عالم اسلام کو اپنی کالونی سمجھ رکھا ہے کہ وہ جب چاہے اور جیسے چاہے کارروائی کرے۔ ہم اس موقعے پر امریکہ کی اس دہشت گردی کی پر زور مذمت کرتے ہیں اور پاکستانی قوم کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ٹھوس موقف اختیار کرے اور اس ایوان میں ایک بھر پور مذمتی قرار داد منظور کی جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جناب اکرم شاہ خان؛ دیکھیں صرف آدھا گھنٹہ آپ

نے منظور کیا تھا اور اس پر بولنے والے بہت سے صاحبان ہیں۔

جناب اکرم شاہ خان۔ جناب چیئرمین ! میں اپنی پارٹی پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے عراق پر، عراقی عوام پر، عراقی سرزمین پر امریکہ کے اس شرمناک عمل کو قابل مذمت سمجھتا ہوں اور اس کی مذمت کرتا ہوں۔ جناب چیئرمین ! میں اس ہاؤس کے توسط سے عراقی عوام کو ، عراقی حکومت کو ، عراقی حکومت کے سربراہ صدام حسین کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے تن تنہا کئی سالوں سے امریکی جارحیت، امریکی بربریت، امریکی دہشت گردی کا مقابلہ کیا ۔ اور حالت یہ ہے کہ ہم یہاں پر اسلام کے قلعے میں، سینٹ کے اس ہاؤس میں بڑے محتاط انداز میں اپنے بیان جاری کر رہے ہیں ۔ کوئی کہتا ہے کہ شہری آبادی پر میزائل نہیں گرنے چاہیئں، کوئی کہتا ہے کہ جنگ کی حالت نہیں ہے تو میزائل نہیں گرنے چاہیئں۔ ہم کہتے ہیں کہ کسی ملک میں خواہ وہ جنگل ہو، پہاڑ ہو ، کسی ملک کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ بغیر اجازت وہاں پر نہتا بھی داخل ہو سکے۔

(اس موقع پر اذان ظہر کی آواز سنائی دی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی اکرم شاہ خان صاحب۔

جناب اکرم شاہ خان ۔ شکریہ جی، جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ ہم یہاں سینٹ ہال میں اتنے محتاط ہیں امریکہ بہادر کی طاقت کی وجہ سے کہ یہاں پر بھی ہم بڑے محتاط انداز میں بات کرتے ہیں کہ جی جنگ کی حالت نہیں ہونی چاہیئے، شہری آبادی پر بمباری نہیں ہونی چاہیے۔ ہم کہتے ہیں کہ کسی ملک کی sovereignty کا احترام سب پر لازم ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! اس کے علاوہ یہاں پر کہا گیا کہ ہم اسلامی ممالک کی sovereignty کا احترام کرتے ہیں ۔جناب چیئرمین صاحب! اس دنیا میں ، اس کرہ ارض پر جتنے ممالک وجود رکھتے ہیں، خواہ وہ چھوٹے سے چھوٹا ملک ہو ۔ اس کی آبادی لاکھوں میں ہو یا ہزاروں میں ہو لیکن اس کی sovereignty کا احترام ہم سب پر لازم ہے۔ کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ملک مسلمان ہے یا نہیں ہے ۔ وہ چھوٹا ہے یا بڑا ہے ۔ اس کی آبادی کتنی ہے لیکن اس کی sovereignty کا احترام ہم سب پر لازم ہے ۔دنیا کے ہر ملک پر لازم ہے ۔ اقوام متحدہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی sovereignty کی حفاظت کرے ۔جناب چیئرمین صاحب! ہم اب

اس بات کی طرف آتے ہیں ۔ یہاں پر میں حافظ فضل محمد صاحب کی اس بات سے شدید اختلاف کروں گا کہ یہود و ہنود اور مسلمانوں کا جھگڑا ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب! اس وقت جھگڑا امریکہ ، اس کے حواریوں ، اس کے کاسا لیسوں اور آزادی پسند قوموں کے درمیان ہے ۔ جناب چیئرمین صاحب ! انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ عراق پر حملہ ہوا ہے اور کسی مسلمان ملک کی طرف سے اب تک کوئی مذمت نہیں کی گئی ۔ ہمارے اسلامی ملک کی طرف سے ابھی تک کوئی مذمتی بیان جاری نہیں ہوا لیکن جیسا یہاں پر سب دوستوں کو معلوم ہے کہ اب تک آمدہ اطلاعات کے مطابق روس اور چین نے اس حملے کی مذمت کی ہے۔

تو جناب چیئرمین صاحب! میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس وقت امریکہ اس کے حواری ، اس کے کاسا لیس ، اس سلسلے میں بدقسمتی سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے مسلمان ممالک کی اکثریت اس میں شامل ہے تو جناب چیئرمین صاحب! میں اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ ہماری حکومت جس کی اپنی کوئی خارجہ پالیسی نہیں ہے ، جس کی اپنے عوام کے لئے ، اپنی ملک کے لئے کوئی خارجہ پالیسی نہیں ہے بلکہ ہم ہمیشہ امریکہ بہادر کے اشاروں پر چلتے رہے ہیں اور امریکہ بہادر کے دوست کو دوست سمجھتے رہے ہیں اور امریکہ بہادر کے دشمن کو دشمن سمجھتے رہے ہیں--- پہلے جب عراق پر حملہ ہوا تو پوری پاکستانی قوم ، پاکستان کی تمام عوام ، عراقی عوام ، عراقی مملکت، عراقی حکومت کے حق میں مظاہرے کرتی رہی لیکن ہماری حکومت عراق کے خلاف، جو کہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اسلام کا رشتہ ہے ان کے خلاف ، امریکہ کی فوجوں کو اپنی فوجوں میں ملا کر عراق پر حملہ آور ہوئی۔

جناب چیئرمین صاحب! اب میری گزارش یہ ہے کہ ہمارا ملک اسلام کا قلعہ ہے ۔ہمارے پاس اسلامی بم ہے۔ ہمارے اسلامی ممالک میں بلکہ دنیاکے ممالک میں ہماری ایک say ہے تو میں اپنی حکومت سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اپنے تمام اثرو رسوخ کو خواہ وہ اقوام متحدہ میں ہو ں، اسلامی ممالک کی تنظیم میں ہوں ، غیر جانب دار ممالک کی تنظیم میں ہوں، استعمال کرے ۔ وہ وہ فورم جہاں پر ہماری نمائندگی ہے ، جہاں پر ہماری ایک say ہے ، جہاں پر ہماری ایک حیثیت ہے ۔ ان تمام فورمز پر ہماری حکومت کو اس مسئلے کو اٹھانا چاہیے اور امریکہ کی اس دہشت گردی کی مذمت کرنی چاہیے ۔ عراقی عوام کی حمایت کرنی چاہیے ۔ عراقی ملک کی sovereignty کی حمایت کرنی چاہیے اور واضح طور پر ایک مذمتی بیان امریکہ بہادر کے خلاف دینا چاہیے تاکہ ان کو محسوس ہو

کہ ہمارا ملک اور ہمارے ملک کے عوام اس عمل کی مذمت کرتے ہیں ۔ اب جناب چیئرمین صاحب ! میں اب اپنے اس ہاؤس کی طرف آتا ہوں ۔ جہاں پر سب لوگ اس کی مذمت کر رہے ہیں ۔ کوئی بھی ایسا ممبر یہاں پر موجود نہیں ہے جو امریکہ کے اس عمل کی حمایت کرتا ہو تو لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم لوگ اس ہاؤس سے ایک مذمتی قرارداد پاس کریں ۔ امریکہ کے اس عمل کی مذمت کریں ۔شکریہ جی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ جی جناب اکرم ذکی صاحب۔

جناب محمد اکرم ذکی۔ جناب والا! آج کی مہذب دنیا میں اقوام متحدہ کے charter کے مطابق طاقت کا استعمال یا طاقت استعمال کرنے کی دھمکی دینا ایک غیر قانونی عمل ہے اور اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ کوئی ملک اگر کوئی ایسا کام کرے کہ جو غیر قانونی ہو تو صرف سلامتی کونسل کے فیصلے کے مطابق اس کے خلاف طاقت کا استعمال ہو سکتا ہے۔ 1991ء کے حالات اور اب کے حالات میں بہت فرق ہے کیونکہ اس وقت عراق نے ایک غیر قانونی کام کر کے کویت پر حملہ کیا تھا اور ہم نے اس غیرقانونی حملے کی مذمت کر کے اس کے خلاف کارروائی کی حمایت کی تھی۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ پاکستان کی خارجی پالیسی جو کہ اصولوں پر مبنی ہے وہ کسی غیرقانونی کام کی حمایت نہ کرے۔ آج ایک نئی ریت روس کی شکست و ریخت کے بعد پیدا ہو رہی ہے کہ مختلف ممالک طاقت کا استعمال کرنے کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ یوگوسلاویہ نے بوسنیا کے خلاف ناجائز طاقت کا استعمال کیا ' کوسوو کے خلاف کیا ' اور اب یہ رویہ دنیا کا سب سے طاقتور ملک بھی اپنا رہا ہے۔ تو تہذیب کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ طاقت کے غیرقانونی استعمال کو روک کر قانون کے دائرہ میں طاقت کا استعمال کیا جائے۔ ہمیں اس پر زیادہ جذباتی ہو کر گالی گلوچ کرنے سے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف یہ ہے کہ اس غیرقانونی کام کی مذمت ہمارے لئے لازمی ہے اور ہماری حکومت کو یہ چاہیئے کہ امریکہ کے ساتھ بات چیت میں بھی اور دوسرے ممالک کے ساتھ بھی اپنے اس موقف کو واضح کریں کیونکہ آج ہم کسی ایک ملک کی طاقت کے غیرقانونی استعمال کو جائز قرار دیتے ہیں یا اس پر احتجاج نہیں کرتے تو کل کو یوگوسلاویہ کے بعد ' امریکہ کے بعد ہمارا کوئی ہمسایہ ملک بھی ہمارے خلاف کوئی جواز بنا کر ' ہماری سالمیت کو خطرے میں ڈال کر ہم پر بھی اسی طرح ناجائز حملہ کر سکتا ہے۔ تو یہ بات اپنے مفاد میں بھی

ضروری ہے کہ ہم غیرقانونی طاقت کے استعمال کو برداشت نہ کریں اور اس کی مذمت کریں۔ یہ جنگل کا قانون نہیں ہے جہاں شیروں کو اور عقابوں کو آزادی ہوتی ہے اور اگر اجازت ہو تو اس پر دو تین حفیظ جالندھری کے اشعار پیش کروں گا جو آج کچھ ملکوں کی خارجہ پالیسی میں نمایاں ہیں کہ

شیروں کو آزادی ہے، آزادی کے پابند رہیں
جس کو چاہیں چیریں پھاڑیں، موج کریں آنند رہیں
شاہیں کو آزادی ہے، آزادی سے پرواز کرے
ننھے منھے پنکھوں پر جب چاہے مشق ناز کرے
اور سانپوں کو آزادی ہے ہر بستے گھر میں بسنے کی
ان کے سر میں زہر بھی ہے اور عادت بھی ہے ڈسنے کی

تو جناب! شیروں کو پنجروں میں ڈالنا چاہیئے، شاہینوں کے تھوڑے بہت پر قلم کرنے چاہیئیں اور سانپوں کے سروں سے زہر نکالنا چاہیئے۔ تہذیب کا تقاضہ یہ ہے کہ ملکوں کو قانون کے مطابق چلنا چاہیئے اور غیر قانونی کارروائیوں کی مذمت کرنی چاہیئے۔ تو ہماری ہمدردیاں عوام کے ساتھ ہیں، عراق کی عوام کے ساتھ ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ آج جس حکومت کو امریکہ ناپسند کرتا ہے اس کو ایک زمانے میں خود انہوں نے ہی طاقت بخشی تھی، اب حالات بدل گئے ہیں۔ ہماری ہمدردی قانون کے ساتھ ہے، انصاف کے ساتھ ہے، اقوام متحدہ کے چارٹر کے ساتھ ہے اور غیرقانونی کام کو ہم برداشت نہیں کرتے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ قاضی محمد انور۔

قاضی محمد انور۔ جناب پریذائیڈنگ آفیسر صاحب! وقت کی قلت کا مجھے احساس ہے، میں آج رخصت پر تھا، بیمار تھا لیکن آیا اس لئے ہوں کہ یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔

Mr. Presiding Officer: Order please. Mr. Raza Rabbani, please take your seat.

قاضی محمد انور۔ عراق ایک خود مختار ملک ہے۔ اس پر امریکی اور برطانوی مشترکہ جارحیت ہوئی۔ اور یہ تاریخ کا ایک واقعہ ہے کہ 1991ء میں اور اب 1998ء میں بھی پاکستان میں

وہی حکومت ہے جس کے دور میں یہ دوسرا حملہ ہوا ہے۔ 91ء میں بھی دو سمتیں تھیں ۔ ایک طرف عوام تھے ، دوسری طرف حکومت تھی۔ عوام اس وقت بھی عراق کے ساتھ تھے اور عوام نے اس وقت بھی عراق پر امریکی جارحیت کی مذمت کی تھی۔ آج بھی پاکستان کے عوام عراقی عوام کے ساتھ ہیں۔ عراق کے قوم پرست اورخود مختار عوام کے ساتھ ہیں۔ ان عوام کے ساتھ ہیں جنھوں نے گزشتہ ، سال سے مسلسل امریکی جارحیت کا مقابلہ کیا ہے۔ دوائی بند ہو گئی تھیں۔ ان پر پابندیاں نافذ کی گئی تھیں۔ وہ اپنا تیل نہیں بیچ سکتے۔ نسرین جلیل کہتی ہیں کہ انہوں نے بچے نہیں دیکھے۔ میں نے تو ہزاروں بچے TV پر دیکھے ہیں۔ میں نے ان بچوں کی مائیں دیکھی ہیں جن کے بچے دوائی نہ ہونے کی وجہ سے مر گئے ہیں۔ میں نے ان کی مائیں دیکھی ہیں۔ میں نے ان ہزاروں ماؤں کو جلوسوں کی شکل میں دیکھا ہے جنہوں نے جلوس نکالے ہیں کہ ان بچوں کو سزا دی گئی ہے۔ اب رچرڈ سن کی رپورٹ کل ہی پیش ہوئی ہے۔ امریکہ کے انسپکٹرز باربار وہاں گئے ۔ میں ان کو UNO کے انسپکٹرز نہیں کہوں گا وہ امریکہ کے اشیر باد کے ساتھ جاتے تھے۔

آج جو امریکہ نے کیا اس کی مذمت پاکستان کا بچہ بچہ کر رہا ہے۔ یہ ایوان کرے یا نہ کرے۔ اگر یہ ایوان اس ملک کے عوام کا ایوان ہے تب تو یہ عوام کے ساتھ شامل ہوگا اور اگر یہ ان امریکی کاسہ لیسوں کا ایوان ہے تو ہمیں اپنی آواز پاکستان کے عوام کے ساتھ شامل کرنی ہے۔ اسی اپنی کمزور آواز کو پاکستان کے عوام کے ساتھ شامل کرنے کے لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم ایوان کے اندر اس حملے کی مذمت کریں اور unqualified terms اور unconditional terms میں کریں۔ اس میں conditions لگانے کی بات نہیں ہے۔ صدام حسین اچھا ہے یا برا ہے۔ وہ عراقی عوام کا لیڈر ہے۔ وہ عراق کی خود مختار حکومت کا سربراہ ہے اور جب تک وہ حکومت کا سربراہ ہے اس کی وہ حیثیت رہے گی۔ میں اس میں بھی نہیں جانا چاہتا کہ صدام حسین کو کون لایا تھا اور صدام حسین کو کس نے طاقت بخشی۔ ہم معروضی حالات کو معروضی تناظر میں دیکھیں گے اور objective conditions میں دیکھیں گے۔ یہاں صدام حسین کا شجرہ ہم نے نہیں دیکھنا۔ ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ صدام حسین کس کا بیٹا ہے اور کس کا پوتا ہے۔ یہ دیکھنا ہے کہ پچھلے ، سال سے اس شخص کا کیا کردار ہے اور ہم اسے appreciate کریں گے اور اس کو ہم سلام کریں گے۔ ہم عراقی عوام کو سلام کرتے ہیں اور ان کے ساتھ یہ قربانی کا وقت ہے۔ مسلمانوں کی جو حیثیت آج ہے۔ وہ بہت ہی افسوسناک اور قابل رحم ہے۔ ہم قومی اہمیت کھو چکے ہیں۔ ہم

بحیثیت قوم اب قوم نہیں رہے ہیں۔ ہم کاسہ لیس ہیں اور امریکی جو چاہتے ہیں وہ ہم کرتے ہیں۔ ہمیں یہ دکھانا ہوگا کہ ہم کاسہ لیس نہیں ہیں۔ ہمیں اپنی آزاد خارجہ پالیسی بنانی ہوگی جو نہیں بن سکی اور میں عاقل شاہ کے ساتھ متفق ہوں کہ ہماری خارجہ پالیسی کی کوئی سمت نہیں ہے۔ وہ اس لئے نہیں ہے کہ اس کا تعین ہم نہیں کرتے۔ اس کا تعین کوئی اور کرتا ہے اور جو کرتا ہے وہی ہمیں بتاتا ہے ہم اس کی dictate پر چلتے ہیں۔ آج کا واقعہ ایسا واقعہ ہے جس پر خاموش نہیں رہا جا سکتا۔ اس کی مذمت جتنی بھی کی جائے وہ کم ہے۔ جتنی بھی کی جائے وہ کم ہے۔ .Thank you very much

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جاوید اقبال عباسی۔

جناب جاوید اقبال عباسی: شکریہ جناب چیئرمین! آج جو مسئلہ ایوان میں زیر بحث ہے۔ اس میں امریکہ نے عراق پر حملہ کرکے بہت بڑی زیادتی کی ہے اور عالم اسلام کے ساتھ یہ زیادتی ہے۔ جناب والا' یہاں ہمارے اکثر بھائیوں نے ہماری خارجہ پالیسی پر بحث کی ہے۔ تو اس وقت جو مسئلہ درپیش ہے۔ خارجہ پالیسی پہلے بھی ٹھیک تھی اور اب بھی انشاء اللہ ٹھیک ہے۔ ہم ٹھیک سمت میں جا رہے ہیں۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس وقت اس کا یہ حق بنتا ہے۔ ۱۹۹۱ء میں بھی پاکستان کی حکومت نے جو موقف اختیار کیا تھا وہ خارجہ پالیسی کے تحت اور بین الاقوامی قانون کے مطابق انہوں نے ٹھیک موقف اختیار کیا تھا۔ کیونکہ عراق نے ناجائز حملہ کیا تھا۔ آج جبکہ عراق پر حملہ کیا گیا ہے۔ ہم اس حملے کی مذمت کرتے ہیں اور حکومت وقت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ عراق کے عوام کا اور صدام حسین کا ساتھ دیں۔UNO کے انسپکٹرز نے امریکہ کے کہنے پر عراق کی ہر اس جگہ کا معائنہ کیا اور اس کے بعد ایک انسپکٹر کی رپورٹ پر یہ ناجائز حملہ کرکے کروڑوں مسلمانوں کو للکارا ہے۔ ہمیں عراق کی حمایت کرنی چاہیئے اور یہاں پر یہ کہنا کہ ہماری خارجہ پالیسی غلط ہے' یہ غلط ہے۔ ہماری خارجہ پالیسی ٹھیک جا رہی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہماری حکومت ہی وہ حکومت ہے جس نے ۲۸ مئی کو ایٹمی دھماکہ کرکے ایٹمی دنیا میں پاکستان کو ساتویں نمبر پر لا کھڑا کیا اور آج یہ کہتے ہیں کہ کاسہ لے کر پھرتے ہیں ' کاسہ سب اٹھا کر پھرتے رہے۔ اگر میاں محمد نواز شریف امریکہ گئے تو انہوں نے آنکھ میں آنکھ ڈال کر کلنٹن سے بات کی اور جناب والا ! میں اس ایوان میں یہ کہوں گا تمام بھائیوں سے ' ممبروں سے کہ

ہمیں ایک قرارداد مذمت پاس کرنی چاہیے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب اقبال حیدر۔

Syed Iqbal Haider: I would briefly submit that time and again United States is proving and blatantly pursuing the policy that might is right and all the tall claims about rule of law, humanity, fairness, equality are thrown in the bin when it comes to the fences of their own government.

Sir, this is a very very serious incident which should shake the civilized world but in particular the Muslim Ummah. For God's sake, wake up after the last attack on Iraq. America subjugated the entire Arab World. They are the slaves of America. They can not produce one extra barrel of oil without the permission of America. They can not sell one barrel of oil without the permission of the America about the prices.

Sir, this is yet another attempt to completely destroy the Muslim Ummah and it is not a mere coincidence, Mr. Chairman, that when Monica Lewinsky's report was being presented, perhaps it was 17th August, US chose to have missile attack on Afghanistan, and Pakistan was also the sufferer because more than a dozen missiles had fallen on the territory of Pakistan, it was perhaps 17th of August.

Today, when the motion of impeachment of Mr. Clinton is being considered in their parliament, he has chosen to attack Iraq merely to divert the attention of the American people and of the world against this motion of impeachment against himself to save his own personal life, political life, he has put the life of thousands of muslims at stake in such a facistic, blatant and inhuman manner that the history does not have any precedence. Not only that he is

working, Mr. Clinton is working against the civilized world and humanity but also he is working against the interests of the American people because he is trying to hoodwink the American people. He is trying to divert the attention of the American people in respect of the impeachment motion pending against him as well as he wants to promote hatred against American people from the Muslim world, from the civilized world, from all the countries who believe in rule of law.

Sir, this is a most condemnable act. There is no amount of words, good enough to condemn this incidence because this have been in August against Afghanistan under pretext of attacking or killing Osama and Pakistan was a victim of that because Pakistan's sovereignty was violated by American missiles which had fallen in dozens on Pakistan's soil. Then he attacked Iraq repeatedly.

Now, I warn you that if the Muslim Ummah will keep quite then the next target is going to be Libya within next few weeks. They are already preparing ground to attack Libya and destroy Libya and if the Muslim Ummah will remain silent then I assure you the people of Muslim States will not remain silent. Their usurpers and the rulers might, for saying their own rule, stay quiet but the people shall rise and Insha Allah Taalahulaziz they will defeat these nefarious designs of Clinton against the Muslim Ummah.

Sir, we have to appeal to the people of the Muslim countries to rise against those fascists, dictators who have preferred to become slave of America then to give rights to the people or to protect the rights of the Muslims. This is a question of survival of the Muslims throughout the world and these rulers, these kingdoms, these Sheikdoms who are puppets in the hands of America are the biggest curse on Muslim Ummah and Insha Allah, the Muslims will rise against these kingdoms and Sheikhdoms and Sultanat who are destroying the interests of

the Muslims. Sir, we have to show Muslims' solidarity and we have to collectively condmen all these attacks and nefarious designs and we should support the people of Iraq and the Government of Pakistan should extend all possible help to the people of Iraq who are deprived of basic amenities of life. Even the medicines and the food is being denied to them against violation of all laws.

Thank you very much, Mr. Chairman.

Mr. Presiding Officer: Mr. Zarif Khan Mandokhel, perhaps he is the last speaker.

جناب ظریف خان مندوخیل: شکریہ جناب چیئرمین! میں امریکہ کے عراق پر حملے کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور ساتھ ہی میں یہ کہنے میں اپنے آپ کو حق بجانب سمجھوں گا کہ جو اسلامی ممالک امریکہ کے خواہ مخواہ پٹھو بنے ہوئے ہیں، ان کی بھی ہمیں مذمت کرنی چاہیئے۔

(تالیاں)

سوال یہ ہے کہ اس امریکہ کو یہ کیوں نظر نہیں آ رہا ہے کہ دو ہفتے پہلے وہ امریکہ میں اسرائیل اورفلسطین کے درمیان ایک فیصلہ کرواتا ہے اور پچھلے دو دن قبل امریکی صدر کلنٹن اسرائیل جاتا ہے اور اسرائیلی وزیراعظم اس کو صاف کہتا ہے کہ میں تمہارا فیصلہ نہیں مانتا ہوں اور وہ واپس جہاز میں بیٹھ کر اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ پہلے ان کو اسرائیل کے خلاف ایسا کرنا چاہیئے پھر ہمارے کشمیری بھائیوں کے حق میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور ساری دنیا نے جو قراردادیں پاس کی ہیں، امریکہ ہندوستان کو کیوں یہ نہیں کہتا کہ ہندوستان تم یہ فیصلے کرو ورنہ پھر نتائج کے لئے تیار ہو جاؤ۔ امریکہ اسلامی ممالک کا دشمن ہے اور آج اس فلور سے میں اسلامی ممالک کو یہ کہتا ہوں کہ اگر انہوں نے اسی طرح آنکھیں بند رکھیں تو پتہ نہیں عراق کے بعد کل کس کا نمبر آتا ہے اور پرسوں کس کا نمبر آتا ہے اور ہم سب ذلت کی موت مریں گے۔

جناب والا! میرے خیال میں ایسی امداد پرہمیں لعنت بھیجنی چاہیئے جس امداد کے عوض ہم امریکہ پر مذمت بھی نہ کر سکیں۔ میں یہی گزارش کروں گا کہ اسلامی ممالک جو ہیں وہ اپنے پہلے گناہوں پر توبہ استغفار پڑھیں اور اب بھی بیدار ہو جائیں تو میرے خیال میں اسلامی ممالک

کی اسی میں خیر ہو گی۔ کیا وجہ ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کی تعداد 313 تھی اور انہوں نے کفار کے ہزاروں کے لشکر کو شکست دی تھی اور ہمارے پاس آج سب کچھ ہونے کے باوجود ہم صرف اور صرف مذمت کرتے وقت بھی ہچکچاتے ہیں کہ پتہ نہیں اس پر ہمارے ساتھ کیا ہو گا۔ میرے خیال میں اسلامی ممالک اگر آج اپنے ہاتھ میں صرف لکڑی لے کر کافروں کے لئے کھڑے ہو جائیں تو کفار میں سے کوئی بھی اسلامی ممالک کے خلاف کسی بم سے بھی کچھ نہیں کر سکتے۔ صرف اور صرف ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے ارادے مضبوط ہونے چاہئیں اور اللہ پر بھروسہ ہونا چاہیئے۔ تاریخ ثابت کرتی ہے کہ جس وقت مسلمانوں نے کفار سے جنگ کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلیم کی سنت یعنی مسواک پر عمل کرنا شروع کیا تھا تو کفار کے جاسوسوں نے جب دیکھا تو انہوں نے اپنی فوجوں سے جا کر کہا کہ مسلمان تو اس دفعہ اتنے غصہ میں ہیں کہ شاید وہ اس دفعہ ہمیں دانتوں سے کاٹیں گے۔

میں اس موقع پر یہ گزارش کروں گا کہ سب سے پہلے اپنی پارٹی جس کی حکومت ہے، میں میاں صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس وقت امریکہ سے کہیں کہ آپ کا عراق پر حملہ غلط ہے۔ اور اس کے بعد باقی اسلامی ملکوں کا پاکستان میں اجلاس بلائیں اور ان کو کہہ دیں کہ ہم کب تک قتل ہوتے رہیں گے، ہمارے بچے کب تک قتل ہوں گے، ہماری مائیں، بہنیں کب تک قتل ہوں گے۔ اب بھی وقت نہیں گزرا میں زیادہ time نہیں لوں گا، اسلامی ملکوں کو سوچنا چاہیئے کہ وہ کس طرح مر رہے ہیں نہ وہ شہیدوں میں شمار ہوتے ہیں، نہ وہ غازیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ خدا کرے ہم لوگ یہ aid اور امداد کے عوض، جن ہمارے مسلمان بھائیوں نے قربانیاں دی ہیں اور ہم بڑے بڑوں نے جو قربانیاں دی ہیں ان قربانیوں کو دیکھیں، امداد کو نہ دیکھیں۔ میں ایک دفعہ پھر امریکہ کی پرزور مذمت کرتا ہوں، لفظوں میں تو ممکن نہیں ہے میں کہتا ہوں ٹنوں میں کرنی چاہیئے اور اس کے بعد میں اسلامی ملکوں سے یہ کہوں گا کہ اگر آپ کی اسی طرح کی کارروائی رہی تو آئندہ اس پر ہم مجبور ہوں گے کہ امریکہ سے پہلے تمہاری مذمت کریں۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Zafar Iqbal.

جناب ظفر اقبال جھگڑا۔ شکریہ Mr. Chairman جناب چیئرمین! امریکہ نے عراق کے خلاف جو قدم اٹھایا ہے وہ میں سمجھتا ہوں کہ نہایت ہی افسوس ناک ہے۔ جناب عالی! ایک

طرف تو امریکہ اپنے آپ کو custodian of Human Rights in the World کہلاتا ہے جی اور دوسری طرف جس طریقے سے اس نے Human rights کو عراق میں پامال کیا ہے اس کی مثال تاریخ میں کم ہی ملتی ہے۔ میں عراق کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ اس نے کئی سالوں سے اپنی آزادی اور خود مختاری کی حفاظت کرتے ہوئے، امریکہ کا بھر پور مقابلہ کیا ہے۔ جناب چیئرمین! اس قسم کے اقدامات عراق کے خلاف پہلے بھی امریکہ اٹھا چکا ہے۔ یہ پہلا واقعہ نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ اسلامی ممالک کے خلاف حال ہی میں افغانستان کے خلاف جو قدم امریکہ نے اٹھایا تھا وہ بھی نہایت ہی شرم ناک تھا۔ اس پر بھی ہم نے اس کی بھر پور مذمت کی تھی اور آج ایک بار پھر اس ایوان کے توسط سے امریکہ کی بھر پور مذمت کرتے ہیں اور میں تمام اسلامی ممالک سے appeal کرتا ہوں کہ وہ اس میں ہمارے ساتھ شریک ہوں اور تمام اسلامی ممالک کی طرف سے امریکہ کی پر زور مذمت کی جائے۔ جناب عالی! افغانستان کے خلاف جو قدم اٹھایا گیا تھا وہ ہم سب کو معلوم ہے کہ اس سے ہمارے ملک کے کئی حصے بھی اس attack میں آئے تھے اور ہمارے بے گناہ عوام بھی نشانہ بنے۔ جناب عالی! اگر ہم سب ان اقدامات کی پرزور مذمت نہیں کریں گے تو جیسا پہلے بھی speakers نے فرمایا کہ وہ دن دور نہیں کہ یہ نمبر ہمارا بھی آ سکتا ہے۔ جناب چیئرمین! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا کیونکہ already کافی کچھ سب میرے بھائی کہہ چکے ہیں لیکن میرے خیال میں ایک متفقہ طور فیصلہ ہو چکا ہے کہ اس ایوان کی طرف سے امریکہ کے خلاف متفقہ طور پر قرار داد مذمت منظور کرائی جائے۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، شکریہ جی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ خٹک صاحب آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب چیئرمین! میں نے آج ایک point of order پر حکومت کو انتباہ کا بیان دینا تھا لیکن اس سے بہت اہم مسئلہ جو ہمارے عقیدے، ہماری سیاست اور آج کے عالمی حالات اس کے مطابق، عراق کے خلاف جو حرکت ہوئی۔ حافظ صاحب نے، ہمیں خوشی ہے کہ میں بھی اس لئے اٹھا تھا کہ پہلے اس کو سامنے لاؤں لیکن حافظ صاحب نے اس کو اچھے انداز میں پیش کیا۔ اس لئے میں اپنا پوائنٹ آف آرڈر کل پیش کروں گا۔ اس سلسلے میں مجھے خوشی ہے کہ ہاؤس کے اس طرف بھی اور اس طرف بھی سب کے نقطہ نظر میں

اتحاد ہے اور خدا کرے اس ملک، اس قوم میں اسلام اور انسانیت کے لئے صحیح سمت پر چلنے کے لئے ایسا اتفاق ہو، ایک مقصد کے لئے، قومی مقصد کے لئے، دینی مقصد کے لئے، انسانی مقصد کے لئے، جس کا آج مظاہرہ ہوا ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو یہ اچھا شگون ہے۔ اس پر میں خوشی کا اظہار کرتا ہوں۔

جو کچھ کہا گیا وہ کافی تھا، مناسب تھا، بروقت تھا to the point تھا۔ مجھے زیادہ کچھ نہیں کہنا صرف اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ امریکہ پر جن الفاظ اور جن بنیادوں پر مذمت کی گئی، حافظ صاحب سے شروع ہو کر ہمارے جھگڑا صاحب تک جن الفاظ کے ساتھ جس انداز میں جس خلوص سے عراق کے ساتھ یکجہتی اسلام کے ساتھ یکجہتی انسانیت کے ساتھ یکجہتی ظاہر کی گئی، جو کہا گیا ان سب کی میں تائید کرتا ہوں۔ صرف اتنا کہوں گا کہ امریکہ دنیاکے ایک چوہدار کی حیثیت سے جنون میں مبتلا ہے۔ اس کے تحت حالات نے اس کا ذہن درست کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہے لیکن افسوس کہ وہ گیدڑ جس کے اوسان خطا ہوجاتے ہیں تو وہ شہر کی طرف دوڑ آتا ہے۔ اس کے ذہن میں جو جنون ہے عالمی چوبدار بننے کا، حالات نے اس کو نکال دیا ہے اور نکال رہا ہے لیکن نکلے نہیں۔

امریکہ کی پالیسی ایک فقرے میں بیان کروں گا زیادہ نہیں کہوں گا۔ عالمی بدلتے ہوئے حالات میں جہاں اس کی پیچیدگی ہے وہاں حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ تباہی کی طرف بڑھنے سے روکنے کے لئے پورا عالم، پوری انسانیت کوشش کرے۔ وہ بڑی بات ہے۔ اس لئے ہم چاہتے تھے کہ ذرا تفصیل سے موقع ملے۔ اس طرف بڑھنے کی بجائے چاہیئے یہ تھا کہ یہ جو اپنے آپ کو امریکہ سپر طاقت کہتا ہے اور جو جارج واشنگٹن اور اس سے پہلے جو ان کا سربراہ تھا ابراہیم لنکن اس کی بنیادی سوچ کو پیش نظر رکھ کر وہ کہتا تھا کہ ہم جمہوریت پسند ہیں۔ بہرحال اس سے بھی کسی کو اختلاف ہوسکتا ہے۔ اس نے کہا جمہوریت، بہرحال اس پر چلتے ہوئے کیا کرنا چاہیئے تھا لیکن وہ کیا کر رہا ہے۔ ان پیچیدہ حالات سے وہ خود تباہی کی طرف بڑھ رہا ہے، اس سے سبق حاصل کرنے کی بجائے ان حالات کو مزید مشتعل کر رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ عراق پر حملہ اس کے جنون کے اس انسان دشمن اور دہشت گردی کے ارادوں کا ایک بعینہٖ ثبوت ہے۔ عراق عالم اسلام اور خصوصاً عربی دنیا کا ایک ایسا ملک ہے جس نے اپنی بعث پارٹی، جو قومی ترقی پسند پارٹی ہے، اس کے منشور کے مطابق نئی دنیا میں فخر اور جرات کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کیا ہے جس

پر ہم سب فخر کرتے ہیں۔ ہم عراق جیسے صحت مند اور جدید رو بہ ارتقاءمسلمان ملک کے ساتھ یکجہتی کی کوششیں بھی کریں گے اور اس کی حفاظت اورمستقبل کے لئے دعائیں بھی کریں گے۔

اس لحاظ سے نہ صرف عراق کے عوام کے لئے بلکہ عرب دنیا' عالم اسلام اور انسانیت کے لئے ایک حقیقی، موثر رول ادا کر رہا ہے اور یہی وہ نکتہ ہے جو امریکہ کو کھٹکتا ہے کیونکہ یہاں سے ایک نئی دنیا جو خدا کرے کہ مسلمانان عالم' جو بہت بڑے دعوے تو کرتے ہیں لیکن ایک مسجد میں نماز نہیں پڑھ سکتے' ایک امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے ۔ ہم حج پر جار رہے تھے۔ ایک لاری میں سوار تھے۔ جب لاری کھڑی ہو جاتی تھی تو ہم پاکستانی الگ الگ نمازوں کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن خدا کرے کہ جو پیغام حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لائے ہیں اور جو ہدایت خداوند تعالیٰ نے بھیجی ہے خدا وند تعالیٰ خود فضل کرے تو عراق جیسا ملک اس پیغام کو اور تعلیمات کو حقیقی معنوں میں نئی دنیا میں پھیلا سکتا ہے۔ اس لئے ہم عراق کی سلامتی' ترقی اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور پھر کہتا ہوں کہ تعاون کرتے ہیں اور اس کو نقصان پہنچانے والے جو بھی ہوں ان کی مذمت کرتے ہیں۔

آخر میں ایک فقرہ کہوں گا کہ امریکہ کو سمجھنا چاہیئے' نہیں تو وقت اسے سمجھا رہا ہے۔ آپ خود وہاں گئے ہیں۔ وہ جنگل کے اس جانور کی طرح ہے جو منہ سے بو بو کرتا ہے اور پیچھے سے ٹر ٹر کرتا ہے۔ آج حقیقت میں امریکہ کی حالت یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ڈراتا ہے اور خود بھی ڈرتا ہے۔ اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ آج سامراجی دورختم ہو چکا ہے ۔ نوآبادیاتی دورختم ہے۔ نیا نو آبادیاتی دورختم ہے۔ یہ پالیسیاں ختم ہو گئی ہیں۔ نئی دنیا میں انسانی حقوق کا دور ہے۔ ان انسانی حقوق کا دور جس کی ابتداء ، ہمیں فخر ہے کہ ہمارے آخری نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع میں اور ریاست مدینہ میں اپنے اعمال اور کردار کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ انسانی حقوق کیا ہیں ۔ بہرحال یہی کافی ہے۔

ہم اس ایوان کی وساطت سے پاکستان کی حکومت سے کہتے ہیں کہ وہ اپنی خارجہ پالیسیوں کو ان بنیادوں پر چلانے کی کوشش کرے۔ اس کے بعد ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ایک قرارداد بھی پیش کریں ۔ بہتر ہوگا کہ یہاں تمام بیٹھے ہوئے ساتھ مل کر ایک متفقہ قرارداد پیش کریں جس طرح متفقہ طور پر اس پر بولا گیا ہے۔ شکریہ۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر: جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

Mr. Sartaj Aziz: *Bismillah-ir-Rehman-ir-Rahim*. Mr. Chairman, may I join the sentiments of the House by diploring the US Military strikes this morning against targets in Iraq. The use of force, particularly, at a time when a billion Muslims all over the world prepared for the holy month of *Ramzan* has added to the misery of Iraqi civilian population and resulted in the loss of innocent lives. It is also brought to the forth potential threat to the regional peace and stability.

Mr. Chairman, as members have pointed out, last night missile attack by USA and UK on Iraq have sent a wave of concern and anguish throughout the world and particularly, the muslim world. As some members have pointed out in the past few weeks, Secretary General of the United Nations had made valiant efforts to resolve the differences and achieve notable success in February, 1998.

Again, last month, a situation deteriorated and an attack on Iraq was imminent but at the last minute Iraq relented and agreed to cooperate. The cooperation was short lived and in the last few days statements were coming from both sides that the Iraqi officials were saying that their demands are unrealistic and unacceptable and the other side was saying that they are not cooperating. So, as an orchestrated move, it seems in the last.......

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Order please, order please.

Mr. Sartaj Aziz: Yesterday, the Iraqi Inspectors left within a few hours of the announcement of the Richard Buttler, four hours later the attack began and four hours later the Security Council began its session which is still continuing.

Mr. Chairman, as you are aware, Pakistan is consistently supported implementation of all the UN Security Council Resolutions without selective application and in true letter and spirit. While supporting all resolutions regarding Iraq, it has consistently opposed the use of force and called for peaceful resolution of the crises through diplomatic efforts.

In this context Pakistan will also support the statement of the UN Secretary General this morning which he made after the attacks and in which he expressed sadness at the failure of the UN to prevent attacks against the sovereignty of Iraq.

In the recent phase of the Gulf crises, Pakistan has called for continuing cooperation between Iraq and the UN on weapon's inspection and a comprehensive review of Iraqi compliance of the UN Security Council Resolutions because we feel that Iraq had complied with these requirements to a substantial effect and there was no immediate danger from any non-compliance which may have been noticed.

The hostilities that emanates from the latest unilateral action has heightened the sense of insecurity in the region. The people of Iraq have suffered for long due to the UN sanctions after the Gulf War which have been enforced for now 8 years. They are short of medicines and food and many things as described in graphic details, the suffering of the Iraqi people. The sufferings need to be elevated as early as possible.

Pakistan, therefore, calls for an immediate end to military action, it also called upon all parties to resort to dialogue as a means of resolving the conflict, it firmly believes that progress towards ending the crises lies in adherence to the UN Resolution while respecting Iraq's independence, sovereignty and territorial

integrity.

Before concluding, may I also announce that all Pakistanis in Iraq are safe. We have rechecked this position from our Ambassador in Iraq this morning. I hope that the Resolution which is being moved can be adopted by consensus.

Mr. Presiding Officer: Please give me a copy of the Resolution. Has it been approved by all the concerned parties? Yes, please Hafiz Sahib.

حافظ فضل محمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ ایوان امریکہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی مذمت کرتا ہے اور اس کو عالم اسلام اور پوری انسانیت پر حملہ تصور کرتا ہے ۔ نیز اقوام عالم سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کو اس قسم کی دہشت گردی سے باز رکھے۔

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ حافظ فضل محمد صاحب نے قرار داد پیش کی ہے جس کا متن یہ ہے کہ یہ ایوان امریکہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی مذمت کرتا ہے اور اس کو عالم اسلام اور پوری انسانیت پر حملہ تصور کرتا ہے ۔ نیز اقوام عالم سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کو اس قسم کی دہشت گردی سے باز رکھے ۔ Is there any opposition to this resolution? Yes, Mr. Akram Zaki.

جناب اکرم ذکی ۔ جناب چیئرمین! میری ایک humble تجویز ہے کہ یہ بہتر ہو گا کہ یہ ساری پارٹیاں اس resolution کو consensus سے پاس کریں ۔ اس لئے حافظ فضل محمد اور کچھ دوسری پارٹیوں کے ارکان بیٹھ کر اس میں ایک دو باتیں اور شامل کر لیں جیسے کہ تمام فیصلے ایک دوسرے سے بات چیت کے ذریعے طے ہونے چاہئیں اور اقوام متحدہ کی قرار دادوں پر عملدرآمد ہونا چاہیئے ۔ اس طرح ایک دو elements اور ہیں جو وزیر خارجہ نے اپنی تقریر میں واضح طور پر بیان کئے ہیں، ان کو بھی شامل کر کے اور پھر سارے ارکان کے consensus سے اگر comprehensive resolution پاس ہو جائے تو میرے خیال میں وہ بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب۔

حافظ فضل محمد ۔ جناب والا! اس پر میرے خیال کسی کو کوئی خاص اعتراض نہیں ہے ۔ اس قسم کی دوسری جو قرار دادیں ہیں ہم ان کے لئے بھی تیار ہیں ۔ خارجہ پالیسی پر بات

ویسے بھی چل رہی ہے اور کشمیر کے حوالے سے بھی پھر قرار داد لے آئیں گے کہ امریکہ پوری دنیا میں اور اقوام متحدہ اپنی قرار دادوں پر عمل کرائے بشمول کشمیر کے ، وہ الگ مسئلہ ہے ۔ یہاں پر عراق کا مسئلہ ہے ، اس پر جو امریکہ نے جارحیت اور دہشت گردی کی ہے، یہ تو حقائق ہیں اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اجمل خٹک۔

جناب محمد اجمل خان خٹک۔ جناب والا! اس وقت عراق پر جو حملہ ہوا ہے اس کی شدید مذمت ہو جائے ۔ اس کے بعد جیسے آپ فرما رہے ہیں ، سب بیٹھ کر اس مسئلے پر بات کریں اور اس ضمن میں ہمارے درمیان ایک consensus ہونا چاہیئے ۔ اگر ضرورت ہے تو اس کو اس طرح کر دیں کہ یہ ایوان امریکہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی مذمت کرتا ہے اور اس کو عالم اسلام اور انسانیت پر حملہ تصور کرتا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ حافظ صاحب آپ اپنی قرار داد میں ان الفاظ کا اضافہ کر دیں کہ " اور ان سے مزید مطالبہ کرتا ہے کہ اقوام متحدہ کی تمام قرار دادوں پر بلا امتیاز و تفریق عمل درآمد کرانے کے لئے پر امن طریقے سے ------

(مداخلت)

جناب پریزائیڈنگ آفیسر۔ حبیب جالب صاحب ۔

جناب حبیب جالب بلوچ۔ جناب والا ! جہاں تک اس قرار داد کے contents کا تعلق ہے وہ بالکل درست ہیں اور میرے خیال میں اس سے کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ مثلاً مذمت کرنے سے اختلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد اقوام عالم سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ امریکہ کو دہشت گردی سے باز رکھے اور حملے کو رکوا دے ، اس پر بھی اتفاق ہے ۔ اگر اس قرار داد کے الفاظ کو diplomatic الفاظ میں لکھا جاتا ہے تو ہمیں اعتراض نہیں ہے لیکن متن یہی ہے اور یہ مناسب ہے اور مناسب وقت پر مناسب قرار داد پیش کی گئی ہے۔ بعد میں جو اس کی عمومی قرار دادیں ہیں اس میں عمومی کی تشریح کون کرے کیوں کہ اقوام متحدہ کی عمومی قرار دادیں مختلف ہیں ۔ جب اس کا وقت آئے گا اور اس کا ہمارے پاس ایجنڈا بھی ہے اور فارن پالیسی پر discussion بھی ہو رہی ہے۔ اس کے آخر پر ہم کوئی قرار داد پاس کروا سکتے ہیں۔فی الحال یہ

ٹھیک ہے ۔ اس کے الفاظ کو اگر اس طرح سے لکھا جائے کہ " یہ ایوان امریکہ کی جانب سے عراق کے خلاف حالیہ حملے کو اس کی سالمیت ، علاقائی خود مختاری اور عوام کے خلاف تصور کرتے ہوئے مذمت کرتا ہے اور اس حملے اور جارحیت کو عالم انسانیت اور عالم اسلام پر حملہ تصور کرتے ہوئے تمام اقوام عالم سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کو اس قسم کی دہشت گردی اور جارحیت سے فوری طور پر باز رکھے۔ تاکہ وہ حملہ رک جائے اور قراردادوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب یہ فوری نوعیت کا معاملہ ہے ۔ اس لئے اس قرار داد کو ابھی پاس کیا جائے۔ باقی بعد میں ہم دیکھ لیں گے۔بعد میں جو بھی قرارداد آئے گی ہم اسے پاس کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں ایک تجویز آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اس کو دیکھ لیجیئے۔ یہ جو فقرہ ہے "نیز اقوام عالم سے مطالبہ کرتا ہے کہ امریکہ کو اس قسم کی دہشت گردی سے باز رکھے" اس کی بجائے اگر ہم یہ کریں۔ "نیز اقوام عالم اور Security Council سے مطالبہ کرتا ہے کہ عراق پر حملہ فوراً بند کرایا جائے"۔

جناب حبیب جالب بلوچ: جناب یہ ٹھیک ہے کہ حملہ فوراً بند کرایا جائے۔

Mr. Presiding Officer: That would be an appeal to the Security Council as well as to all the nations of the world.

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب عراق پر حملے کی مذمت تک تو یہ بالکل صحیح ہے۔ صرف یہ جو آخری حصے ہیں اس پہ ہم چاہتے ہیں کہ اتفاق رائے ہو۔ اگر مذمت تک ہو جائے تو یہ بھی کافی ہے۔ باقی جو آپ کہہ رہے ہیں یہ بھی بری بات نہیں ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میں یہ سارا پڑھ دیتا ہوں اس میں یہ سارا متن آئے گا۔ "یہ ایوان امریکہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی مذمت کرتا ہے اور اس کو عالم اسلام اور پوری انسانیت پر حملہ تصور کرتا ہے۔ نیز اقوام عالم اور سیکورٹی کونسل سے مطالبہ کرتا ہے کہ عراق پر حملہ فوراً بند کرایا جائے"۔so قرارداد ایوان کے سامنے یہ ہے کہ

"یہ ایوان امریکہ کی عراق کے خلاف فوجی کارروائی کی مذمت کرتا ہے اور اس کو عالم اسلام اور پوری انسانیت پر حملہ تصور کرتا ہے۔ نیز اقوام عالم اور

سیکیورٹی کونسل سے مطالبہ کرتا ہے کہ عراق پر حملہ فوراً بند کرایا جائے"

(The Resolution was carried unanimously)

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned for tomorrow to meet at 10.00 a.m.

[The House was then adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Friday, December 18, 1998]